مکشوفاتِ
منازلِ احسانؒ
المعروف بہ
مقالاتِ حکمت
دارُالاحسان
احقر برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

سبحان ربی ذو الفضل العظیم

﴿۴۲۴۹﴾

یہ دَور

کورانہ تقلید کا نہیں، بالکل نہیں

تیری فراست

امید افزا تو ہو سکتی ہے

اطمینان بخش نہیں

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

﴿۴۲۵۰﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم، نہ بکری چھوڑی نہ ہی کوئی اونٹ نہ ہی کسی چیز کی وصیت کی۔

اور یہ **طریقت کی سُنّتِ مؤکدہ** ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی ہر شب یوں گزرتی کہ نہ کوئی دینار پاس ہوتا نہ درہم۔

جو ہوتا سونے سے پہلے تقسیم کر دیتے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بغرضِ امتحان غلام کے ہاتھ ایک ہزار اشرفی بھجوائی۔ پھر اگلے ہی روز علی الصبح غلام کو کہہ بھیجا کہ وہ رقم کسی اور کا حصہ تھی۔ غلطی سے آپ کو دے دی گئی۔ واپس لوٹا دیں۔

فرمانے لگے:

امیر سے کہو وہ رقم میں نے سونے سے پہلے مستحقین میں تقسیم کر دی تھی کچھ مہلت دے دو تاکہ واپسی کا بندوبست کر سکوں۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۲۵۱

تاریخِ اسلام اور تاریخِ انسانیت

دونوں کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمل کے ایسے نمونے چھوڑے جن کی چمک قیامت تک قائم رہے گی، کبھی مدھم نہ ہوگی اور کبھی ختم نہ ہوگی۔

وَاللّٰہ بِاللّٰہ تَاللّٰہ مَا شَآءَ اللّٰہ

عمر رضی اللہ عنہ شیطان کے لیے کوڑا اور مساوات کے علمبردار ہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرا لرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۲۵۲

انسان تو کیا، جانور بھی **عمر** رضی اللہ عنہ کے مامورات و منہیات کے تقدّس کا احترام کرتے! ماشاء اللہ:

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرا لرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۲۵۳

قلعہ کی عمارت کی بُنیاد کا اہتمام ہوتا ہے۔ پرلے درجے کا اہتمام
بادشاہ بنا، محل بنا، شہر بنا، گھگ کر بسا۔
رفتہ رفتہ ایک کھنڈر میں تبدیل ہوگیا اور یہ دنیا کا قدیم دستور ہے یہ کھنڈرات
عالی شان عمارات کی عظمت رفتہ کی دلیل ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرا لرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۲۵۴

مُبالغہ آرائی
جھُوٹ ہی کی ایک قسم ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۲۵۵

نیلا
جب داغدار ہو جاتا ہے
ڈار سے علیحدہ ہو جاتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۲۵۶

جو ہر فن مولا ہے حقیقتاً کسی بھی فن کا مولا نہیں صاحبِ فن

ایک فن کا مولا ہوتا ہے ہر فن کا نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۴۲۵۷

فن کار غیُور ہوتا ہے، پرلے درجے کا غیُور

اور

اُس کا فن اُس کے اعزاز کی

آبرُو ہوتا ہے

ماشاءاللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۲۵۸

اہلِ فقر

کونین کی آبرُو

ماشاءاللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

کُلیاتِ فقر کا خلاصہ
چند معروف اسباق پہ مشتمل

والله باللهِ تاللهِ ماشآءَ الله :

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

۲۵۹

ہر کوئی کسی نہ کسی رنگ میں پیسہ کماتا ہے

وَالله بِالله تالله مَاشَاءَ الله :

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

۲۶۰

کھانے پینے کے لیے نہیں جمع کرنے کے لیے کماتا ہے اور اسی جدوجہد میں بے چارے کی ساری زندگی ختم ہو جاتی ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

۴۲۶۱

حِرص

آدمیّت و انسانیّت و بشریّت

کے بلند ترین مقام کو پامال کر دیتی ہے، آن کی آن میں پامال کر دیتی ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۲۶۲

اس کی دسترس سے کوئی نہیں بچا

بچ سکتا ہی نہیں

اِلّا بِاِذنِ اللّٰہِ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ حق حق حق ھُو ھُو ھُو

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۲۶۳

بڑے میاں جانور بھی کھا چکنے کے بعد سیر ہو کر مرغزار سے نکل جاتا ہے۔

رزقِ مقسوم ـــــ حرصِ مذموم

واللہ باللہ تاللہ ! ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۲۶۴

آدمی کو اللہ نے فطرتِ سعید پہ پیدا فرمایا ہے ۔ بچّے کو دیکھ ، مرغوب سے مرغوب شئے کو کھا کر جب سیر ہو جاتا ہے ، کھیل کود میں لگ جاتا ہے ، اور اگر کسی اپنے ہمجولی کو دے دیتا ہے ، باغ باغ ہو جاتا ہے ۔

گِدھ مردار خور ہے ۔ وہ بھی سیر ہو کر درخت پہ جا بیٹھتی ہے ۔

بڑے میاں ! کائنات کی ہر شئے قدرت کا بہترین عطیہ ہے ۔ بے بدل عنایت اس پہ جتنا بھی شکر کرو ، کم ہے ۔ ہر نعمت کا تقاضا ہے ، کہ اس کا شکر ادا کیا جائے

قناعت میں سیری ہے طلب کثرت میں حرص :

حرص فطری نہیں ، غیر فطری بھوک ہے ، جو کبھی ختم نہیں ہوتی ۔ کوّے کو دیکھ ۔ صبح تا شام پاک و ناپاک جگہ ٹھونگیں مارتا رہتا ہے ، کبھی سیر نہیں ہوتا ۔ ہر شئے کی حد ہے امارت حرص کی وہ حد ہے ، جس کی کوئی حد نہیں ۔ انسانی امکان سے وریٰ الوریٰ ۔

ایک خواہش کی تکمیل ہوئی ، دو اور جاگ اٹھیں ـــ دو سے چار ـــ چار سے آٹھ حرص کا یہ سلسلہ لامتناہی ہے ، کبھی ختم نہیں ہوتا ، کاریں ، کوٹھیاں ، بنگلے ، بینک بیلنس ،

زنگا رنگ سامان تعیش، انواع و اقسام کے پُرتکلف کھانے، خوشنما لباس۔ امارت اور امارت کی نمائش ہی کی صورتیں ہیں۔ حرص اندھی ہوتی ہے، امارت کے حصول میں پاک و ناپاک یا خوب و ناخوب کو نہیں دیکھتی۔

حرص بے مروت ہوتی ہے۔ اس کی زد سے کوئی بھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ خواہ باپ ہی ہو۔

امارت متکبر ہوتی ہے، اس کی لغت میں "شُکر" نام کا کوئی لفظ نہیں کسی نعت پہ شُکر، کسی عنایت پہ احسانمندی اس کے مزاج کے خلاف ہے۔

الامان! الامان!

لیکن غریب!

اللہ اللہ! — معمولی سی عنایت پہ جُھک جُھک جاتا شُکر کی قطاریں باندھ دیتا ہے اپنے ربِ ذوالجلال والاکرام کے حضور قصیدے گاتا نہیں تھکتا۔ غربت نے اُسے قناعت بخشی، اور قناعت نے کمالِ عجز سے شُکر کا نذرانہ پیش کیا۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۲۶۵
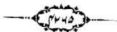
منصور حلّاجؒ نے سخاوت کی حد کر دی۔

بندی خانے میں تین دن سے فاقے سے تھے، تین دن سے انہیں کھانا نہیں

دیا گیا تھا۔ بھوک سے نڈھال تھے۔ چوتھے دن جونہی کھانا پہنچا، سائل بھی ساتھ ہی آدھمکا۔ "اللہ کے نام پر مجھے روٹی دو: سخت بھوکا ہوں"۔ سائل نے پکارا۔ اور منصورؒ نے وہی کھانا سائل کے کشکول میں ڈال دیا۔

اور یہ سخاوت کی حد ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۲۶۶

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا:۔

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں خدا کی راہ میں مارا جاؤں، اور میری حالت یہ ہو کہ میں نے (سختیوں پر) صبر کیا ہو۔ (خدا سے) ثواب کا طالب رہا ہوں، لڑائی میں ہمیشہ مقابلہ کیا ہو اور پیچھے ہٹنے کا (کبھی) ارادہ نہ کیا ہو، اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کر دے گا؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ "ہاں"

جب وہ شخص (اپنے سوال کا جواب پا کر) واپس ہوا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پکارا۔ اور فرمایا:۔ "خدا سارے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے، مگر قرض کو معاف نہیں کرتا، جبریلؑ نے مجھ سے یہی کہا ہے"۔

(مسلم/مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۷۸۴ شمار ۲۷۶۹)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "شہید کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے، مگر قرض معاف نہیں کیا جائے گا"۔

(مسلم / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۷،۴ہم شمار ۲۷۷۰)

✿

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے :۔ "مومن کی روح قرض کے سبب معلق رہتی ہے (یعنی جنّت میں داخل نہیں کی جاتی) جب تک اس کا قرض ادا نہ ہو جائے !"

شافعیؒ، ترمذیؒ، احمدؒ، ابن ماجہؒ، دارمیؒ

(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل ص ۴۷، ہم ش ۲۷۷۳)

✿

حضرت شرید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، "مالدار آدمی کا اپنے قرض کو ادا کرنے میں دیر کرنا اس کی بے آبروئی اور سزا کو جائز کر دیتا ہے" ابن مبارکؒ نے بیان کیا کہ بے آبروئی سے مراد اس کو سخت سست کہنا ہے اور سزا سے مراد قید کرانا۔

(ابوداؤد / نسائی / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۷۷،۴ہم شمار ۲۷۷۵)

✿

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کبیرہ گناہوں کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ بندہ اس حال میں خدا سے جا ملے کہ اس پر قرض ہو اور اس نے اتنا مال نہ چھوڑا ہو جس سے اس کا قرض ادا ہو سکے۔

(احمد / ابوداؤد / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۷۷ ، ۲م شمار ۸ ، ۲۷۷)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۲۶۷

پڑھا بھی ، سُنا بھی ، سُنایا بھی
مزید اب کیا کسر باقی ہے ؟

اُٹھ !
گھر بیچ — ہر شئے بیچ
جو بھی تیرے ہاتھ ہے ، سب کچھ بیچ
اور اپنا قرض ادا کر
ہو سکے تو شام سے پہلے ادا کر
کل کی کسے خبر ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۲۶۸

بڑے میاں! **سونا** تو ایک اہم دھات ہے، راجے مہاراجوں کے کام کی چیز۔ ہر کسی کے لیے نہیں۔ اگر کسی کو ساری عمر یہ نصیب نہ ہو، کوئی مضائقہ نہیں۔ زندگی کا کوئی بھی کام کبھی نہیں رُکتا۔ مگر **لوھا** ایک "نافع الناس" دھات ہے، جس کے بغیر کسی کا بھی کوئی کام نہیں چل سکتا۔

میں **سونا** تو نہیں جانتا، البتہ **سونے** کی نانی کو جانتا ہوں۔

جو لوھا ہے

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۲۶۹

ہماری دنیا میں بعض چیزیں فرضی نام سے معروف ہیں جیسے **ھُما** مشہور ہے کہ ایک پرندہ ہے۔ اگر کسی پر اس کا سایہ پڑ جائے تو بادشاہ بن جاتا ہے۔ اسی طرح پارس، کہ ایک قسم کی دھات ہے۔ کسی بھی دھات کو مس کرے تو وہ **کندن** بن جاتا ہے، لیکن یہ بنتے کبھی نہیں دیکھا۔

ہمارے نزدیک دیو پری کی داستان سے زیادہ اہمیت

نہیں رکھتی۔ البتہ ہمارا **لوہا پارس** سے کسی بھی طرح کم نہیں

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۲۷۰

میرے آقا — میرے مولا — میرے دلبر — میرے جانی، حضور اقدس و اکمل، اطیب و اطہر، روحی فدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و سیرت کا کوئی جزو، اگرچہ ایک سطر ہو — جس کسی کو لکھنے کی سعادت ملی، خوش نصیبی کی حد ہے

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۲۷۱

" یہ شکوہ تو بے جا ہے۔

اللہ رب العالمین تو یہ فرماتے ہیں؛

کہ ہر ذی رُوح کو روزی روز دی جاتی ہے، کوئی بھوکا رات بستر پہ نہیں لوٹتا — تم کیسے کہتے ہو، کہ "بھوکا ہوں"

کفایت کی روزی پہ اکتفا کر

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۴۲۷۲

شاہی دسترخوان کا پس خوردہ ۔۔ غلام ہی کی ملک و میراث ہوتا ہے

اللہ اللہ! ماشاء اللہ!

اور یہ عنایت روز ہوتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۲۷۳

شمسؒ نے رومیؒ کو پس خوردہ ہی سے نوازا
سُرخ شراب کی ایک بچی ہوئی گھونٹ سے ۔ جسے رِند تلچھٹ کہتے ہیں۔
اگر دودھ کی آمیزش نہ ہوتی، کپڑے پھاڑ کر جنگل کو نکل جاتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۲۷۴

بڑے میاں! جس عنایت کی جستجو میں بڑے بڑوں کی عمریں گزریں، شاہی دسترخوان کے خدام کے لیے یہ عنایت ایک عام چیز ہوتی ہے۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

﴿۴۲۷۵﴾

مقامِ عظمت

حدِّ وفا کا اعزاز ۔ ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

﴿۴۲۷۶﴾

اجزاء معجون مرکب

شریعت کی تصویر ، طریقت کی تفسیر
حقیقت کی تنویر اور معرفت کی جاگیر

یہ ہے مرضِ عصیاں کا شافی علاج ۔ مَاشَآءَ اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

﴿۴۲۷۷﴾

ایک سوال کے جواب میں :

بڑے میاں ! عام منزل ۱۸۱ روزہ معروف متصور ہوتی ہے ۔

اہم سالہ طوالت کیسے ؟

ایک صاحب نے سوال کا جواب دیا :

کمترین میعادِ منزل ۔۔ ہم سالہ ، میانہ ۔۔۔۔ ۸ سالہ

معروف ۔۔۔۔ ۱۲ سالہ ، بہترین ۔۔۔۔ ہم سالہ

اعلیٰ ترین ۔۔۔۔ تا زیست ماشآء اللہ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

﴿۴۲۷۸﴾

تیرے نام کی گونج سے کون کون گونجا ۔

پہاڑ گونجے ، ریگستان گونجے ، مست گونجے ،
رند گونجے ، مدہوش گونجے ، بے ہوش گونجے ، پر تو نہ
گونجا ، ڈھول ہی پہ اکتفا کیا ۔ کیوں ؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

﴿۴۲۷۹﴾

میرے عزیزان !

تم کیوں باز نہیں آتے ؟

جن باتوں سے روکا تھا ، بدستور جاری ہیں
کیوں ؟

باز آ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

۴۲۸۰

باطن کا ابتدائی قدم

کشف القبور۔ ماشاءاللہ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

۴۲۸۱

ہم دین کی طرف متوجہ نہیں ، کسی اور طرف متوجہ ہیں ۔ اگر دین کی طرف متوجہ ہوتے ، صرف دین کی طرف : اللہ اللہ : کیا بتاؤں : دین کے خزانے کھل جاتے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

﴿۴۲۸۲﴾

کسی بولی کو معمولی مت جان!

تلاطم برپا کر دیتی ہے

یہاں تک کہ ـــ

دریاؤں کا رُخ موڑ دیتی ہے، ہَوا کا رنگ بدل دیتی ہے، اور فضا کا ڈھنگ بدل دیتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

﴿۴۲۸۳﴾

بھینسے اور شیر میں پنجے ہی کا فرق ہوتا ہے
اور شیر ہی شیر کے پنجے کی تاب لاسکتا ہے۔

قد نہیں ـــ لپک اہم ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

﴿۴۲۸۴﴾

شاہی آداب کا کون متحمل ہو سکتا ہے؛

شاہی آداب کی پابندی آزادی کا خاتمہ ہے

نقریبات میں تو چھوٹے بڑے بھی برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ سچ پوچھو تو صحیح لطف اندوز ہوتے ہیں۔

بھنگی اہلکاروں سے متعارف ہوتے ہیں۔ اسی نسبت کی بدولت

دیکھنے میں تو نیچ — مگر بڑی چیز ہوتے ہیں

✿

شاہی تمکنت کے جمال کے امین ہوتے ہیں

اہلِ وفا ہوتے ہیں اور پرلے درجے کے غیور

ماشاء اللہ

✿

سچ پوچھو تو بے حد غیور، انتہائی لاپرواہ، کسی کی کوئی پیشکش، بڑی سے بڑی پیشکش، کسی نظر میں بالکل نہیں جچتی، کوئی وقعت نہیں رکھتی — ٹھکرا دیتے ہیں۔

✿

خاکروبی کے اعزاز میں مگن ہو کر کسی کو خاطر میں نہیں لاتے: یاحی یاقیوم:

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ! لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

[illegible]

[illegible]

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۲۸۵

دانش ورانِ ملّت متوجّہ ہوں

مستورات کا پہناوا

باریک سے باریک ہو چلا :

کیا اس سے بھی باریک ہونے کا امکان ہے ؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۲۸۶

ذکرِ الٰہی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ـ" اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو" کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر ایسی کوئی چیز فرض نہیں فرمائی جس کی حد مقرر نہ کر دی ہو۔ اور پھر اس کے لیے عذر کو قبول نہ فرمایا ہو بجز اللہ کے ذکر کے۔ نہ اس کی کوئی حد مقرر فرمائی جس طرف اس کی رسائی ہو، اور نہ اللہ نے اس کے ترک پر کوئی عذر قبول فرمایا بلکہ یہ فرمایا :

" اللہ کا ذکر کرو کھڑے اور بیٹھے (اپنی کروٹوں کے بل)" یعنی رات کو، دن کو،

خشکی میں، سمندر میں، سفر میں، حضر میں، تونگری میں، فقر میں، بیماری میں اور صحت میں، آہستہ اور پکار کر۔ ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۴۹۵)

☼

ذکرِ الٰہی کی ایک مجلس بیس لاکھ بُری مجالس کا کفارہ ہوتی ہے

(الحدیث)

☼

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دولت کدہ میں تھے کہ آیت وَاصْبِرْ نَفْسَکَ نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ:

"اپنے آپ کو ان لوگوں کے پاس (بیٹھنے کا) پابند کیجیے جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔"

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت نازل ہونے پر ان لوگوں کی تلاش میں نکلے۔ ایک جماعت کو دیکھا اللہ کے ذکر میں مشغول ہے۔ بعض لوگ ان میں بکھرے ہوئے بالوں والے ہیں اور خشک کھالوں والے اور صرف ایک کپڑے والے ہیں۔ (کہ ننگے بدن ایک لنگی ان کے پاس ہے) جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا، ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا:

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں کہ جس نے میری اُمت میں ایسے لوگ

پیدا فرمائے کہ خود مجھے ان کے پاس بیٹھنے کا حکم (فرمایا) ہے۔

✿

ذکرِالٰہی کی یہ **فضیلت** جان کر بہت سے پڑھے لکھے معززین، کالجوں یونیورسٹیوں کے نوجوان، مختلف شعبوں اور طبقوں سے تعلق رکھنے والے خوش پوش باذوق افراد اور مجھ جیسے کئی سیاہ کار اور گنہ گار اپنے افعالِ مذمومہ سے توبہ کرکے جوق درجوق ذکر کی طرف راغب ہوئے، یہاں تک کہ **بُوٹا تانگے والا** بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ ذکر کی مجالس کے لیے جانے والوں کے شوق کو دیکھ کر اس نے بھی سوچا کہ "آج تانگہ نہیں جوتے گا۔" نہا دھو کر نئے کپڑے پہن کر ذکر والوں کی محفل میں شامل ہوگیا۔

جب یہ جماعت مسجد میں داخل ہوکر ذکر کے فضائل بیان کرنے لگی تو طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ ذکر شروع کرنے لگے تو انہیں **روک دیا گیا**، کہ یہاں ذکر کی اجازت نہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ نوع بنوع القابات سے **نوازا گیا**۔ جماعت کی طرف سے کوئی بھی یقین دہانی کارگر ثابت نہ ہوئی۔ حضرت صاحب اپنی بات پر اڑے رہے کہ کچھ بھی سہی، **ہم اپنی مسجد میں ذکر** کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اپنا بوریا بستر اٹھاؤ اور مسجد سے نکل جاؤ۔

جس مسجد کو ان کے عزیزوں نے کئی سال آنہ آنہ چندہ جمع کرکے تعمیر کروایا تھا اور جس میں وہ خود بھی چندہ دیتے رہے۔ اس میں اس بے قدری اور تذلیل پر وہ حیران تھے

دینداروں کی طرف سے یہ ناروا سلوک ان کے ذوق وشوق کی یہ بے قدری ان کے شیشۂ دل کو چکنا چور کر کے دینداروں سے متنفر کر سکتی تھی، لیکن ان کی بلند حوصلگی نے دامن تھام لیا ــ اٹھے ــ گلیوں اور بازاروں میں اللہ کے دین کا ہوکا دیتے ہوئے بستی سے نکل گئے ــ باہر ایک کُھلی جگہ اللہ کے ذِکر کی محفل جاری ہ‍ ــ بچے، بوڑھے، جوان سبھی اس میں شامل ہوگئے ـ راقم الحروف نے ...ال کبھی کہیں نہ دیکھا ــ کم وبیش ایک لاکھ کا مجمع تھا۔ عجب کیف طاری تھا۔ برکات کا نزول ہو رہا تھا۔ فرشتے اپنے نورانی پروں سے سایہ کیئے کھڑے تھے ۔لوگ بے خودی کے عالم میں جھوم رہے تھے ۔اور شام کو مسجد سے نکالنے والوں کے اپنے گھروں میں " یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ " کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں ؛

مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

✿

اللہ کا ذِکر کسی حدود کا پابند نہیں ـ ذِکر کا میدان وسیع و بالا ہے ـ لامکان سے بھی بالا ــ ذِکر میدانوں میں کر، صحراؤں میں کر، جنگلوں میں کر، سمندروں میں کر اور اولیاء اللہ کے مزاروں پر ضرور کر ـ اجازت کا انتظار نہ کر ـ ویسے بھی اولیاء اللہ کے مزاروں پر کسی وقت بھی اور کبھی بھی ذِکر پر پابندی نہیں ہوتی ـ اگر وہاں اللہ کا ذِکر نہیں ہوگا تو اور کیا ہوگا ـ

✿

ہمارے چند دوست

سیون شریف حضرت شہباز قلندرؒ کے مزار پر سلام کے لیے حاضر ہوئے مزار شریف کے گرداگرد بہت سے کمرے اور سامنے ایک وسیع و عریض صحن ہے یہاں ہزاروں زائرین مرد و خواتین ٹولیوں کی شکل میں ڈیرے جمائے بیٹھے تھے۔ کوئی اٹھتا، سلام کرتا، حاجت کی دُعا مانگتا۔ پھر واپس سمرا ہیوں میں بیٹھ خوش گپیوں میں مصروف ہوجاتا۔ ہمارے دوستوں نے ایک طرف بیٹھ کر ذکر کی محفل لگادی۔ جہاں جہاں تک ذکر کی آواز جاتی لوگ آ کر ساتھ مل جاتے، زائرین کا ایک جمِ غفیر تھا کہ ذکر میں شامل ہوگیا، عجیب کیف و سرور چھایا ہوا تھا، اتنے جوش سے ذکر ہوا کہ کئی ایک کو حال آگیا۔ کئی بے خود ہوگئے۔

اسی طرح **لاھور** میں حضرت داتا گنج بخش ہجویریؒ اور بالا پیر حضرت میاں میرؒ کے مزارات پر لاکھوں کے مجمع کی گنجائش ہے۔ اگر وہاں مجالسِ ذکر قائم ہوں تو زائرین پورے ذوق و شوق سے ان میں شامل ہوں، رنگ بندھ جائے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہو، حاضرین جھولیاں بھر بھر کر جائیں۔ کوئی بھی خالی نہ لوٹے

ماشاءاللہ

یہ مقامات ذکرِ الٰہی کے شدت سے منتظر ہیں:

ریلوے پلیٹ فارم، سینما ہال، اڈے، بسیں، ریل گاڑیاں، تفریح گاہیں ہسپتال، سکول، کالج، یونیورسٹیاں، بندرگاہیں، میلے، منڈیاں۔

وہ سوچ رہے تھے کہ حضرت صاحب نے ہمیں ذکر کیوں نہ کرنے دیا۔ ہم نے ان کے اختیارات میں کونسی کمی کر ناتھی یا حصہ بانٹنا تھا۔ یا مسجد کا مالک بن جانا تھا۔ چند منٹ کی بات تھی۔

فقیروں کا جمگھٹ گھڑی دو گھڑی
شرابیں تری بادہ خانے ترے

ان کے سلوک کو دیکھ کر ہم تو دوبارہ اس مسجد میں آنے سے رہے، لیکن ہر صاحب فہم یہ ضرور سوچے گا کہ انہوں نے ایسے کیوں کیا؟

✿

حضرت صاحب کی ذاتی مصروفیات اتنی زیادہ ہیں کہ انہیں خود تو ذکر کرنے کی فرصت نہیں ملتی، لیکن اوروں کو بھی ذکر کرتے دیکھ نہیں سکتے۔

✿

اہلِ ذکر تو مجالس کا انعقاد کہیں نہ کہیں کر ہی لیں گے۔ اپنے گھر میں کریں یا کھلے میدانوں میں۔ یہ ذوق تو انہوں نے پورا کرنا ہی ہے لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی، آخر وہ کونسی وجہ ہے جس کی بنا پر مساجد سے اللہ کے ذکر کی مجلس کو روکنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوا الْفَضْلِ الْعَظِیْم

﴿۲۸۷﴾

فقراء کی فتوحات
ماکولات و مشروبات
مستحق مخلوق کی خدمات
نہایت مستحق مخلوق کی خدمات ۔ ماشآء اللہ !
جب تک یہ فتوحات اللہ ہی کے لیے مخصوص رہی
تمکنت رہی ___ اعلیٰ و ارفع تمکنت

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

﴿۲۸۸﴾

یہ بڑے ہی کام کی باتیں ہیں ۔
فقراء کی فتوحات کے تصرفات طالب کے لیے نہیں ۔قطعاً نہیں
فقراء کی جو فتوحات دنیوی امور پر خرچ کی جاتی ہیں، کوئی رنگ نہیں لاتیں اور نہ
ہی کوئی گل کھلاتی ہیں ۔ اوڑک کسی نہ کسی رنگ میں تلف ہو جاتی ہیں ۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۲۸۹

جو فتوحات اللہ ہی کے لیے وقف و مخصوص قرار دی جاتی ہیں، نہایت ذمہ داری سے اللہ ہی کے کاموں میں خرچ کر دی جاتی ہیں ۔ یہاں تک کہ ۔

دمڑی یا چپن کا ڈھکن

ماشاءاللہ : نزولِ برکات کا موجب بنتی ہیں ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۲۹۰

فقراء کی فتوحات عبادات و ریاضات و مجاہدات کی بڑی سے بڑی کمی کو پورا کرنے کا انسب معمول اور سہل ترین سبیل ہے ۔ ماشاءاللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۲۹۱

جس نے اس انسب معمول کی خلاف ورزی کی ۔ جامۂ فقر کو تار تار کر گیا ۔

فقر ابو ذرؓ کو داغدار کر گیا ؛

اور صدق سلمانؓ کے معیار سے گر گیا

یا حیُّ یا قیّوم

اور جو بھی اس معیار پہ پُورا اُترا ۔۔ ماشاء اللہ
کامیاب

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۲۹۲

فقراء کی فتوحات اگر فقراء ہی کے تحت محوِ عمل رہتی ، رنگ بندھ جاتا
جس عظمت کو ترستے تڈّیں گذریں ۔ پھر سے عَود کر آتی ۔۔ گھٹائیں باندھ کر آتی
کیا بتاؤں تو کیا ہوتا !

عجیب و غریب انوارات کا ظہور پذیر ہوتا ! ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۲۹۳

قرونِ اولیٰ کی عظمت کا راز

فتوحات کی مساوات ! مَاشَآءَاللہ !

☆

اسی میں جلال تھا ، اسی میں جمال

اسی میں کمال تھا اور اس ہی کے باعث زوال

✯

جب تک یہ فتوحات پھر سے بحال نہیں ہوتیں، پہلے کی طرح
خوشحال نہیں ہوتیں!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

(۴۲۹۴)

زندگی کے یہ معمولات جس پر کہ تم پھولے نہیں سماتے — کیا ہیں؟
کچھ بھی نہیں — یہ تو ایک بڑھیا بھی کر سکتی ہے!

✯

نہ اٹھانے کے قابل، نہ گرانے کے قابل!
رِند کرلاتے ہیں تیرے مے خانے کے سارے کے سارے
جام پیئے گئے، کوئی نشہ نہیں چڑھا
کوئی سرور نہیں آیا!
میرے ساقیا! اے او ساقیا! تجھے مرحبا، تجھے مرحبا، کوئی ایسا جام لا
جلد لا اور ضرور لا!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۴۲۹۵

حساب کتاب تو قیامت تک جاری رہے گا

اے بادشاہوں کے بادشاہ ؛ رب ذوالجلال والاکرام اپنے فضل وکرم سے اپنے بندوں کو کام کی توفیق بخش ؛ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ ؛

قبر میں کوئی کام نہیں ہوتا ۔۔ رونا ہی رونا ہوتا ہے ؛

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۲۹۶

اللہ رب العالمین ، رب ذوالجلال والاکرام کی عزت وجبروت کی غیرت کو جوش میں لانے کے لیے ۔۔ اللہ اللہ کون متحمل ہو سکتا ہے ۔ اور بعض امور عزت وجبروت کی غیرت ہی کو جوش میں لانے کا سہل ترین حربہ ہوتے ہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۲۹۷

بڑے میاں ؛ اس میں سب کچھ ہے مگر مے نہیں ، بدلتے بدلتے شربت بن گئی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۴۲۹۸

جو خصلت اقوامِ عالم کے لیے نمونہ اور برتری کا موجب رکھتی تھی

اب تم میں نہیں

☆

میخانے میں جتنے جام تھے، پیے جا چکے، کوئی نیا جام لا!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضْلِ العَظِیم

۴۲۹۹

ذلیل بن کر رہ ———— رذیل بن کر رہ

نیچ بن کر رہ ———— بردا بن کر رہ

گرد بن کر رہ ———— غبار بن کر رہ

☆

جب تک تیری محبت کی رضا مجھ سے راضی نہیں ہوتی، بھانویں

جو کچھ بھی بن کر رہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضْلِ العَظِیم

۴۳۰۰

تیری راہ میں بندوں کا جینا اور تیری ہی راہ میں مرنا سعادت کی حد —
عنایت کی حد - میرے بادشاہوں کے بادشاہ ربِّ ذوالجلال والاکرام!
تیری بندہ نوازی کی حد ہے!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۰۱

مٹھاس نعمت ہے - نعمتِ عُظمیٰ
لیکن ذیابیطس کے لیے مُہلک

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۰۲

انسان کثرت ہی کے جنون میں مبتلا ہے :
ہائے کثرت ، ہائے کثرت، ہائے کثرت ، ہائے کثرت
ضرورت پہ اکتفا کر، کثرت کوئی چیز نہیں ، کثرت کی بہتات —
فتنہ ہے
کھانا، پینا، پہننا آج کے لیے ہے ، کل کی روزی کل ملے گی —

بڑے میاں !

اللہ کے بندوں کے پاس ذخیرے نہیں ہوتے، فارغ البال ہوتے ہیں ! ــــــ ماشاء اللہ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۳۰۳

طریقت کا جب احرام باندھ لیتے

کون و مکان کی ہر شئے سے مستغنی و دستبردار ہو جاتے

جیتے ــــــ مگر اللہ کے لیے ــــــ اللہ اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۳۰۴
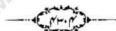
ہم نے اپنی نسبت کی ناموس اور منصب کے اکرام کی دھجیاں اڑا دیں

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

٤٣٠٥

وہ بھی کیا دن تھے۔

میکدے میں چہل پہل تھی ۔ رونق تھی اور بہار ، مے کی مہک چاروں طرف زندگی کا پیغام بکھیرتی ، رندوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ جاتے ۔ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی ، جام پہ جام لنڈھائے جاتے ، ساقی کی مستی اور رندوں کا رنگ قابلِ داد و دید ہوتا ، ان کے مستانہ نعروں سے میکدے کے در و دیوار تو کُجا فضائے عالم گونج اٹھتی ۔

ان رندوں کی دنیا

کیا بتاؤں اے جانِ من کیسی تھی ؟

اپنی دھن میں مست ، اپنی لگن میں مگن ، نشے میں مخمور ، نہ کسی سے مرعوب نہ کسی کی طرف راغب ، کسی کو کسی خاطر میں نہ لاتے ۔ دُنیا کی کوئی چیز ان کی نظروں میں کوئی وقعت نہ رکھتی ،

شجاعت کا مجسمہ ، غیرت کے پیکر ، ذرا سی بات پہ بگڑ جاتے مرنے مارنے پہ تل جاتے ، جدھر جاتے ، ہلچل مچا دیتے ، جہاں اَڑ جاتے اَڑ جاتے ۔

کٹ جاتے مگر ہٹنے کا نام نہ لیتے ۔

جب کسی کام کا ارادہ کر لیتے ، کر کے رہتے ۔

جب کرنے پہ تل جاتے، بس کر ہی دیتے۔
کسی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے۔
ایک اکیلا سینکڑوں پہ بھاری ہوتا۔
کوئی ان کی نگاہوں کے جلال کی تاب نہ لا سکتا

★

ان مقالات میں ملے گے
عقل دشمن سیال کا نہیں ـــ
خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے کردار کا استعارہ ہے۔ اور
اس میں اے جانِ من سب کچھ ہے۔
مستی ، مدہوشی ، بے نیازی ، عزت و عظمت
غیرت ، جذبہ ، جلال ، رعب اور تمکنت
ماشاء اللہ

وہ تھے رند اور وہ تھا میکدہ ، میں نے اور تیں نے
اس مے کو بدل دیا ، بدل کے رکھ دیا۔
بدلتے بدلتے شربت بنا دیا
بلکہ پتلی لسی
جس میں کوئی جوش نہیں ، کوئی حدت نہیں ، کوئی نشہ نہیں

اور کوئی کیف نہیں ۔

مشروب ہے مگر زندگی سے خالی

جسم ہے مگر رُوح سے خالی

الحمد للحیّ القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۳۰۶

نہ بہرام رہا نہ رُستم

نہ دارا نہ سکندر

یہ زندگی پرلے درجے کی ناپائیدار

کلیتاً بے اعتبار ہے !

پھر کس ناز پر تم اتراتے نہیں تھکتے ؟

کیا عبرت کے لیے یہ کافی نہیں !

الحمد للحیّ القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۳۰۷

زراعت حضرت آدم علیہ السلام صفی اللہ کا پیشہ اور ابن آدم کی زندگی کا دار و مدار اسی پہ موقوف ہے کوئی بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ۔

زراعت کی تاریخ کا پہلا سیاڑ حضرت آدم علیہ السلام نے کھینچا جو میلوں لمبا تھا۔ ہتھی پہ ہاتھ رکھے نہ جانے کہاں تک جا پہنچے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے، اور کہا۔ بابا یوں نہیں، یوں ایک قطعہ زمین پر پھیروں کی صورت میں سیاڑ کھینچو۔ گویا حضرت جبریل علیہ السلام زراعت کے پہلے ڈائریکٹر ٹھہرے

ماشاءاللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیم

۴۳۰۸

اور ابنِ آدم کی ساری عمر بُرُو ختم کرنے کی جدوجہد میں گزری
بُرُو جُوں کا تُوں۔

معلوم ہوا۔ کوئی حربہ فطرت کو نیست و نابود نہیں کر سکتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیم

۴۳۰۹

یہ مسجد ہے

مسجد میں دنیاوی باتیں مت کرو۔ آپ جانتے ہیں اور مانتے

ہیں کہ انسان کے ساتھ ہر وقت دو فرشتے موجود رہتے ہیں ـــ یہ سُن کر کیا کہتے ہوں گے ؟

★

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بطریق مرسل روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ لوگ دنیا کی باتیں مسجدوں کے اندر کریں گے، پس اس وقت تم ان لوگوں میں نہ بیٹھنا۔ اللہ کو ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں ہے۔

(بیہقی / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۱۷۰)

★

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب تم مسجد میں کسی کو خرید و فروخت کرتے دیکھو، تو اس سے یہ کہو۔ "کہ اللہ تیری تجارت میں تجھ کو نفع نہ دے"

اور جب کسی کو کوئی گمشدہ چیز ڈھونڈتے دیکھو تو کہو ـــ "اللہ کرے تیری چیز نہ ملے"

(ترمذی / دارمی / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۱۵۹)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۴۳۱۰

وفا تقدیر کی معمار ہے
تقدیر تصویر کی مصوّر ہے
تقدیر تصویر کا آئینہ ہے
تنویر توقیر کا جمال ہے
توقیر کا آئینِ عشق — اور
توقیر حُسن کی میراث ہے

عشق فقر کا مذہب — اور
حُسن فقر کی منزل ہے

فقر دین کا رہبر — اور
دیدارِ محبوب کا علمبردار ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۴۳۱﴾

عشق والے کربل کو مدینے کی تصویر کہتے ہیں
کربل والے رندوں کو اپنی جاگیر کہتے ہیں
شادی جس نے اپنی دین و دنیا غمِ شبیرؓ کی خاطر
فقر و فنا والے اس کو عشق کی توقیر کہتے ہیں
جس کا ہو راہبر حسینؓ ۔ اور مذہب عشقِ رسولؐ
اہلِ طریقت اس کو قرآن کی تفسیر کہتے ہیں ؛

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

﴿۴۳۱۲﴾

قومی ثقافت تفریح کا ایک جزو ہے
تفریح کا جذبہ جانفزا
قومی ثقافت ساز و آواز پہ نہیں ۔ اعلیٰ کردار و روایات پہ منحصر ہوتی ہے ۔ قومی جوش و جذبہ کو اُبھارنے اور گرمانے کا ایک مؤثر ذریعہ ماشاء اللہ ؛

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

﴿۴۳۱۳﴾

قومی ثقافت تاریخ سے اور تاریخ ثقافت سے دوام پاتی ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

﴿۴۳۱۴﴾

اُلّو کی دانشمندی کی یہی ایک دلیل کافی ہے۔ یہ رات بھر جاگتا اور دن کو سوتا ہے۔
رات کو ساری رات جاگتا۔
پرندے صبح کے وقت جاگتے ہیں یہ سوجاتا ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

﴿۴۳۱۵﴾

قدرتی ہوا قدرت کا بے بہا انعام
مصنوعی ہوا قدرتی ہوا کا نعم البدل نہیں بن سکتی
مصنوعی ہوا بے کیف

قدرتی ہوا کے ایک ہی جھونکے سے رُوح مسرور
اور طبیعت چہک اٹھتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۱۶

مرغوب اور پسندیدہ :

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کو کھانے میں ڈبل روٹی (خمیر والی روٹی) بہت مرغوب تھی۔

حضور امامِ عالی مقام حضرت امام حسین علیہ السلام کو جلیبی

حضرت بابا فریدؒ گنج شکر کو پیڑے (کھوئے کے) پسند تھے۔

حضرت صابر صاحبؒ کے دربار کا تبرک خاص الائچی دانہ (مکھانے) اور

پیر صاحب حضرت شاہ ولایت حکیم امیرالحسنؒ سہارنپوری کا پسندیدہ تحفہ بتاشے تھا۔ (باقی کبھی پھر)

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۱۷

یا شیخ ؛ فقراء کی فتوحات فقراء ہی کے لیے مخصوص اور فقراء ہی کو لائق و سزاوار ہوتی ہیں۔ عیش و عشرت کے لیے نہیں۔

○

فقراء کا رہنا مسافر کی طرح ہوتا ہے — ایک گٹھی میں بند .....
کل کے لیے نہ ذخیرہ نہ فکر — اور نہ ہی زندگی کی امید ؛ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۱۸

جو تیرے نزدیک مرغوب تر ہے۔ ڈھوون ہے
کوئی بھی معقول آدمی
ڈھوون کو کھانا تو کیا، نزدیک تک نہیں آنے دیتا

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۱۹

جو کچھ بھی ہے، تیرے اپنے ہی اندر ہے، باہر کوئی شئے

نہیں۔ جس نے بھی دیکھا، اپنے ہی اندر دیکھا ! یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۳۲۰

دیکھنا اور دکھانا تو اُن کی مرضی پہ موقوف ہے، بے اَندر موجُود۔
شک وشبہ کی مُطلق گنجائش نہیں

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۳۲۱

تیری نقل و حرکت ناپسند، نامعقول اور نامقبُول !
ہائے ہائے ــــ باز آ !

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۳۲۲

آج بدل ــــ ابھی بدل
یہ وقت کی آخری پکار ہے

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرّازقین وَاللہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۳۲۳

جو دُنیا آخرت (کے لیے زادِ راہ) کا موجب نہیں

فضول ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۲۴

ہر کوئی بے حد مصروف ہے :
دَم بھر کے لیے بھی چَین نہیں :
بیوی بچّوں کے چکّر میں ایسا پھنسا ہوا ہے کہ
سر کھُجلانے کی فُرصت نہیں !

گویا تیری زندگی کی منزل اے او نوجوان :
کھانے پینے کا شکار ہوگئی۔ ہائے ہائے : جو کام کرنے
تُو آیا تھا، بھُول گیا۔ ایسا بھُولا، کہ بھُول ہی گیا :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۲۵

دانش مندوں کے نزدیک تیری یہ مصروفیّت کسی کام کی نہیں
مصروف ہو — مگر اللہ کے لیے :

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۲۶

اِتّحاد — مُوجبِ برکات
اِتّحاد — ملّی سرمایۂ حیات
اِتّحاد — حلّ المشکلات
اِتّحاد کر
اِتّحاد کا پرچار کر
اکابرینِ مِلّت شیدائے ملّت ہوتے ہیں
ان کی سوچ کا مدار ، قرآنِ عظیم — فکر کا محور - فُرقانِ حمید
ذکر کی تیغ رحمان ہُوا کرتی ہے . یا شَیخ ! پھر کیوں اِتّحاد نہیں کرتے

وَمَا عَلَینَا اِلّاَ البَلاغ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۴۳۲۷

حضرت سیّدنا عُمر فاروق رضی اللہ عنہ

کی سلطنت تقریباً بیس لاکھ مربع میل رقبہ میں پھیلی ہُوئی تھی۔ اور یہی
اس وقت کی کل دُنیائے اِسلام تھی۔ مسلمانوں کے اِتحاد کی برکت
سے تمام رُوئے زمین کے فرمانروا اُن کے باجگزار تھے۔

مگر آج!

تقریباً چالیس اِسلامی سلطنتوں کے زیرِ اقتدار ممالک کا مجموعی
رقبہ قریباً ایک کروڑ مربع میل سے مُتجاوز ہے اور نفاق
کی بدولت ہم مشرقِ وُسطیٰ کے سب سے چھوٹے مُلک اِسرائیل
سے خائف ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۲۸

ایک مرکز پہ متحّد ہو

اِجتماعی جدوجہد میں مصروف ہو

اسلام میں تفرقہ بازی کا کوئی جواز نہیں

ایک فرقہ پہ متحد ہو

اور وہ فرقہ اللہ کا فرقہ ہے

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

مزید کسی تشریح کی ضرورت نہیں :

اِتحادِ بین المسلمین زندہ باد

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۲۹

کراماً کاتبین — بچہ کے مامور ہوتے ہیں :

ماں کی ممتا کی داد دیتے ہیں — دُعا کرتے ہیں

ماں بچے کی محسوسات کا ترجمان ہوتی ہے ۔ ماشاء اللہ :

مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۳۰

لیلۃ القدر

رمضان المبارک کا اعجاز ہے

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ؕ

آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ادل بدل کر نازل ہوتی ہے

۲۱ — ۲۳ — ۲۵ — ۲۷ — اور کبھی ۲۹ تاریخ کو

ہزار مہینوں سے بہتر رات

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۳۱

جس نے کسی منزل کی ابتدا نہیں دیکھی ہوتی، وہ اس منزل کی انتہا کا کما حقہ متحمل نہیں ہو سکتا، بھٹک جانا امکانی ہے

ہر ابتدا کا عارف ہی منتہیٰ کا عارف ہوتا ہے

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۳۲

اِک فقیری لیکھ دی
اِک فقیری بھیکھ دی
اِک گڈوں واگوں لیٹ دی
اِک پچھے مُڑ مُڑ ویکھ دی

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۳۳

بعض بول سلگتے رہتے ہیں، دب تو سکتے ہیں، بھول نہیں سکتے
اللہ رب العلمین نے حضرت آدم علیہ السلام کو فطرت پہ پیدا فرمایا۔ اور یہ فطرت ہے۔

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۳۴

یہ درویش کیسا ؟

کھا لیا ــــــ سو لیا

جھنجھوڑو ـ سر کھجلانے کی فرصت نہ ہو

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوا الفَضْلِ العَظِیم

۴۳۳۵

مالوہ کا گنتری ایک سال میں ایک روپیہ کا عطیہ قبول کرتا ـــ

پھر پیش کرتا ـ بشُکریہ واپس کر دیتا

چھپار ئیے ڈوگر کا یہی دستور ہوتا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوا الفَضْلِ العَظِیم

۴۳۳۶

کائنات کا وجود و موجود حکمت ہی کے تحت محوِ عمل ہے

بندۂ شُکر کی قدر کی موافقت کا متحمّل نہیں ہو سکتا ـ ذرا سی بات

پہ بھڑک اٹھتا ہے۔
ورنہ ہر شئے کا ہونا قدر ہی پہ موقوف ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۳۳۷

تسلیم و رضا عبدیت کا مایۂ ناز مقام ہے؛ ذرا سی بات پہ کھو دیتا ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۳۳۸

انسان کرب و بلا کی شدت کی تاب کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا کے مطابق کسی بھی نفس کو اس کی وسعت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دی جاتی۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۳۳۹

میرے دشتِ شوق کے انتظار کی ناقہ جلد آ
بچّہ بچّہ تیری آمد کا منتظر ہے
اللہ اللہ! تیری راہ تکتے تکتے آنکھیں آ گئیں

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۴۰

امامِ طِبّ ۔ بُوعلی سیناؒ

علمِ طِبّ ــــ معدوم تھا ــــ بقراط نے ایجاد کیا

متفرق تھا ــــ جالینوس نے جمع کیا

مُردہ تھا ــــ رازی نے زندہ کیا

ناقص تھا ــــ بُوعلی سینا نے مکمل کیا

بُوعلی سینا کو تمام اطباء قدیم وجدید نے اپنا امام تسلیم کیا ہے

اور ان کے وضع کردہ اصول و قواعد سے فیضیاب ہوتے ہیں جہاں کسی
طبیب نے آپ کی رائے کو نظر انداز کیا ٹھوکر کھائی۔ آپ نے اپنی شہرۂ
آفاق تصنیف "القانون" میں انسانی وجود اور اخلاط کے دقیق
اور باریک نکات کو زیر بحث لاکر عالمِ انسانیت پر عظیم احسان کیا ہے
تشریح الابدان، اسباب الامراض، تشخیص و اصولِ معالجات، مفرد
ادویات کے افعال و خواص اور مقدار خوراک پر روشنی ڈالی گئی ہے
مرکبات بنانے کے اصول کو یوں مرتب فرمایا:

۱۔ دوا (جزوِ اعظم) ۲۔ معاون دوا
۳۔ مُصلح

جیسے کہ:

۱۔ سنا (جزوِ اعظم) ۲۔ گُلسرخ (معاون دوا)
۳۔ سونف (مصلح)

آپ کے طریقِ علاج کی بنیاد "علاج بالضد" کے اُصول پر قائم ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۴

بلا کا وارد ہونا ——— انبیاء و صفی الرُسل علیہم السلام

کی سنت ہے :

ابتلاء مُبتلا کو محض تکلیف ہی نہیں رحمت کی مُوجب ہوتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۴۲

اگرچہ طِب کا میدان وسیع تر ہے

کشفُ الوَرِید لا منتہیٰ ــــــ ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۴۳

طِب کا میدان وسیع ہے فہم و ادراک میں نہیں آسکتا

جیسے

کَشفُ الوَرِید

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۴

بے دِل مت ہو ۔ گھبرا نہیں

حقیقت یہ ہے ، کہ تیرے اللہ ، جو اَرحم الرّاحمین و اکرمُ الاکرمین اور ربّ فضل العظیم ہے ، نے تجھ کو اپنے خاص لطف و کرم سے یاد فرمایا ہوا ہے ! ماشاء اللہ !

شُکر کر ۔ بار بار کر ۔ لگاتار کر

یہاں تک کہ شُکر کی قطاریں باندھ دے

ایسی عنایت روز روز ، بار بار نہیں ہوا کرتی ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۵

اے بادشاہوں کے بادشاہ ! ربّ ذُوالجلال والاکرام ۔ سُبحان ربی ذُوالفضل العظیم ! تیرے فضل و کرم سے تیرے اس بندے کا کوئی عمل کبھی باطل نہ ہوا ۔ پھر کوئی غم نہیں ! ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۲۴۳
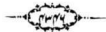
حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ سخت بلاؤں میں مبتلا ہوتے ہیں، آپ نے فرمایا۔ انبیاء علیہم السلام۔ پھر وہ لوگ جو انبیاء علیہم السلام سے زیادہ مشابہ ہوں اور پھر وہ لوگ جو انبیاء علیہم السلام سے زیادہ مشابہ ہوں، پھر انسان جس قدر دین میں سخت ہوتا ہے، اسی قدر اس کی مصیبت سخت ہوتی ہے اور جس قدر دین میں نرم ہوتا ہے اسی قدر اس کی مصیبت ہلکی، ہوتی ہے۔ پس ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ دین میں سخت انسان زمین پر چلتا ہے اس حال میں کہ گناہ سے پاک ہوتا ہے

(ترمذی/ابن ماجہ۔ دارمی/مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۷۵، شمارہ ۱۴۶۵)

حضرت شداد بن اوس صنابحی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ وہ دونوں ایک مریض کی عیادت کو گئے اور اس سے کہا، تو نے کیونکر صبح کی۔ اس نے کہا اللہ کا شکر ہے، میں نے نعمتِ الٰہی پر صبح کی۔ انہوں نے کہا: خوش ہو گناہوں کے دور ہونے اور خطاؤں کے معاف ہوجانے سے اس لیے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے کہ جب میں اپنے مومن بندوں میں سے کسی کو بیماری میں
مبتلا کرتا ہوں، اور وہ اس ابتلا پر میری تعریف کرتا ہے تو وہ اپنے
بستر علالت سے ایسا پاک وصاف اٹھتا ہے جیسے کہ اس کی ماں نے
آج ہی اس کو جنا ہے اور کوئی گناہ اُس کا باقی نہیں رہتا۔ اور اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو قید کیا اور مصیبت میں ڈالا اور
اس کا امتحان کیا۔ پس اے فرشتو! تم اس کے نامۂ اعمال میں وہی عمل
لکھو جو اس کی صحت کی حالت میں لکھتے تھے۔ یعنی اعمالِ صالح ؛
(مسند احمد بن حنبل، مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۷۷ شمار ۱۴۸۲)

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۲۶۴

حضرت محمد بن خالد السلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ــ جب اللہ
کے ہاں کسی بندہ کے لیے کوئی ایسا مرتبہ مقرر کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اعمالِ
صالحہ سے اس کو حاصل نہیں کرسکتا تو اللہ تعالیٰ اس کو جسمانی، مالی اور بال بچوں
سے متعلق ابتلاء ومصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پھر اس کو اللہ اس پر صبر عطا
کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کو اس مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے جو اس کے لیے

مقرر کیا گیا ہے ۔

(مسند احمد بن حنبل ۔ ابو داؤد ، مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۶ ، شمار ۱۴۰)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۴۸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب قیامت کے دن ان لوگوں کو زیادہ ثواب دیا جائے گا جو دنیا میں مصیبت و بلا میں مبتلا رہے تھے ۔ تو وہ لوگ جو دنیا میں امن و عافیت سے رہے تھے اس کی آرزو کریں گے کہ کاش دنیا میں ان کے جسم کی کھالوں کو قینچیوں سے کاٹا جاتا اور آج ان کو بہت سا ثواب اس کے بدلہ میں ملتا

(ترمذی / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۶ ، ۲ شمارہ ۱۴۳)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۴۹

جب تک کوئی ناپسندو نامعقول و نامقبول اعمال و افعال سے کلیتہً باز نہیں رہتا ، جیسے کہ باز رہنے کا حق ہے ۔ کوئی سبیل ۔ کسی کی بھی کوئی سبیل ۔ اگرچہ سر کے بل کنوئیں کی منڈیر پہ لٹکے ۔ کارگر

نہیں ہوتی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۵۰

ناپسند کسی کے بھی نزدیک پسندیدہ نہیں ہوتی۔ اسی طرح نامعقول کسی کے نزدیک معقول نہیں ہوتی۔ اور پھر اسی طرح نامقبول کسی بھی طرح کسی کے نزدیک مقبول نہیں ہوتی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۵۱

معلوم ہوا کوئی جن ہوتا ہوگا، جو نیک عمل پہ ڈھیل دیتا رہتا ہے۔ میرے ایک دوست نے مجھ کو بتایا، کہ تو سچا ہے۔ اس نے بتایا کہ اس جن کا اصطلاحی نام **منتقاضی** ہے۔ یعنی نیک کاموں کے کرنے پہ روکتا تو نہیں ڈھیل دیتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ زندگی کی میعاد ختم ہو جاتی ہے۔ منتقاضی نیکی کا تقاضہ کرتا رہتا ہے کہ "ضرور کروں گا اور کر کے ہی رہوں گا۔"

لیکن کرتا کچھ بھی نہیں۔ تقاضہ ہی تقاضہ کرتا رہتا ہے۔

سچ پوچھو تو ہم متقاضی کے تقاضہ کے ہی مارے ہوئے ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۳۵۲

بڑے میاں! تُونے تو بڑے ہی کام کی باتیں کیں، معلوم نہیں بھی ہے کسی شک کی مطلق گنجائش نہیں، کہ شیطان ابلیس مُعلم الملکوت یعنی سب فرشتوں کا مُعلم رہ چکا ہے، شیطان کا سب سے مؤثر حربہ نیکی پہ ڈھیل دینا ہے۔ ڈھیل پہ ڈھیل دیتا رہتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۳۵۳

تم کہتے ہو کہ آج تم کر کے ہی دَم لو گے ۔۔ پھر کرتے کیوں نہیں،

توفیق کے منتظر ہیں۔۔
اور تیرے نزدیک اگر مطلوبہ توفیق نہ ملی تو ہم کیا کریں گے :

کھانا کھاتے اور پانی پیتے وقت تو دم بھر کے لیے بھی توفیق کا انتظار

نہیں کرتے۔ غٹ غٹ کر کے پی جاتے ہو

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۴۳۵۴﴾

یا حضرت! اُبرانہ منانا! تین پشتوں سے یہ منزل شروع ہے، کبھی اِدھر کبھی اُدھر۔۔۔ کبھی اُدھر کبھی اِدھر۔۔۔ کبھی قلابازی کبھی اُلٹ بازی کبھی اُلٹ بازی کبھی قلابازی۔

اہلِ خرد اسے دیو پری کی داستان متصور کرتے لگے
دو قدم کا فاصلہ سمٹنے میں نہیں آتا
بھیا چل، بھیا چل، بھیا چل
خضر نصیب تیرا راہنما۔ ماشاء اللہ
پھر کوئی ڈر نہیں۔ توکلت علی اللہ
بھیا چل، بھیا چل، بھیا چل

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۴۳۵۵﴾

شیطان میرا دشمن ہے

کسی بھی طرح میرا دوست نہیں ہو سکتا ۔

جب تُو نے میرے دشمن کو قہقہہ لگانے کا موقعہ دیا ،

اور اے او میرے نوجوان !

گویا تُو جیتے جی مر گیا

کبھی شریک بھی کسی شریک کو ہنسنے کا موقعہ دیا کرتا ہے ؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۴۳۵۶﴾

تیرا شیطان بات بات پہ تجھ کو پچھاڑ کر شرمسار کرتا ہے، اور تجھے اس کا

احساس تک نہیں ــــ ہائے ہائے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۴۳۵۷﴾

فیض گستری ریاض و مجاہدات پہ نہیں ــــ عنایت الٰہی پہ موقوف ہے

اگر کرنے پہ آئے تو ہر کُشتے کو بالائے طاق رکھ کر دریا بہا ڈالے ! ماشاء اللہ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۴۳۵۸﴾

دسترخوان بچھا
انواع واقسام کے لذیذ ترین میوہ جات چُنے
طشتریاں سجیں۔
مہمانوں کے ماکولات ومشروبات کا پُرتکلف اہتمام کیا گیا۔
کھا چکنے کے بعد دسترخوان سمیٹا گیا اور باورچی خانہ پس خوردہ برتنوں
کی زینت بنا۔
کچھ بکا، کچھ لٹا، کچھ پیا۔
جب کچھ بھی نہ رہا تو ــــ
برتنوں کے دھوون کے حوالے کردیا ـــ اور
اہلِ کرم کا یہ تماشہ دن بھر دیکھتے ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۴۳۵۹﴾

ہر بندہ کی ساری عُمر مُبالغہ میں گزری کہ وہ عقلمند ہے۔ حالاں کہ وہ پَرلے
درجے کا بے عقل ہوتا ہے۔

بے عقل کی یہی ایک دلیل ہے، کہ —
پرلے درجے کے بے عقل کو عقلمند گردانتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۳۶۰

مرنے کے بعد مرا تو کیا مرا؟ وقت آنے پر تو ہر کسی نے مر ہی جانا ہے
کسی کا جیتے جی مرنے سے پہلے مرنا — ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔
اہم ترین عزم الامور ہے، ماشاء اللہ! یَاحَيُّ یَاقَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۳۶۱

تیرے کرم کی وسعت انسانی فہم و ادراک سے وری الوریٰ ہے۔
کریم تین ہیں:

اللہ کریم
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
قرآن کریم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

﴿۳۶۲﴾

آج سے سو سال پہلے اگر کسی کا کتا بھی مر جاتا ۔۔۔ اہالیانِ دیہہ اظہارِ افسوس کے لیے حاضر ہوتے ، دلجوئی کرتے ۔

غُربا میں تو اب بھی باقی ہے ۔۔۔ اُونچے طبقے میں نہیں :

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

﴿۳۶۳﴾

کوئی کچھ بھی کہے ۔۔۔ اس پہ کوئی انکار نہیں کر سکتا ، کہ فخر نے مِلّی و تجارکو بڑی ٹھیس پہنچائی ، گویا فخر گراوٹ کی اصل وجہ ہے :

وَاللّٰهِ بِاللّٰهِ تَاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰه

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

﴿۳۶۴﴾

کوئی بھی آدمی ۔۔۔ اگرچہ میرے باپ کا باپ ہو ، کسی چوہدری کے برابر بیٹھنے کی گستاخی کر سکتا ہے ؟

ہرگز نہیں !

اور یہ گراوٹ کی انتہا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۶۵

اکھاڑا جب ایک بار اُٹھ جاتا ہے ۔ پہلے کی طرح پھر نہیں جمتا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۶۶

اِسی طرح جب لانگے کی بھری ایک بار کُھل جاتی ہے ۔ پہلے کی طرح پھر نہیں بندھتی ۔ بھاویں تیلا تیلا جوڑ کر بنائیں ۔
اِسی طرح گھونسلے سے گرا ہوا چڑی کا "بوٹ"

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۶۷

خیال

جب اَللّٰہُ مَعِیْ کے خیال میں ڈوب جاتا ہے
سر جیت ہو جاتا ہے ۔

خیال جب ایک مرکز پہ متحد ہوجاتا ہے، خیالات کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

جو خیال اللہ معی کے خیال کا معاون نہیں، ناقص ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۶۸

مارخور بکرا

گلگت کے پہاڑی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ سانپ کے بل کے اوپر اپنا منہ رکھ کر جب ناک کے ذریعہ اپنا سانس اوپر کو کھینچتا ہے تو سانپ تڑپ کر بل کھاتا ہوا بل سے باہر نکل آتا ہے اور یہ اسے کھا جاتا ہے۔ پھر جب جُگالی کرتا ہے تو اس کے منہ سے رال ٹپکتی ہے جو زمین کے اوپر گرتی رہتی ہے۔ یہ فوراً اپنے پاؤں سے اسے زمین پر مسل دیتا ہے، اگر خدانخواستہ اس کی جُگالی کی رال کا کوئی حصہ بچ جائے تو وہ سانپ کا منکا بن جاتا ہے جو سانپ کے زہر کو ڈسی ہوئی جگہ پر رکھنے سے سانپ کے زہر کو فوراً چوس لیتا ہے۔

یہ جو عام مشہور ہے کہ "بنگالوں" کے پاس سانپ

کا منکا ہوتا ہے ــــ غلط ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

﴿۴۳۶۹﴾

ھر چیز بازار سے نہیں مل سکتی۔
بعض چیزیں بعض مقامات پہ مخصوص ہوتی ہیں
جیسے مارخور بکرا سے جُگالی شدہ منکا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

﴿۴۳۷۰﴾

تیرے عرفان سے تیری مخلوق کو کیا فائدہ پہنچا؟
عرفان اگر نافع الخلائق نہیں تو کیا ہے!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

﴿۴۳۷۱﴾

نری اگر تسبیح ہی پھیری تو کیا پھیری

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۴۳۷۲

تسبیحات کی برکات کا نزول لازم و ملزوم ہے۔

ہر کام سے اہم ترین کام ـــ

خیالات کو موڑ کر مرکز کی طرف لانا ہے۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۷۳

فتویٰ میں توکل کا مقام اور ـــ اور ـــ تقویٰ میں اور

ہوتا ہے۔ ماشاء اللہ!

تقویٰ میں متوکل کسی بھی شئے کا پابند نہیں ہوتا مُطلق نہیں ہوتا

توکّلتُ علی اللہ زندگی کا سفر جاری رکھتا ہے اور یہ زندگی کا مایۂ ناز

مقام ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۷۴

متوکل، سازو سامان کا پابند نہیں ہوتا ـــ بالکل نہیں!

اطمینان پیدا کر — ہر شئے میرے لیے ہے — اور میں
تیرے لیے — یاحیُّ یاقیّومُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالفضلِ العظیم

۴۳۵

گلی سے نسیم کی سرگوشی گویا تذکرۂ اِرم کی ابتدا ہے
ایک تذکرہ، ایک کتاب، بات کو مات کر دیتی ہے۔
مَا شاءَ اللّٰه !
تذکرۂ اِرم کی ہنڈیا دھیمی دھیمی آنچ پہ شب و روز پکتی رہتی ہے
حتیٰ کہ پک کر تیار ہو جائے۔
رنگا رنگ کی طشتریوں میں سجا کر دستر خوان کی زینت بنادی جاتی
ہے — ہر عُنوان کا مضمون نرالا، ماشاء اللّٰہ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالفضلِ العظیم

۴۳۶

اللہ تبارکؔ وتعالیٰ نے والدین کی تعظیم وخدمت کا قرآن العظیم
میں اس اہمیت کے ساتھ حکم فرمایا ہے کہ اسے تمام اِنسانی حقوق

اور فرائض سے بڑھ کر درجہ دیا ہے۔ چنانچہ متعدد جگہ اپنی عبادت کے بعد قرآن کریم میں دوسرا حکم ہے۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ

"اور والدین کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ"

نیز فرمایا:

والدین کے سامنے گستاخانہ انداز میں اُف تک نہ کہو۔

اور نہ ان کو جھڑکو۔

اور حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "باپ جنّت کا صدر دروازہ ہے، چاہے اسے گرا دو اور چاہے قائم رکھو"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو بیٹا ماں باپ کی طرف رحمت وشفقت کی نظر سے دیکھے، اللہ اس کے حساب میں مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اگر چہ دن بھر میں سو مرتبہ دیکھے؟ آپ نے فرمایا "ہاں: اللہ بہت بڑا اور پاکیزہ ہے۔"

(بیہقی / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۲۱۴ شمار ۷۰۰)

الحمد للحی القیوم
هالله خیر الرازقین

۴۳۷۷

مال و منال تو ہے ہی کیا ؛ اگر میرے باپ مجھے جلاوطنی کا بھی حکم دیں تو کبھی گریز نہ کروں !

اور یہ کبھی ہو سکتا ہے کہ میں اپنے آبا کے حضور میں ۔ بال بھر بھی گستاخی کروں ۔ یا خلاف ورزی کروں ۔ ہرگز نہیں ۔

وَاللّٰہِ بِاللّٰہِ تَاللّٰہِ ؛ مَا شَآءَ اللّٰہ ؛

اس مضمون پہ ختم الکلام ہے :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۷۸

ہم کہتے ہیں، ہم غیبت نہیں کرتے ۔ حالاں کہ پرلے درجے کے غیبت خور ہیں ۔

اگر کوئی کلیتاً غیبت سے صاف ہو جائے، پاک ہو جائے !

ما شاء اللہ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے پوچھا، تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں؛ آپؐ نے فرمایا کہ ذکر کرنا اپنے مسلمان بھائی کا ایسی باتوں کے ساتھ جو اس کو بُری معلوم ہوں۔ (غیبت ہے) پوچھا گیا۔ اگر میرے بھائی کے اندر وہ بُرائی موجود ہو جس کا میں نے ذکر کیا ہے تب بھی اس کو غیبت کہا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا۔ اگر اس کے اندر وہ بُرائی موجود ہو جس کا تُو نے ذکر کیا ہے۔ تو تُو نے اس کی غیبت کی، اگر وہ بُرائی اس میں موجود نہ ہو تو پھر تُو نے اس پر بُہتان لگایا۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ اگر تُو نے اپنے بھائی کی وہ بُرائی بیان کی جو اس کے اندر پائی جاتی ہے۔ تو تُو نے اس کی غیبت کی اور اگر تُو نے اس کی نسبت ایسی بات کہی جو اس کے اندر نہیں پائی جاتی، تو تُو نے اس پر بُہتان لگایا؛

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۳۰۳ شمار ۴۷۶۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی بابت

(یعنی ان کے عیب کی بابت) آپ کے سامنے اتنا کافی ہے کہ وہ ایسی ہے اور ایسی ہے۔ یعنی وہ پستہ قد ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا۔ تم نے ایک ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اس کو دریا میں ملا دیا جائے تو وہ دریا پر غالب آجائے، یعنی اس دریا کی حالت بدل جائے (مطلب یہ ہے کہ تمہارے اس ایک کلمہ کی جب یہ حالت ہے کہ دریا کی حالت کو بدل دے تو اس کے گناہ کا کیا مرتبہ ہوگا! یعنی کسی کی اتنی سی غیبت بھی ناجائز ہے۔

(احمد/ترمذی/ابوداؤد/مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۳ شمار ۴۷۶۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ دو روزہ دار شخصوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے ان سے فرمایا ـــ جاؤ دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھو، اور اپنا روزہ پورا کر کے دوسرے دن قضا روزہ رکھو۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں؟ آپ نے فرمایا ـــ اس لیے کہ تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔

(بیہقی/مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۵ شمار ۴۷۶۳)

حضرت ابی سعید اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ غیبت زنا سے بدتر ہے ۔ حضراتِ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : غیبت زنا سے زیادہ بُری کیونکر ہوسکتی ہے ؟ آپؐ نے فرمایا ۔ آدمی زنا کرتا ہے ۔ پھر توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ۔ کہ پھر زانی توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کو اللہ نہیں بخشتا جب تک کہ وہ اس شخص کو معاف نہ کردے جس کی اس نے غیبت کی ہے ۔ اور حضرت انسؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں ، کہ زانی توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کے لیے توبہ نہیں ہے

(بیہقی / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۵ شمار ۴۶۳۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس شخص کی تُو نے غیبت کی ہے اُس کی مغفرت کی دُعا مانگ اور اس طرح کہہ ، اے اللہ : ہم کو اور اس کو بخش دے ۔

بیہقی کی اس سند میں ضعف ہے ۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۵ شمار ۴۶۳۳)

الحمد للحی القیوم
هالله خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۳۰۹

روغنی مرکبات
سالن کو مغلظ کر دیتے ہیں ۔۔۔ لذت پسندیدہ ۔صحت کے لیے مُضر

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۸۰

جو دلچسپی نجی اداروں میں لی جاتی ہے، رفاہی اداروں میں نہیں؛ نجی اداروں کے کارکن شب و روز محوِ عمل رہتے ہیں، بعض اوقات دوپہر کا کھانا بھی کام ہی پر منگواتے ہیں؛
نجی ادارے شام کو جیبیں بھر کر لوٹا کرتے ہیں:

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۸۱

باتیں کر کے تو تم دیکھ ہی چکے
مَنّت کیا کرو۔

مگر ضُروری ——— جس کے بغیر کام نہیں چلتا :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۸۲

حضرت مولائے علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں

بعض گناہ سختی لانے والے ہوتے ہیں ۔
بعض گناہ نعمتوں کو بدل دیتے ہیں ۔
بعض گناہ ندامت کا وارث بنا دیتے ہیں ۔
بعض گناہ تقسیم کو روک دیتے ہیں ۔
بعض گناہ بلا اتارتے ہیں ۔
بعض گناہ عصمتوں کو پھاڑ دیتے ہیں ۔
بعض گناہ فنا کو جلدی لاتے ہیں ۔
بعض گناہ دشمنوں کو زیادہ کرتے ہیں ۔
بعض گناہ اُمید کو کاٹ دیتے ہیں
بعض گناہ دُعا کو واپس پلٹ دیتے ہیں
بعض گناہ آسمان سے بارش کو روک دیتے ہیں ۔

بعض گناہ ہوا کو اندھیرا کر دیتے ہیں
بعض گناہ پردے کھول دیتے ہیں !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

(۴۳۸۳)

تیرے بولے ہوئے بول — تیری کی ہوئی سرگوشیاں۔
سامعین انگشت بدنداں ملائکہ متحیّر
باز آ — ابھی باز آ
یہ بھی وقت کی ایک اہم پکار ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

(۴۳۸۴)

ہم جانتے نہیں — اور جانتے نہیں کہ جانتے نہیں۔
مخلوق خالق کی عارف نہیں ہوسکتی مگر سمندر سے ایک بُوند۔ وہ
بھی ناقص !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۸۵

اَللّٰہُ حَاضِرِیْ ۔ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ ۔ اَللّٰہُ مَعِیْ

شیر جنگل میں رہتا ہے ـــــ معلوم ہے

لیکن ڈر نہیں آتا کہ ـــــ نظر سے اوجھل ہے ۔ اگر

شیر کے دھاڑنے کی آواز سُن جائے :

بیحد محتاط ہو جاتے ہیں ـــــ قدم قدم پہ خوف طاری رہتا ہے

اگر شیر کو سامنے آتا دیکھ لو ـــــ تو کیا حال ہوگا ـــــ اور

یہ مشاہدہ ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۸۶

ایمان لا ـــــ صدقِ دل سے مان

ہر خیر و شر مِنَ اللّٰہِ ۔ ارادتِ الٰہی کے ماتحت محوِ عمل ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۸۷

شوقِ دوام :
سُبحَانَ الحَیِّ الَّذِی لَا یَمُوتُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۴۳۸۸

اے میرے بادشاہوں کے بادشاہ : ربّ ذُو الجلال والاکرام
شوق دوام ــــــــــ
تیری ہی ذات قدس کے لیے لائق و سزاوار ہے : یا حیُّ یا قیّومُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۴۳۸۹

تیرے شاہانہ دبدبہ کے جلال کی ــــــ کون تاب لاسکتا ہے
کون میاں اور کہاں کے ہو : اللہ اللہ اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۴۳۹۰

اِس جسم الوجود میں کوئی نہ کوئی ذِکرِ دوام جاری ہو۔ مثلاً

سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ

بہترین ذکر وہ ہے جو **شیخ** ارشاد فرمائے — کامیاب

مَاشَآءَ اللّٰه !

اِسمِ اعظم کی تو ہر کسی کو خبر نہیں، بے شک ذِکرِ دوام ذِکر اسمِ اعظم کا بدل ہے۔ نِعمُ البدل !

ماشاءَ اللّٰه !

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰه خیر الرّازقین

وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۹۱

جس طرح مرنے کے بعد قبر کا حساب کتاب ہوتا ہے، اِس طرح

مُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا

کوئی کیا جانے کہ قبر میں کیا کچھ ہوتا ہے ! مُشکل ترین گھاٹی :
کسی مرنے والے ہی سے پُوچھو کہ

قبر میں کیا کچھ ہوتا ہے ـــــــــ اللہ اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۹۲

غم میری فطرت ہے ـــ لیکن کسی کو بھی پسند نہیں :
اگر غم نہ ہوتا ـــ ایک جمود طاری ہوتا ـــ
غم کی تپش سینے کو گرمائے رکھتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۹۳

تم سنتے ہو تو ہم سناتے ہیں
ورنہ شیطان کی کیا مجال جو تیرے سامنے چغلی کرے :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۹۴

جو تم کہنا چاہتے ہو
سامنے آ کر کہو :

گویا چغلخوری کا کُلیتاً خاتمہ ہُوا ۔۔۔ یا حیُّ یا قیّومُ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۴۳۹۵

اطباء بس حسنِ سلوک سے، بیمار ولاچار مخلوق کا استقبال کیا کرتے ہیں، کبھی بے رد نہیں ہوتی ۔ ماشاء اللہ :

بیمار کی شفقت میں شفقت کا پہلا ہے :
پھر اگر کسی خوش نصیب کو کسی خدمت کی سعادت ملے، نُورٌ علیٰ نُورٌ ! ۔۔۔ اللہ کا شکر کریں، سجدہ شکر کریں۔ شکر کی قطاریں باندھ دیں :

واضح ہو کہ :

فقیری میں اعلیٰ درجے کا مقام شُکر
میانہ درجے کا صبر
اور ۔۔۔ ادنیٰ درجے کا رضا کا ہے :

ماشاء اللہ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۴۳۹۶

یادش بخیر!

سرزمینِ پنجاب کے ایک نامور عارف مولوی ـــ

حضرۃ مولانا غُلام رسُول مصنّف قصص المحسنین قدس

سرہ العزیز عالم پور کوٹلہ (ہوشیار پور) فرماتے ہیں:

گُذرن حال زُبانی سوکھا جے پَر وارد ہووے

ویکھ لواں میں لال نائی دا جو سر جھل کھلووے

اور ـــ ہم اسے من وعن تسلیم کرتے ہیں۔

مرحبًا مکرمًا مشرّفًا

الحمد للحیّ القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۹۷

جب ہم یہ کہتے ہیں۔

سُبحَان العَزِیز الحَکِیم

چُپ ہو جاتے ہیں۔

حکیم کا کوئی بھی امر حکمت سے خالی نہیں :- پُر انوار حکمت

اور سراسر حکمت ! ماشاء اللہ ! یا حیّ یا قیّوم !

الحمد للحیّ القیّوم
واللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۹۸

غم جب غیر کی طرف منسوب ہوا ___ غم ہوا ،

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۹۹

کسی غیر کا کوئی وجود نہیں !

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۰۰

کائنات کا کوئی وجود غیر نہیں

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۰۱

سب جانتے ہیں، کسی غیر کا کوئی وجود نہیں، مانتے نہیں
کش مکش جاری رہتی ہے :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۴۰۲

یہ تین سُطور ایک ہی مضمون پہ بدل بدل کر چالیس سال سے جاری ہیں
ماشاء اللہ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۴۰۳

دِل کی دُنیا سے گزرا ہُوا حال، اگرچہ کسی بھی قسم کا ہو، جب ایک
بار گزر جاتا ہے۔ بس گزر جاتا ہے۔ پھر کبھی واپس نہیں لوٹتا،
البتہ تیرے بولے ہُوئے بول بولتے رہتے ہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۰۴

بعض اُمور اللّٰہی کے لیے وقف و مخصوص ہوتے ہیں اور
میری دسترس سے بالا۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۴۰۵

حضرت سرکار پیر و مُرشد
شاہِ ولایت شاہ حکیم امیرُالحسن صاحب رح
قدس سرُّہُ العزیز سہارنپوری نے مجھ سے فرمایا :

تیرا مذہب

رات کو صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا اور دِن کو عُمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہے

یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۴۴۰۶
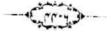
انسانی جسم الوجود میں نوّے فیصد امراض معدہ کی پیداوار ہیں۔

معدہ سے قبض اور قبض سے رِیح پیدا ہوتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۰۷
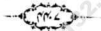
مومن کی حمایت کا میدان تو وسیع ہے۔ وسیع و بالا، فہم و ادراک میں نہیں آسکتا۔

یہاں تک کہ ـــــ

مومن کو مُردوں کی بھی حمایت حاصل ہوتی ہے۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۰۸
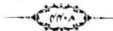
اللہ کریم ہے۔ اکرم الاکرمین

مُردوں کے پیش کردہ جُملہ تحائف قبول فرماتے ہیں۔ مُردوں کے بہترین تحائف استغفار و صدقات ہیں، مُردے مُعطی کے حق میں دُعا

کرتے ہیں۔

بعض مُردے مُستجاب الدعوات ہوتے ہیں، پُرلے درجے کے غیوُر۔ ماشاء اللہ :

دُعا کرتے ہیں :

اللہ مُردوں کی دُعاؤں کو رد نہیں فرماتے : یَاحَيُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۴۰۹

بُہتان :

بُہتان کِسے کہتے ہیں :

جس بات کو تم نے اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا، اور جس بات کو تُم نے اپنے کانوں سے نہیں سُنا کسی ہی کے کہنے پہ کہتا ہے۔ بُہتان ہے کوئی کیا جانے کہ بُہتان میں کیا کچھ ہوتا ہے تیری دُنیا، دین اور آخرت کی ہر شئے کو بہالے جاتا ہے۔ بعض بُہتان معصومیت کی آبرو ہوتے ہیں، حسنات کا صفایا کر دیتے ہیں۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بدگمانی سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اس لیے کہ بدگمانی بدترین جھوٹی بات ہے۔ اور کسی کا حال یا کوئی خبر معلوم کرنے کی کوشش مت کرو، اور کسی کے سودے کو مت بگاڑو۔ آپس میں حسد نہ کرو۔ آپس میں بغض نہ رکھو۔ آپس میں غیبت نہ کرو۔ اور اللہ کے سارے (مسلمان) بندے بھائی بن کر رہو۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ آپس میں حرص نہ کرو۔"

(بخاری ومسلم / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۲۲۴ شمار ۴۷۸۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ:

"جو کوئی بغیر سوچے سمجھے بات کہے تو وہ دوزخ کے اندر مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلے سے بھی دُور ڈالا جائے گا۔"

صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۹۰۹ / صحیح المسلم جلد دوم صفحہ ۴۱۲

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۱۰

یہ بَینَ الاقوامی. تبلیغی مرکز ہے مَاشَاءَ اللّٰہ!

ساری خُدائی کو حاضری کی دعوت دیتا ہے۔

اللہ کے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے !

صرف اور صرف دعوت و تبلیغ کے لیے ؛ کوئی اور غرض و غایت

نہیں، مُطلق نہیں !

مُبلّغین پُوری طرح تبلیغی جدّوجہد میں مصروف ہیں! کُلیتاً

مصرُوف !

ہر کام سے فارغ البال

کوئی اور کام نہیں کر سکتے : بالکل نہیں !

مَاشَاءَ اللّٰہُ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللّٰہُ ذُوالفضلِ العظیم

۴۴۱۱

قدم قدم پہ اور ہر قدم پہ

بات بات پہ اور ہر بات پہ ۔ دُنیا کی مذمّت — اور دین کی تائید کر! پرلے درجے کی مذمّت اور اعلیٰ درجے کی تائید! حتیٰ کہ کسی بھی قسم کی مذمّت کی کوئی کسر باقی نہ رہے اور نہ ہی کسی تائید کی : یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۱۲
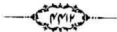
دھکیل دھکیل کر — اور دھکیلتے دھکیلتے باہر لا ۔ جس طرح بھی ہو سکے، شرمندہ کر، کوئی چارہ باقی نہ رہے، مجبور ہو کر میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے ۔ یہی اس کا علاج اور یہی تیری مردانگی ہے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ
الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۱۳

اللہ کرے کوئی ایسا ماں کا لال ۔ جو اِس دُنیا کو بالکل ہی مُردار سمجھ کر اس مُردار کی دھجیاں اُڑا دے ! یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۴۱۴

اس مُردار کو کُوڑے کی رُوڑی پہ گھسیٹ کر پھینک

☼

اِس کی اِس دُنیا کو جو مُردار ہے، مُٹھیاں کر کے مُنہ کے بَل گرا، ایسا گلا گھونٹ ۔ ایسا گلا گھونٹ، کبھی جانبر نہ ہو ہو سکتا ہی نہیں ۔

وَاللّٰهِ بِاللّٰهِ تَاللّٰهِ مَاشَآءَ اللّٰه !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۴۱۵

بیشک اللہ کے فقیروں نے دُنیا کو حرام قرار دیا ہُوا ہے
طریقت کی ریت کی پریت پرُانی ہے، کبھی نہیں بدلی
اور کبھی نہیں بدلتی !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۱۶

دِل نے کروٹ بدلی، آنکھ کھُلی، بیدار ہونے لگا، نیم مدہوشی کی حالت میں بولا۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے نفس کی دھجیاں اڑا دینی ہیں۔ کسی بھی حال میں کبھی اُبھرنے نہیں دینا، پُوری طرح، ذلیل و قابو میں رکھنا ہے۔

حق ہے — عین حق

اسی طرح
ہم اپنے اس نفس کی عزت و آبرو کے بھی امین ہیں، کسی بھی

قیمت پہ کبھی گرنے نہیں دینا۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۷۱۴۴

پیوند !

پیوند ستر ڈھانپنے کے لیے
ایک پہنا ہوا کپڑا
سالہا سال چل سکتا ہے
پیوند پہ پیوند لگا
گُلی کی طرح بنا
یہی خلفائے راشدینؓ کا طریق تھا۔
سُنا ہے جمُعہ کی نماز میں حضرت عمُر فاروقؓ خُطبہ دے
رہے تھے اور حضرت امام حُسین علیہ السلام اُن کے قریب
بیٹھے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے اُن کی قمیص کو ستّر پیوند لگے دیکھے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۸

کھا !

روزی روز ملتی ہے اور روزی کا رازق اللہ ہے

یقین جان :

جو دانہ تیری ہی قسمت میں ہے ، تُو نے ہی کھانا ہے

کفایت کی روزی پر اکتفا کر !

اللہ جسے چاہتا ہے ، نت روز نیا رزق عنایت فرماتا ہے

ایک نے کہا :

مقسوم سے زائد جو کسی کے بھی گمان میں نہیں ہوتا

فہم و ادراک سے بالاتر

مرزوق کو پتہ ہوتا ہے کہ :

آج کا یہ رزق : عطائے الٰہی سے نصیب ہوا

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا طَیِّبًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ؕ

آپ نے سُنا نہیں کہ :

حضرت مخدوم صابر صاحب

قدس سرہ العزیز

کو ایک طویل مدت (معروف ہے کہ بارہ سال سے زیادہ، بعض کے نزدیک کہیں زیادہ) کھانے پینے سے مستغنی فرمایا ماشاء اللہ !

کسی بھی تاریخ میں احسانِ عظیم کی یہ نظیر نہیں ملتی کہ کسی آدم زاد کو ایسی سعادتِ عظمیٰ کی توفیق سے مستفیض فرمایا ہو۔ اللہ اللہ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ

۴۴۱۹

دو !

تیری جیب میں کوئی پیسہ نہ ہو ، ایک دمڑی بھی نہ ہو :
گھر میں بھی نہ ہو — بالکل نہ ہو
کسی بینک میں کوئی رقم جمع نہ ہو ، کسی بھی قسم کی کوئی جائداد نہ ہو
کسی سے بھی کہیں سے بھی آنے کی کوئی امید نہ ہو ۔

یہ تھا

اللہ کے فقیروں کی خلافت کا خلافت نامہ : ماشاء اللہ !
ایک خلافت نامہ
ایک پوری داستان کا ترجمان ہوتا
جب تک تو اس حال میں رہتا ساری خدائی تیرے ساتھ ہوتی
تو ان کا ہو کر سب کا ہوتا ۔
صفاتِ الٰہیہ میں جذب ہو کر ذات ہی کا فرق باقی رہتا ۔

ملائکہ ، جنّ و انس !

ہر شئے حمایت و تائید کرتی ، اگرچہ وہ مستغنی عن الخطاب ہوتے
کسی کی بھی حمایت و تائید کو کسی خاطر میں نہ لاتے ۔ جو کچھ بھی

ان کے ساتھ ہوتا۔

اللہ ہی کی طرف سے عین حکمت سمجھ کر کبھی کچھ نہ کہتے

مُردہ کی طرح دیکھتے،

پیچ و تاب کھاتے اور اُف تک نہ کرتے۔

فتوحات کے ساتھ ساتھ :

فتنہ ہوتا ہے، فتنات ہوتے ہیں، فتوحات کے بعض

فتنات جمعیت بکھیر دیتے ہیں۔

فقراء کی فتوحات

جو دین ہی کے لیے وقف اور مخصوص ہوتیں۔ اگر اور

جب دنیا کی طرف منتقل ہوتیں، اضطراب کا ایک بے پناہ

عالم رونما ہوتا۔

ایسی فتوحات کی اُلیسی تنکسی جو فتنات کا پیش خیمہ نہیں :

صرف اور صرف ایک ہی سبیل اور بہترین تمثیل یہ ہے :

الف سے لے اور ب کو دے

ادھر سے لے اور اُدھر دے۔ یہ اس مضمون پہ ختم الکلام ہے

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۲۰

یہ رقم جو آپ نے مجھ کو پیش کی :

اللہ کے لیے دی جارہی ہے ۔ اللہ ہی کے کاموں میں خرچ ہو : یہ بندہ ذمہ وار ہے ۔ ایک دمڑی بھی بے جا خرچ نہ ہو ۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۲۱

جاگ !

اللہ کی یاد کے لیے جاگ
اللہ کے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے جاگ
اللہ کی بیمار مخلوق کی خدمت کے لیے جاگ
ہر نیک کام کے لیے جاگ
ہر بُری بات کو روکنے کے لیے جاگ
بھاویں رات دن جاگ

رات بھر جاگ کوئی مضائقہ نہیں
کسی کے جاگنے سے کسی تُسے کیا سروکار
تیرے لیے تیرا ہی جاگنا نافع ہے
عہدِ الست کو از بر کر، اپنے عہد کا عملی نمونہ پیش کر
ثابت قدم رہ ۔ اللہ کے بندے کبھی قول سے پھرا نہیں کرتے
یہ دنیا اور اس کی ہر شَے ہیچ و بیکار اور سراب و فریب ہے۔
بے شک تیری یاد میرے دل کا قرار
اور یہی سازِ زندگی کی آواز ہے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ!

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۲۲

جو پیراہن پہن کر وہ اس وادی میں داخل ہوتا آخر دم تک کبھی نہ بدلتا۔ وہی گُلّی، وہی حُبّلی، وہی کُلّی! یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۲۳

ترک

ان کی ایک امتیازی شان ہونا اور وہ کسی بھی قیمت پر کبھی اس شان کو گرنے نہ دیتے : یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۲۴

بالآخر اپنی نسبت کی ناموس کا اکرام کرے اور اپنے منصب کا احترام :

کامیاب : ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۲۵

اگر تم ایسا کرنے کے متحمل نہیں تو دستار پہن اور میدان

سے باہر آ ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۲۶

پہن ۔ صرف تن ڈھانکنے کے لیے
کھا ۔ صرف بقائے زیست کے لیے
سو ۔ تازہ دم ہونے کے لیے ۔ اور
جاگ ۔ صرف اللہ کے لیے ! ماشاء اللہ
شام کو سوتے وقت ایک دمڑی بھی تیرے پاس باقی نہ ہو!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۲۷

یاشیخ !

ڈرتے ڈرتے بولے : سب کچھ ہوا !

وَھُوَ مَعَکُمْ اور اَللّٰہُ مَعِیْ کی ظرفیت کا صحیح

اجرا نہیں ہوا۔ بالکل نہیں، نام کو بھی نہیں

طریقت کی حقیقت ہوتے ہوتے گم ہو گئی :

گویا دنیائے طریقت میں اندھیرا چھا گیا۔ تہ در تہ اندھیر :

کیا کریں۔ کدھر جائیں — کہاں جائیں۔ کچھ سجھائی نہیں

دیتا :

اس گھُپ اندھیر میں :

ہم سب تیرے کرم ہی کی کرن کے منتظر ہیں ! یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۲۸

ہر مالک کا مختار ہوتا ہے اور مختار مالک کی آن ! ماشاء اللہ

○

مختار کا وجود — مالک کے وجود کی دلیل

○

مالک، مالک ہوتا ہے۔ لیکن مختار کے بناں سجتا نہیں

○

مختار کا فعل مالک کی رضا سے مؤید

مختار کا حلقۂ اختیار مالک کے حلقۂ مِلک تک وسیع

○

مختار اور بے اختیار ؟ بعید از فہم ۔ ناممکن :

○

مالک ہی نے تو مختار کو اختیار بخشا ہے ۔ کون کہتا ہے ۔۔ کہ مختار کچھ نہیں !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۴۲۹

نافرمانی سے بدعنوانی ، بدعنوانی سے نااتفاقی ، اور نااتفاقی ہر فتنہ کی اصل ہے ۔ اس کے اور اسی کے باعث دنیا بھر کے جملہ دُکھ ، اضطراری و بے قراری ، لاچاری و بیماری پیدا ہوتے ہیں ۔۔۔۔۔ اور

یہ سب ہم خود پیدا کرتے ہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۴۳۰

صرف پانچ حروف

آدم کا مُنکر شیطان ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۴۳۱
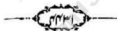
جس طرح ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ عین اسی طرح یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ ؛

اللہ کے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کا کوئی بھی معاملہ، کسی بھی غیر کا محتاج نہیں۔

کائنات کی ہر شے محتاج ، دین لامحتاج ،

اللہ کا دین اور تیرا محتاج ؟

دُور دُور دُور :

ارض و سما کی ہر شے تیرے دین ہی کے لیے معرضِ وجود میں ہے

ملی ادارے اللہ کے ادارے ہوتے ہیں۔

برکات کا نزول عام ظہور پذیر : ماشاء اللہ :

۲۷ معلوم دور دٹی کے لیے تیرا پیٹ کیوں نہیں بھرتا :

مردار خور گدھ بھی سیر ہو کر اُڑ جایا کرتی ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۳۲

اسے بار بار سوچ کر پڑھ : اِسم ذات نورِ ربی ہے ۔

سب کچھ ہو سکتا ہے ، غیر محرم سے بے حجاب نہیں ہو سکتا

کبھی ایسے نہیں ہوا ۔ ہر شئے کو بالائے طاق رکھ کر :

چلمن سرکا :

یہ بھی تیری بے نیازی کا ایک باب ہے : یَاحَیُّ یَاقَیُّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۳۳

شاہانہ تقریبات کے انعامات کا باڑا شب و روز بٹتا رہتا ہے

گویا ایک دھوم مچی رہتی ہے ۔

کسی کی جان بخشی کی عنایت ایک بڑی عنایت ہے ۔ پھر

بھی اہلِ فن اسے معمولی تصور کرتے ہیں : کسی کو کسی کے خوف سے بے خوف کر دینا عنایت کی حد ہے : اور یہ اللہ ہی کو لائق و سزاوار ہے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

O

اس گوہر کا کوئی ہمسر نہیں ۔ بڑے بڑے نامور ڈھونڈ ڈھونڈ تھک چکے، اس گوہر کا کہیں سے ابھی تک سراغ نہ ملا : ناپید نہیں : جستجو جاری ہے :

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۴۳۴

جس طرح ہر بندے کا چہرہ ایک دوسرے سے نہیں ملتا ۔ اسی طرح پاؤں :

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۴۳۵

اپنی حکمت پہ نازاں مت ہو :
یہ سب گھاس پھونس کا مجموعہ !

شفا کا ایک تنکا کافی : ماشاء اللہ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۴۳۶

بعض بندے مرتے کہیں اور دفن کہیں ہوتے ہیں : اِدھر اُدھر بدلتے بدلتے کہیں کے کہیں چلے جاتے ہیں ۔ ٹولی ٹولی پہ ایک جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں : واللہ اعلم بالصواب

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۴۳۷

تیرے پاس اپنا کوئی قصہ نہیں ۔ پھر تو یہ زندگی گویا کولھو کے بیل کی مانند ہے

تیرے پاس قصّوں کے انبار ہونے چاہئیں : یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

تیری اپنی قصص ایک بہترین قصص ہے : یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۴۳۸

ساری کی ساری صدی مرداری کو ڈھونڈنے میں گزار دی۔
پتہ تک نہ تھا، کہ ایک دن واپس لوٹ کر بھی جانا ہے اور
کوڑی کوڑی کا حساب دینا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۳۹

تیرا رونا عمر بھر روئے، تُو نے ایک نہ مانی:

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۴۰

فاعلم ثم فاعلم

دُنیا ہیچ و بے کار است

اور یہ اس بات پہ ختم الکلام ہے:

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

﴿۴۴۴۱﴾

یہ سُن کر ایک نے کہا :

کہ میں نے اسے من وعن مانا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۴۴۴۲﴾

تین حکیم ہیں :

اللہ حکیم ، قرآنِ حکیم ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکیم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۴۴۴۳﴾

مرنے سے پہلے مرنے کا مرنا ۔ ہر مشکل سے مشکل منزل ہے

یا حَیُّ یا قَیُّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۴

مان توڑ دیتا ہے ! یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

اَلحَمدُ لِلحَیِّ القَیُّوم
فَاللهُ خَیرُ الرَّازِقِین

وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۵

رنگ و روپ کے پرخچے اڑا دیتا ہے

اَلحَمدُ لِلحَیِّ القَیُّوم
فَاللهُ خَیرُ الرَّازِقِین

وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۶

عمل جب مقبول ہو جاتا ہے۔ صاحبِ حکم بن کر جاری ہو جاتا ہے اور کسی عمل کا جاری ہونا عنایتِ الٰہی پہ موقوف ہے
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

اَلحَمدُ لِلحَیِّ القَیُّوم
فَاللهُ خَیرُ الرَّازِقِین

وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۷

بعض عمل قوی العمل ہوتے ہیں۔ جب تک نصاب کے آداب

کے مطابق نافذالعمل نہیں ہوتے ۔

جنات وشیاطین ورغلاتے رہتے ہیں ۔ ابطالِ عمل کا خدشہ جاری رہتا ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۴۸

والدین بچوں کو پالتے ، بچپن کی عُمر کی کڑی نگرانی کرتے : علم پڑھاتے ۔ اگرچہ تحصیل میں پچیس سال گزرتے ، بیاہ شادی کے منگن گاتے ۔

جب فارغ ہوجاتے والدین بے چاروں کو اللہ کے حوالے کر کے انہیں بھی فارغ کر دیتے :

یہاں تک کہ پانی کے پیالے میں پانی دینے سے گریز کرتے

یہ دُنیا کا اَزلی دستور ہے اور اصلی دستور ہے ـــــ اور

اَزلی دستور کبھی بدلا نہیں کرتے : یَا حَیُّ یَا قَیُّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۴۹

فن کار بخیل نہیں ہوتا ،
استعداد کے مطابق فن کا مظاہرہ کرتا ہے ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۵۰

قریب دُور نہیں ہوتا ۔ اور
کریم ـــــ بخیل نہیں ہوتا !

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۵۱

قریب حاضر ہوتا ہے ۔
کسی حاضر کو کیونکر کوئی غیر حاضر تسلیم کر سکتا ہے ۔
یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۵۲

سرفروشی میں سرفرازی ہے۔

سرفروش ــــ سرفراز

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۵۳

جو پامالِ نازہُوا۔ بےنیازہُوا

ان دونوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۵۴

مسجد کی زینت، خشوع و خضوع

نقش و نگار ــــــــ غیر مطلوب

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

﴿۴۴۵۵﴾

بعض چیزیں بعض کے نزدیک کوئی شئے نہیں ہوتیں ۔ فضول سمجھ کر پھینک دی جاتی ہیں ۔
یہی چیزیں بعض اوقات نوادرات متصوّر ہوکر کسی بھی قیمت پہ نہیں ملتیں جیسے مسوّدات کی عترات ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۴۴۵۶﴾

بندے کی زندگی موڑ موڑ کر بدلتی رہتی ہے ۔ ہر موڑ پہ ایک نیا موڑ ہوتا ہے ؛ ماشاء اللہ ؛
جیسے کسی کا رات کو سونے سے پہلے کوئی شئے نہ رکھنا ؛

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۴۴۵۷﴾

حاجات کا قاضی ۔ قاضی الحاجات ؛ ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۵۸

خیرات کی رقم خیرات ہی میں تقسیم ہو، اگر ایسا ہوتا، تو خیرات کا ایک تانتا بندھ جاتا، خدائی محکمہ کی ایک مقبول ترین مُدبن کر، ایک امید افزا بین الاقوامی اداروں میں، کسی بھی حال میں کسی ادارہ سے کم نہ ہوتا۔ خدائی اداروں کی آبرو بن کر گوہر فشاں ہوتا۔

لیکن :

ایسے نہیں ہوتا اور بالکل نہیں ہوتا :

خیرات کی رقوم خیرات نہیں کی جاتیں، ذاتیات کی مصرف میں لائی جاتی ہیں جو اہلِ کرم کے نزدیک بے جا اور اہلِ وفا کے نزدیک حرام کے مترادف گردانی جاتی ہیں۔

کوئی صاحبِ علم و فضل اس کی تائید و تنقید فرما کر احسان فرمائیں اگر کوئی اس اُصول کا پابند ہو جائے، کایا پلٹ جائے بعض اُصول فہم و ادراک سے بالا اور وریٰ الوریٰ ہوتے ہیں۔ کسی بھی طرح چھپائے چھپ نہیں سکتے۔ خیرات کی خیر کی بُو سے غنچے مہک اُٹھتے ہیں؛ ماشاءاللہ یا حَیُّ یا قیومُ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۴۴۵۹

کسی صدقہ کو حقیر مت جان : کوئی ایک نیک بات صدقہ ہے

○

خیرات کی ابتدار ۔ مشروبات و ماکولات ۔ اگرچہ روٹی کا ایک ٹکڑا ہو

○

کسی خیرات کو باطل مت کر ـــــ خیرات کا ابطال جھڑک

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۴۶۰

یہ خصلت پیدا کر : ایک جان بن کر، ایک کنبے کی طرح مُتحد ہو، اگرچہ ایک ہو۔ ایک گھر کی طرح ایک گھر کا ایک امیر ہو !

کامیاب : ماشاء اللہ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۴۶۱

جب سمندری جہاز نہ تھے ـــ بادبان تھے

جب ہوائی جہاز نہ تھے ، بوان (اُڑن کھٹولا) تھے
گویا ہر چیز کا وجود اور ہر شئے کی ابتدا ، شروع دن ہی سے جاری ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۶۲

"بوان" کا تذکرہ
ہزار ہا سالہ پرانا تذکرہ ہے ، ہندوؤں کی قدیمی تہذیب و یدوں کا تذکرہ ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۶۳

نباتاتی دُنیا میں ؛ جو پودا جہاں ضروری ہوتا ہے لگتا ہے ۔
تیری میری مرضی پہ نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۶۴

نباتات میں آبِ حیات ــــ اور

آبِ حیات حیوانات کی زندگی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۶۵
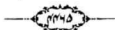
ہر علاقہ میں اُگنے والی، ہر قسم کی جڑی بوٹی، علاج الامراض ہے
شافی علاج : ماشاء اللہ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۶۶
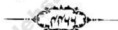
جب وہ اللہ کے پراسرار بندے ہر شے۔ اور ہر شے سے جو اُن کی منزل کی محویت میں مخل ہوتی۔ حرام قرار دے کر دستبردار ہو جاتے۔

یہی عاشقانِ باصفا۔ اور کشتگانِ باوفا کا دستور ہوتا۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۶۷

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ فرماتا ہے :
اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ

"انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں"

بیشک وہ بندے پُراسرار ہوتے الانسان سرّی وانا سرّہٗ کے رازدان بن کر نام ونمود اور ہست وبُود کی بستی کو لُٹا کر اور ہستی کو مٹا کر ۔ صدق دل سے ۔ دُنیا کو ہیچ وبے کار سمجھ کر اَلَستُ کے نشے میں مست ہو کر جب عاشقانِ طریقت کی منزل پہ گامزن ہوتے ایک اکھاڑا جم جاتا ۔
یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ
الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۶۸

پیشوائے طرق طریقت کے طریق کا سلوک معیار :
اللّٰہ اللّٰہ
مَاشَآءَ اللّٰہُ :

اصحاب صُفہ کے ظل کا ایک ظِل ہوتا۔ ماشاءاللہ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

۴۴۶۹

اَمارت کسی نہ کسی رُوپ میں مُبتلا رہتی ہے اور —
اَمارت کی ابتلا فطری ہے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

۴۴۷۰

کائنات کی ہر شئے عاجز و ناتوان :
تُو اور صرف تُو مُتکبّر یا مُتکبّر : یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

۴۷۱

کسی فن کو فروغ دینے کے لیے پیسوں کی نہیں۔ فن کاروں کی ضرورت ہوتی ہے

○

۱۸۴۹ء میں ایک لوہار نے ایک کارخانے کی بنیاد رکھی، جو کسی بھی طرح کسی برِّاعظم کے کارخانوں سے کم نہ تھا۔ ماشاء اللہ! انگریز نے اسے ایک معمولی لوہار سمجھ کر نکال دیا۔ کیا ہُوا، ہوتے ہوتے، گرتے گرتے وہ کارخانہ جو ایک برِّاعظم کی ایک صنعت و حرفت کا مرکز تھا، اُلوؤں اور چمگادڑوں کی تفریح گاہ و آرامگاہ بن گیا۔ انگریز جب اسے پھر بلانے آیا۔ فن کار کے فن کی غیرت کی آبرو نے قبول نہ فرمایا: یَا حَیُّ یَا قَیُّوم!

فنکار سرمایہ دار نہیں ہوتے۔ اپنے فن کی غیرت کی آبرو کے امین ہوتے ہیں!

اور

اپنے فن کے وقار کو کبھی گرنے نہیں دیتے ۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۴۷۲

رُوح کا مِلاپ ـــ

قلبُوت کی ساری زندگی کی داستان ہوتا ہے !

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۴۷۳

کسی خوشی پہ خوش مت ہو ـــ

زندگی کی اَبدی منزل غم ہے ـــ اور

غم کی آغوش میں ـــ

عُقدے حل ہو جاتے ہیں اور اسرار مکشوف : یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۷۴

کائنات کی ہر شئے ناپائیدار ہے۔
مگر اتنی نہیں جتنی کہ حباب۔ حباب کی زندگی کی ٹوپی۔
وہ پھٹی، وہ پھٹی، وہ پھٹی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۷۵

دوا سازی بھی حکمت کا ایک فن ہے۔ اگر دوا کی جان بھی کہیں بے جا نہیں : یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۷۶

نباتاتی سُفوف کے مُرکّبات —

کشفُ الورید ہی کے آجزا ہوتے ہیں ! ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۷۷

مطلب کا اُصول ہے کہ :-
بندہ اپنے مطلب کے بندے کو پسند کرتا ہے، ہر کسی کو نہیں ! یَاحَیُّ یَاقَیُّومُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۷۸

رات کو جاگنا رحمت
بار بار جاگنا نزولِ رحمت
یہ مشقت زحمت نہیں حظیرۃ القدس کا ظل ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

یَاحَیُّ یَاقَیُّومُ

۴۴۷۹

بندے جب رات کو سونے کے لیے لیٹ جاتے ہیں ،
ایک اور مخلوق اُن کی جگہ جلوہ گر ہو جاتی ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۸۰

عِلم و حکمت کے ہر علم کا وجود امکانی ۔۔ اور غیریّت کے بھید کا بھید غیر امکانی ہے ۔
قُدرت نے انسانی عقل و شعور سے اس راز کو مخلوق کی نظروں سے اوجھل فرمایا ہُوا ہے ۔
کوئی بھی دانشور ۔۔۔
غیریّت کے راز کا کماحقّہٗ راز دان نہیں ہو سکتا ۔
یہ راز انسانی استعداد سے بالا اور غیر مکلّف ہے ۔
غیر کو غیر سمجھ کر غیریّت سے دُور ہونا ۔۔ غیریّت کی اَصل ہے ۔
غیریّت احدیّت میں نہیں سما سکتی ۔

غیریّت دُور ـــ اَحدیت حضُور

جب تک غیر یّت کا خاتمہ نہیں ہوتا ، اَحدیّت کے نُور کا ظہور نہیں ہوتا ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۸۱

یہ معمّہ کسی اور طرح حل ہونے کا نہیں :

تیرے فضلِ عظیم ـــ تیرے حبیب کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم قاسم الخیرات الحسنہ کے جود و کرم کی خیرات کا صدقہ غیریّت کے پردوں کو چاک فرما : یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ : آمین :

قبیلہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کا صدقہ اِلٰہی :

شاہِ کربلا کا تصدّق الٰہی :

طریقت کا یہ معمّہ حل فرما اِلٰہی : آمین :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

○

۴۴۸۲

زبان سے اِقرار کر اور دِل سے تصدیق کہ :

ہر خَیر و شَر اللہ ہی کی طرف سے ہے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۴۸۳

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ (یوسف : ۴۰)

حکومت سوائے اللہ کے کسی کی نہیں : "

○

لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِیْھِنَّ ۔

آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت اور جو کچھ بھی ان میں ہے

اللہ ہی کے لیے ہے " (المائدہ : ۱۲۰)

○

○

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۔ (طٰہٰ : ۶)

"اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے"

○

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۔ (البقرۃ : ۱۱۷)

"آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو صرف اتنا ہی کہتا ہے "ہو جا" تو وہ ہو جاتا ہے"

○

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

"کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے" (البقرہ : ۱۰۷)

○

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ (آل عمران: ۱۸۹)

"اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے۔"

○

وَ لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا

"اور آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے" (المائدہ : ۱۷)

○

لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا فِیْھِنَّ

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور جو کچھ ان میں ہے اللہ ہی کے لیے ہے" (المائدہ : ۱۲۰)

○

لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط (الشوریٰ : ۴۹)

آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے"

○

لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ج (الاعراف ۱۵۸)

آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے"

○

اِنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط (التوبہ ۱۱۶)

بیشک اللہ جو ہے آسمانوں وزمین کی بادشاہت اسی کے لیے ہے

○

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ط (البقرہ ۲۸۴)

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

○

وَتَبَارَكَ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا (الزخرف : ۸۵)

اور برکت والا ہے وہ جس کے لیے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کی بادشاہت ہے "

○

اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ (یونس ۶۶)

"خبردار ہو جا کہ بے شک جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے "

○

مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ط (ہود ۵۶)

زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کی چوٹی کے بال وہ پکڑے ہوئے نہ ہو "

○

○

وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۔ (الرعد۔ ۴۱)

اور اللہ حکم دیتا ہے، کوئی اس کے حکم کو پیچھے ڈالنے والا نہیں

○

يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ (النور۔ ۴۵)

"اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے بناتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پورا قادر ہے"۔

○

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۔ (ہود ۱۰۷)

"بے شک اللہ پروردگار جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے"۔

○

فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى (النجم : ۲۵)

" سو دُنیا اور آخرت اللہ ہی کے لیے ہے "

○

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (البقرہ ۱۰۶)

"کیا تو نے یہ نہیں جانا کہ اللہ ہر شئے پر قادر ہے۔

○

إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۔ (الحج : ۱۴)

"بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔"

○

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۔ (الشوریٰ : ۱۲)

"آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔"

○

وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۔ (الفتح : ۴)

"اور آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔"

○

وَ لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۔ (المنافقون : ۷)

"اور آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے لیے ہیں۔"

○

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ " (یٰسین : ۸۲)

"اس کا کام جب وہ کسی شئے کو چاہتا ہے تو اس سے صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا، تو وہ ہو جاتا ہے۔"

○

وَ لَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهٖٓ اَحَدًا (کہف : ۲۶)

اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں رکھتا۔"

○

لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (القصص : ۷۰)

اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

○

فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ (المؤمن : ۱۲)

پس حکم اللہ ہی کا ہے جو عالی مرتبہ بڑا ہے۔

○

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ (الاعراف : ۵۴)

خبردار ہو جاؤ کہ پیدا کرنا اور حکم کرنا اسی کے لیے مخصوص ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۴۴۸۴
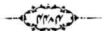
فرشتے اور جنّات۔حکم کے ماتحت ہوتے ہیں :

خود سَر نہیں ، ــــــ

کائنات کی کوئی بھی شئے خود سَر نہیں : یہاں تک کہ کوئی ریت کا ذرّہ یا درخت کا پتّہ ! یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۸۵

کائناتِ عالم کا نظام ـــــ

اللہ کے علم و حکمت پہ قائم دائم ہے ۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

کسی حکم و حکمت پہ اعتراض مت کر ـ بے شک اعتراض عبدیت کی موت ہے ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۸۶

کیا تُو نے کبھی یہ نہیں سوچا ـ کہ

ہر ذی رُوح کا رازق ــــ

رازقِ مطلق ربّ ہے ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۷

جو بھی حاضر ہے ۔ اور جو بھی حاضر ہو، کسی عنایت سے محروم نہیں رہتا۔ کسی بھی عنایت سے کبھی محروم نہیں رہتا۔
نہ ہی ان کی شان کے شایاں، عنایت کی تقسیم عام ہوتی ہے اور حاضر ہی کو عنایت ہوتی ہے ۔

بھاویں کوئی ہو ! یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۸

طریقت کا اوّلین قدم ۔ شیخ کی اقتدا ۔ اور ظاہر و باطن کی ترقی محبت پہ موقوف ! ماشاء اللہ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۸۹

تم کچھ کرو ۔ اور ضرور کرو ۔
یہ سُن کر وہ بڑے ہنسے ۔ کہ
کرنے والا تو کر رہا ہے اور عین حکمت سے کر رہا ہے ۔ کسی
اور کرنے والے کی کیا حاجت ؟
اور نہ ہی کوئی اور کسی شئے پہ قادر ہے ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۹۰

اللہ جب کسی چیز کو پسند فرما کر مقبول فرما لیتے ہیں ۔ تیرے
اپنے ہی نفس کے لیے ناپسند اور نامقبول ہو جاتی ہے ۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۹۱

اللہ اپنی مخلوق کی بعض حرکات و سکنات پہ بہت خوش ہوتے ہیں ، بے حد خوش ! ماشاء اللہ !

بعض باتیں محسوس کی جاسکتی ہیں ، بیان نہیں !

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۹۲

خدائی اداروں کے اراکین کی تضحیک اللہ ہی کے حوالے ہوتی ہے ۔

اللہ قاضی الامور اور سُبحان القوی العزیز ہے ۔ تحسین محض تحسین ۔ اور تضحیک میں نصرتِ الٰہی کی حمایت !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۴۹۳

اِبتلاءِ آفات کا ظہور بھی ۔

عینِ قدرت کی مشیّت ہے۔

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

۴۴۹۴

عزت کے ساتھ جبروت لازم و ملزوم ہے

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

۴۴۹۵

سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ کا قاری ـــ
سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ کے فیض و فضل سے
ابدی حیات کی صفت سے متصّف ؛ ماشاء اللہ ؛ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

﴿۴۴۹۶﴾

جو کسی کے بھی نزدیک کچھ نہیں ہوتا — کسی داستان کا عنوان ہوتا ہے : ماشاء اللہ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

﴿۴۴۹۷﴾

کوسنا — بدترین دِل سوزی — اور
تحسین — بہترین دِل نوازی ہے ! ماشاء اللہ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

﴿۴۴۹۸﴾

دِن عام ہوتا ہے اور دن کی فرصت بھی عام : کسی خاطر میں شمار نہیں ہوتی ،
تبادلۂ خیالات کی نذر ہو جاتی ہے۔
مگر رات مخصوص — دَم بھر کے لیے ضائع نہیں ہوتی۔

هُو کا عالم هُو ہی کا ترجمان ہوتا ہے : یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۴۹۹

ملك القدّوس کا ترجمہ ملك القدّوس ہی ہے
کسی اور زبان میں کما حقہٗ ادا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جیسے
سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۰۰

مکھّی

ایک ناچیز مخلوق تھی، کسی منزلت کی ترجمان نہ تھی، نہ کسی مقام کی حامل — لیکن — جب اُسے پھولوں سے رَس نچوڑنے کا حکم ملا — ایک کارآمد داستان بن گئی۔ دُور و نزدیک اُڑی، ہر پھول پہ بیٹھی، زیرک عطار کی طرح نہایت احتیاط سے پھولوں کا انتخاب کیا، اور ان سے ایسا عطر کشید کیا کہ مخلوق کی شفا

کا مژدۂ جانفزا ٹھہری۔

ناچیز مکھی اپنے خالق کے حکم کی سعادت مندا مین بنی حکم سنتے ہی اُڑ پڑی۔ دن دیکھا نہ رات۔ گرمی دیکھی نہ سردی۔ اُڑی اور بے تحاشا اُڑی ۔ بلند و پست پہ جہاں کہیں کسی پھول کی جھلک دیکھی ۔ عطر کشیدگی کا بے مثل آلہ گلے میں ڈالے فوراً لپکی۔ گلستانِ عالم کے پھول پھول کا جائزہ لیا۔ کمال چابکدستی سے فضلات کو چھوڑ ۔ مصفّی رس نچوڑ، اپنی ننھی سی بوتل میں بھرا اور آگے چل پڑی ۔ یونہی مسلسل لگن سے ۔ محنت سے احتیاط سے۔ جذبے سے اور جوش سے سرگرمِ عمل رہی۔ کبھی اِس پھول تک پہنچی کبھی اُس تک ۔ نہ جانے کتنا سفر طے کر کے اپنی ننھی سی بوتل کو بھرا، اپنے مسکن پہ پلٹی اور اپنی محنت کا حاصل اپنی ملکہ کے حضور پیش کر دیا ۔ رانی نے جائزہ لیا، اچھی طرح دیکھا بھالا۔ خوب جانچ پڑتال کی۔ اگر ۔ غیر معیاری دیکھا تو رَدّ کر دیا۔ محنت کی عظمت اپنی جگہ لیکن معیار کی پستی کسی طور نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ اسے بہر حال، برقرار رہنا چاہیے، جس کارکن سے ایسی غفلت سرزد ہوئی، سزا کی مستوجب ٹھہری۔ زہرناک ڈنک سے ملکہ نے سزا دی۔

اور اگر معیاری پایا تو قبول کر لیا گیا۔ یہی قبولیت اس کی محنت کی داد ہے۔ کارکن مکھی ذرا سستا کر پھر ایک نئے عزم سے اپنے نہ ختم ہونے والے سفر پر نکل پڑی۔ مسلسل محنت سے ایک دو نہیں، کتنی ہی بوتلیں بھر لیں۔ مگر اُف۔ کسی نے اُس کی اس ساری محنت کو برباد کر ڈالا۔ اس کے بھرے پُرے گھر کو اُجاڑ دیا۔ انواع و اقسام کے عطر بیز شفا بخش مرکب کی بوتلوں کو انڈیل دیا۔ مگر آفرین ہے اس کی پامردی پر، کہ وہ اس سے بھی بد دِل نہ ہوئی۔ کسی بھی بدسلوکی کو خاطر میں نہیں لائی۔ اپنے اُجڑے گھر کو چھوڑ کر ملکہ کی قیادت میں نئی بستی جا بسائی۔ نئے جوش اور ولولے سے پھر سفر شروع کر دیا۔ دن رات، گرمی سردی بہار خزاں۔ تحسین نفرین۔ غرض ہر شئے سے بے نیاز ہو کر یہ سفر جاری رکھا۔ اور یوں وہ داستان رقم کی جس کا عنوان النّحل ہے، اور رُوح شِفَآءٌ لِلنَّاسِ"۔

جس کے اجزاء میں ترتیب و تنظیم بھی ہے، ایثار و محبت بھی اطاعت و خدمت بھی ہے اور جوش و جذبہ بھی۔ اور بلا شُبہ وہی مکھی۔ ایک ناچیز مخلوق۔

حکم کی تعمیل کی ایک عُمدہ مثال بن گئی اور ایک لاجواب

داستان جسے کتابِ ہدایت کے مقدس الفاظ نے اَنمٹ اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زبان نے جاوداں بنا دیا:

مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۰۱

تیرا قلب —

صرف اور صرف تیرے پیر کے قلب کے تابع ہو اور تیرا پیر ہی طریقت کے جملہ مدارج کے منبع - ماشاء اللہ:

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۰۲

طریقت تین واسطوں پہ موقوف ہے:

۱- طالب

۲- شیخ

۳- حضرت سید الکونین، رسول الثقلین، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ، محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم
جتنی قوی محبت ۔ اتنی ہی قوی نسبت ۔ ماشاء اللہ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۰۳

کسی غیر مسلم کو مسلم بنانا گیا ———

کسی کو دوزخ سے نکال کر جنّت میں لانا ہے اور یہ بہترین تبلیغ ہے۔ مَا شَآءَ اللّٰہُ : یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۰۴

دل نہ تھکتا ہے نہ سوتا ———

کسی نہ کسی کام میں محو رہتا ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۰۵

کسی عمل کی ابتداء ———

حقیقتاً ذاکر کا سُلطان الاذکار ہوتا ہے۔ ماشاءاللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۰۶

سُلطان الاذکار اس ذکر ہی میں پوشیدہ ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۰۷

تیرے ملک و ملکوت میں کسی کو بھی دم مارنے کی جرأت نہیں — جبریل کو بھی نہیں! — تیرا حکم سدا جاری و ساری ہے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۰۸

یہ اعلیٰ درجے کا مقام ہے ۔ ہنسنے کا نہیں ۔ رونے کا بھی نہیں ۔ جس طرح کرنے کو کہا جاتا ہے ۔ کرو ؛ منازل کے مقامات میں اگر مگر کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۰۹

جبروت تو تیری استعداد سے بالاتر
البتہ عزّت کا اکرام ممکن ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۱۰

تیری عزت و جبروت کے سامنے اللہ! اللہ! ہر شے عاجز، ذلیل اور جھکی ہوئی ہے ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۱۱

یہ تیرے رب کی رُوح ہے
اپنے رب کی رُوح کی عزّت کا اکرام کر :
جو بھی شے تیری رُوح کو ناپسند ہے، ربّ کو بھی ہے۔
دُور کر

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم

۴۵۱۲

ساری دُنیا کی تنظیم کا محرک ———
ذاتیات کی ذات میں گُم گیا : یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ !

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم

۴۵۱۳

جس کا کوئی مقام نہیں ـــ لامکان ہے :

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم

۴۵۱۴

جو لامقام ہے، وہی لامکان ہے ۔ حُدود و
قیود سے بالا ! ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۱۵

ہر شے کو سر بازار پھینک ۔ دست بردار ہو
یہ طریقت کی عزت بھی ہے اور اہم پکار !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۱۶

چند سُنن مُنوز واجب الادا ہیں !

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۱۷

دِل جب دِل سے دُور ہوجاتا ہے، دُور ہوجاتا ہے۔ دِل کی دُنیا میں دِل ہی کا راج ہوتا ہے، وہی راجا وہی پرجا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۱۸

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے مُردے واہب الحسنات کے ہبہ کے بہترین مستحق ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۱۹

اللہ مُردوں کی دُعا کو رد نہیں فرماتے ۔ ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۲۰

جو بھی چیز تیری محویت کی راہ میں مُخل ہو دُور کر جیسے بھی دُور کرنا پڑے

ضرور کر۔ بعض کے نزدیک واجب الترک اور بعض کے حرام ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۲۱

مُنزل کا وُجود جب پُوری طرح چھا جاتا ہے ہر شئے پہ حاوی ہو جاتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۲۲

بعض سودے سوچ کر نہیں خریدے جاتے اُٹکل پچّو ہو جاتے ہیں

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۲۳

ظاہر و باطن کا ایک ہی جامہ ہے۔ جو ظاہر ہے وہی باطن۔ جو ظاہر کا متحمل نہیں باطن کا بھی نہیں۔

کائنات کی ہر شئے کا منظر ہی اصل نظارہ ہے

کسی غیر کا کوئی وجود نہیں۔ ظاہر و باطن ہی میں سمایا ہوا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۲۴

خاکروب سے سُلطان درجہ بدرجہ ایک ہی حکم کا پابند ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۲۵

مرنے سے پہلے مرنے کا حساب کتاب مُنکر و نکیر لیتے ہیں جو شدید تر ہوتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کی آغوش میں ہوتا ہے۔

ہڈی پسلی کو توڑ مروڑ کر چکنا چُور کر دیتا ہے۔

مُردے کا حساب کتاب قبر میں ہوتا ہے۔

مُوتُوا قبل ان تموتوا کا حساب کتاب کسی خاموش مقام پہ حظیرۃ القدس میں ارم کی وادی میں ہوتا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال رحمت میں ہوتا ہے۔ مان توڑ دیتا ہے۔ مٹی میں مٹی کر دیتا ہے۔ پھر جی کر جینے کی اُمیدیں توڑ دیتا ہے۔ ہستی کو نابُود کر کے مُردہ مُردوں کی صفوں میں شمار ہو کر اپنے اپنے حال میں مصروف ہو جاتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۲۶

حظیرۃ القدس

کبھی برخاست نہیں ہوتا شب و روز جاری رہتا ہے
کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ ہر عرض بلد کے بعد وقت ہر
وقت بدلتا رہتا ہے اسی طرح ہر نماز ہر مقام پہ ہر وقت
جاری رہتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۲۷

کوئی حال بدحال نہیں ہوتا
حال کی رسوائی حال کا بہترین اعزاز ہوتا ہے۔
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۲۸

حال کی مستی زندگی کی اصل ہستی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۲۹

ہستی جب مستی سے بہرہ ور ہوجاتی ہے۔
اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّہٗ کے راز کا راز منکشف ہونے لگتا ہے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۳۰

اربعہ عناصر کے اجسام مٹی میں مٹی ہوجاتے ہیں۔
رُوح امرِ ربّی ہے، ہمیشہ زندہ رہتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۳۱

روئے زمین کے تمام ندی نالے دریا میں اور دریا سمندر میں پہنچ کر ختم ہو جاتے ہیں، کسی کا کوئی وجود باقی نہیں رہتا۔
جھیل سے نکلا تھا ساگر میں آن گرا

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۴۵۳۲

اخبار پڑھا، سرسری نظر ڈالی اور کوڑے میں پھینک دیا۔ اگر کوئی اسے متواسال رکھے، صحافت کا ایک بے نظیر نادرہ ہو۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۴۵۳۳

تیری زندگی کا کوئی بھی دم خالی نہ گزرے کسی نہ کسی کار آمد کام میں مصروف رہے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم [illegible] اللّٰھم صلّ علٰی سیّدنا ومولانا وحبیبنا محمد [illegible]

[illegible]

قُلْ

عشقِ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

مذہبی وحبّہٗ ملّتی

وطاعتہٗ منزلی !

(یہ کہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا

مذہب محبت میری ملت اور اتباع میری منزل ہے

ابوانیس محمد برکتؒ علی لودھیانوی،

[illegible]

۳۴

کربِ عظیم کی آغوش میں رحمت پوشیدہ ہوتی ہے
اور فضلِ ربّی کے فضلِ عظیم کے ظہور کا انتظار بہترین عبادت۔
ماشاء اللّٰہ!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

۳۵

جُملہ عبادات کا انحصار منہیات پہ موقوف ہے۔ منہیات
مامورات کو کھا جاتے ہیں۔
صرف ایک ہی نہی سارے مامورات کا صفایا کر دیتی ہے۔
جیسے حَسد۔
حَسد گناہ کا باطن ہے دیکھنے میں تو نہیں آتا لیکن ہر شئے
کو جلا دیتا ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

۴۵۳۶

کسی عمل کے استقلال کے ظہور کا کرم کراہت ہے۔ جہاں ایمان کی تقویت اور تصدیق کے ثبوت میں جب ضروری ہوتا ہے اللہ کرتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۵۳۷

تیری بارگاہِ عالیہ میں تیرے حبیبِ اقدس واکمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کے لطف و احسان کے فیض و کرم سے ارض و سما کی ہر بلا نادم ہو کر، دم گھٹ کر مٹ جاتی ہے۔ ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۵۳۸

فِتنہ گر ہی کو فِتنہ کھا جاتا ہے۔ ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

﴿۴۵۳۹﴾

عرفان اگر عُقدہ کشا نہیں گویا گورکھ دھندہ ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوا الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

﴿۴۵۴۰﴾

جب کوئی کام نہیں ہوتا، خیالات کا دور دورہ ہوتا ہے
اور یہ خنّاس کا بہترین شُغل ہوتا ہے۔ یَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوا الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

﴿۴۵۴۱﴾

ہر کوئی کسی نہ کسی رنگ میں خنّاس کا کھلونا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

رجیم

رجیم

رجیم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوا الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

سات بار اور بار بار

۴۵۴۲

خنّاس حتی الامکان دل کو فارغ ہونے نہیں دیتا۔ کسی نہ کسی خیال میں مصروف رکھتا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۴۳

خنّاس کوئی معمولی بات نہیں

اللہ رب العالمین نے قرآن کریم میں سب کچھ کہہ کر پھر فرمایا:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۧ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۴۴

وساوسِ خنّاس ذکرِ الٰہی کی محویت میں پوری طرح مخل ہے۔ خیالات کو یکسو ہونے نہیں دیتا۔ متحد ہونے نہیں دیتا اور جب تک خیالات متحد نہیں ہوتے، بلند نہیں ہوتے

یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۴۵

وساوسِ خنّاس تیرے ذکر کی جمیعت و محویت میں پوری طرح حائل ہیں اگر تُو نے اس کے پرخچے نہ اُڑا دیے تو کیا اس کی منزل اور کیا تیری مردانگی!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۴۶

خنّاس تیرا دشمن ہے۔ تیری منزل کو ناکام کرنا اس کی

منزل ہے۔ اس کونا کام کر! یا حَیُّ یا قَیُّومُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۴۷

بندہ جب سو کر اُٹھتا ہے۔ خنّاس بھی منتظر ہوتا ہے عمر بھر کے خیالات کا جائزہ سے کر کسی نہ کسی خیال کو پریشانی کا ایک باب بنا کر رکھتا ہے اور خیال ہی خیال کو پریشان کرتا رہتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۴۸

خنّاس کی منزل ہی یہ ہے کہ کسی نہ کسی حال میں بندہ کو پریشانی میں مُبتلا رکھے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۴۹

جس بھی کسی کو جہاں دیکھا پریشان دیکھا۔ اور یہ

پریشانی اصل خنّاس ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۵۰

دُنیا کا سب سے بڑا دولت مند سب سے زیادہ پریشان ہوتا ہے۔ بے چارے کے حالِ زار پر خنّاس تک کو ترس آتا ہے اپنی پسند کا کھانا نہیں کھا سکتا اور حسبِ خواہش سو تک نہیں سکتا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۵۱

پریشانی ایک مہلک مرض ہے۔ اس کی شفا صرف اور صرف اللہ کے ذکر میں ہے۔
اس کے علاوہ اس کا کوئی علاج نہیں۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۵۲

خنّاس تیرے نفس کا مشیر ہے۔ تیرے اپنے ہی اندر کی خطاؤں اور گناہوں کی گوشمالی پہ مامور ہوتا ہے۔
جب تک تیری رُوح تیرے نفس کی ہر قسم کی آلائش سے پاک ہوکر بیعت نہیں ہوتی۔ خنّاس سے محفوظ نہیں ہوتی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۴۵۵۳

انسانی عرفان کی تکمیل خنّاس ہی پہ موقوف ہے۔
گویا ابتدا و انتہا خنّاس ہی کی حقیقت ہے۔ ماشاء اللہ!
کسی اور طرح کوئی بندہ عارف نہیں ہوسکتا۔
اور مایوسی خنّاس کا بدترین مہلک حربہ ہے۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۴۵۵۴

تیرے جسم الوجود کی حرکات و سکنات تیری رُوح کو ناپسند ہیں
جو رُوح کو ناپسند ہے۔ اللہ کو بھی ناپسند ہے۔ ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۵۵۵

تیری اپنی رُوح کا جمال ہی ہر جمال کا مَنْبع ہے۔
ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۵۵۶

کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ
تیری رُوح ہی اللہ کا ذاتی نُور ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

تیرے نور کے جلال کی تجلی ستّر ہزار اجمالی پردوں سے گزر کر جب طُور پہ چمکی، تاب نہ لاتے ہوئے جل گیا۔

وہی تجلی جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ردائے نبوت کے نُوری پردوں میں سے مستور ہو کر کلیمؑ میں جلوہ نما ہوئی بے ہوش نہیں مدہوش ہوئی اور اسی مدہوشی کے عالم میں ایک طویل مدت کھانے پینے سے ؟ تنعب رہی حال ماضی کا شاہد ہے۔

طُور ماضی تھا کلیمؑ حال

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۵۸

جلال کی تجلی قبض ہی قبض مگر عُقدہ کشا۔ ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۹

ایک ننھا سا چٹکی بھر دل تیرے جلال (دوا کرام) کی تجلّی کا کیوں کر متحمل ہو سکتا ہے مگر تیری اور صرف تیری ہی توفیق وعنایات سے۔ یا اکرم الاکرمین ! یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۶۰

جمال کی تجلّی :
بس بسط و بسط و بسط

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۶۱

ہر سالک ان دو ہی تجلیات کا مرکز بنا رہتا ہے
کبھی جلالی کبھی جمالی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۶۲

جلال میں تپش ہے اور جمال میں کشائش

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۴۵۶۳

تُو اپنے دِل کی دُنیا کے دفتر میں صرف دو ہی حرف لکھ

اللہ کو سجدہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام

تا دوام قیام

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۴۵۶۴

بے نیازی ایک وجود ہے ۔ جب حد سے گزر جاتی ہے ،

نیازمند ہو جاتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۴۵۶۵

عہد اپنے وعدہ کی وفائی کا امین ہوتا ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۶۶

اور جب تک عہد اپنے وعدہ پر پورا نہیں اُترتا کوئی تحریر و تقریر اسے مطمئن نہیں کر سکتی۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۶۷

ایک عہد کی پابندی ایک ولایت ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۶۸

ایمان ایک ولایت ہے

عام مسلمان کو ادنیٰ درجہ کی ولایت حاصل ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۶۹

اعلیٰ درجہ کی ولایت عہد کی پابندی کی تکمیل کا اعزاز ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۷۰

عہد اپنے وعدہ کا مطالبہ کرتا رہتا ہے۔ جب تک اس پر پورا نہیں اُترتا، کبھی آرام سے سونے نہیں دیتا۔ بے چین رکھتا ہے اور بے قرار۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۷۱

عہد اپنے وعدہ سے جنگ کرتا رہتا ہے۔ جب تک اسے ہرا نہیں دیتا جنگ جاری رہتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۷۲

عہد ایک وجود ہے ، قوی العمل وُجود
جب پُوری طرح چھا جاتا ہے ۔ ہر عہد کا کفیل بن جاتا ہے ۔
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ
الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۵۷۳

عہد جب اپنے عہد پر پہرہ دار کی طرح ڈٹ جاتا ہے
ہر عہد کا محافظ ہو جاتا ہے
الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۵۷۴

اللہ کا ذکر
اللہ کے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ
اللہ کی مخلوق کی بے لوث خدمت
یہ اللہ کے کام ہیں

ماسوا سے کُلیتاً لایحتاج ۔ وقف و مخصوص
عُرفِ عام بھی ہیں گمنام بھی
ذکرِ الٰہی اور دعوۃ و تبلیغ کے بیشمار اجزا ہیں ۔
پیری مریدی ایک جزو ہے ۔
پیری مریدی محدود
ذکرِ الٰہی ۔ دعوت و تبلیغ الاسلام اور خدمتِ خلق لامحدود
ماشاء اللہ
مقام و مکان کی قیود و حدود سے بالا ، جہاں چاہے جدھر
چاہے نکل جا
کسی ایک درخت کے سایہ تلے یہ سب کچھ ہو سکتا ہے ۔
جو برکات سایہ تلے ہیں محلات میں نہیں ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۵۷۵

مکان بدلتے رہتے ہیں
یہ کام
ذکرِ الٰہی ، دعوۃ و تبلیغ الاسلام اور خدمتِ خلق کبھی

نہیں بدلتے ۔ قیامت تک قائم و دائم رہتے ہیں ۔

ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۷۶

کون کہتا ہے تُو فارغ ہے اور اللہ کے لیے فارغ ہے ۔ اگر تُو واقعی اللہ اور صرف اللہ ہی کے لیے فارغ ہوتا ، ساری کی ساری خدائی تیری فراغت کی تسلیم کا اکرام کرتی ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۷۷

جو فارغ ہو کر بھی مشغُول ہے ۔ **مشغول ہے**
کُلیتاً فارغ کبھی مشغُول نہیں ہوتا ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۷۸

بیا ! کیا تجھے فراغت کے باب کی انتہا نہ بتاؤں ؟

جو فارغ ہوتا ہے، کُلّیتاً فارغ ہوتا ہے، کسی بھی حال میں کبھی مشغُول نہیں ہوتا

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۲۵۷۹

فارغ ہو کلیتاً فارغ

اللہ کے لیے اور صرف اللہ کے لیے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۸۰

گزرگاہوں کے مسافر ہر وقت غُبار آلُود رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ گزرگاہوں کے درخت بھی گرد میں اَٹے پڑے رہتے ہیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جس بندے کے پاؤں اللہ کی راہ میں گرد آلُود ہو جائیں پھر اُن کو دوزخ کی آگ نہیں چھُوتی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۵۸۱

کون و مکان کا ربّ

ربّ السّمٰوٰت والارض

تیرا ربّ تیرے اندر

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۵۸۲

محجوب بھی ہے مکشوف بھی
کبھی محجوب کبھی مکشوف

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۸۳

سالک کے وجود کی ہر شئے لُکی ہوئی اور چھپی ہوئی ہر نظر سے اوجھل۔

مَجذُوب خرقہ عُریاں
جیسے معصوم شیرخوار بچہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۸۴

اِحرام تیری زینت تھی جو گُم ہو گئی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۸۵

جسے مارنا تھا اُسے تو مارا نہیں ۔ پھر کس کو مارا ؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۸۶

تیری کوئی بھی شئے تیری نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۸۷

تمام مخلوقات کی حرکات وسکنات ، اللہ اللہ ماشاء اللہ

گویا اللہ ہی کی حرکات وسکنات ہیں ۔

اَللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۸۸

جو کچھ ہم کر رہے ہیں اور جو کچھ بھی ہمارے ساتھ ہو رہا ہے، اللہ نے دنیا کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے کا لکھا ہوا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۴۵۸۹

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
جو کچھ تجھ کو پیش آنے والا ہے قلم (اس کو لکھ کر) خشک ہو چکا۔ (بخاری)

نیز فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا۔ پھر اس پر اپنا نُور ڈالا۔ پس جس پر اُس نور کی روشنی پڑی اس کو راہِ ہدایت نصیب ہوئی اور جس کو وہ روشنی نہ پہنچی وہ گمراہ ہوا۔ اسی بنا پر میں یہ کہتا ہوں کہ (سب کچھ لکھنے کے بعد) قلم خُدا کے علم پر خشک

ہوگیا۔ (احمدؒ/ترمذیؒ)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۹٠

نہ کوئی کسی کو کچھ کہتا ہے نہ کرتا۔ لَاحَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ہی کے حکم وحکمت کے تحت محوِ عمل ہے۔ یَاحَیُّ، یَاقَیُّومُ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۹۱

جاگنا سونے سے اور ہنسنا رونے سے بہتر ہوتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۹۲

بہترین عمل بہترین معاون ہوتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

فرشتہ اور انسان میں سستی حائل ہے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَ
اے اللہ میں پناہ لیتا ہوں تیری درماندگی سے اور

اَلْکَسَلِ وَ الْجُبْنِ وَ الْھَرَمِ وَ اَعُوْذُ
سستی سے اور بزدلی سے اور بڑھاپے سے اور میں پناہ لیتا ہوں

بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِکَ
تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ لیتا ہوں تیری

مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ
زندگی اور موت کے فتنے سے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۵۹۴

ہر کوئی ہر وقت ہر قسم کی باتوں میں مصروف رہتا ہے۔ باتیں کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ ہو سکتی ہی نہیں۔ الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

﴿۴۵۹۵﴾

زُبان اگرچہ بند بھی ہو، کسی نہ کسی انداز سے جاری رہتی ہے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

﴿۴۵۹۶﴾

نظر کے اشارے اہم ہوتے ہیں، بے نظیر ہوتے ہیں، دِل آویز ہوتے ہیں، دِل آزار ہوتے ہیں۔

لیکن دِل آزاری سرود دِلوں کو بیزار کر دیتی ہے۔

دِل آزاری ختم ہو! — یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

﴿۴۵۹۷﴾

دِل کا خاموش ہونا، ہر مُشکل سے مُشکل اور ہر اہم سے اہم ہے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۵۹۸

حَال کبھی اُترتا نہیں اور گزرتا نہیں۔ ماضی کا شاھد رہتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۹۹

نہ کسی نے عرش کو دیکھا ہے، نہ فرش کو، دِل کو دیکھا ہے اور دِل ہی میں ہر شئے ہوتی ہے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوم

ماشاءاللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۰۰

جس جماعت کے وجود میں رُوح نہیں ہوتی بُت ہے رُوح ہی بُت کو گرمایا کرتی ہے۔

ماشاءاللہ

اور زندگی کے منشور کو اَزبر کرلیا

کرتی ہے ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۰۱

پرندوں کی چونچیں سارا دن دانوں ہی کے چگنے میں مصروف رہتی ہیں ۔ اسی طرح ہماری

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۰۲

کبھی کسی خانہ بدوش سے محبت کر کے تو دیکھ ۔ تیری راہ میں پلکیں بچھا دے ۔

تیری ذرا سی محبت کو سر آنکھوں پہ اٹھائے

اگر کوئی تحفہ دے تو احسان مندی کے دریا بہادے

ان خاک نشینوں کو کسی نے کبھی بھی محبت سے نہیں نوازا

شِدّت سے منتظر ہیں :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۰۳

یہ اللہ کی مخلوق اور حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں ۔ اگر اس دَر دَر کی ٹھکرائی ہوئی مخلوق کو کوئی محبت سے گلے لگالے ۔ اللہ ! اللہ جنت کے بند دروازے کُھل جائیں اور دَفعتاً کُھل جائیں۔

مُحبت کی آس کے پیاسے سمندر کے کنارے بھی تشنہ لب ہی ہیں ۔ ان سب کو سیراب فرما : یَاحَیُّ یَاقَیُّوم : اٰمین :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۰۴

فرشتوں کی طرح اگر انسان بھی شریف ہی شریف ہوتے تو جنات کو پیدا کرنے کی کیا حاجت ہوتی ۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوم :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۰۵

چھاگتے ہوئے درختوں کی ٹہنیوں پہ تو پرندے بھی آ ھلنے نہیں بناتے اور نہ ہی رات کو بسیرا کرتے ہیں ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۶۰۶

پرانے زمانہ میں لوگ شہروں کے گرد فصیل بنا کر رہا کرتے تھے ان کا رہنا غیر محفوظ ہوتا ۔ یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بھی بُرج بنا کر رہتے ۔

کھنڈرات اس دَور کی یاد ہیں ۔

فردوسی نے شہر ہی کی فصیل بنانے کے لیے سلطان کے انعام کو قبول کیا تھا ۔ **لیکن** . . . !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۶۰۷

ہر فانی سے فانی خوشی ہے ۔ آن کی آن میں ناپید ۔ ابدی راحت کے محرم کبھی خوش نہیں ہوتے اور یہی عرفان کی حقیقت ہے ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۶۰۸

حضورِ اقدس و اکمل ، اَطیب و اَطہر ، اکرم و اجمل ، جنابِ سرورِ کائنات ، فخرِ موجودات ، سیدالکونین ، سیدالمرسلین ، خاتم النبیّین ، رحمۃ للعالمین ، شفیع المذنبین ، شفیع الامم ، شفیع الامّۃ ، صاحب الجُود والکرم ، عاصم المطہرہ ، نبی الخاتم ، رسُول الآخر ، صاحب تیجان المقربین ، راحت قلوب المومنین ، حبیب ربّ العالمین ، مِصباح المقربین ، مُحب العاشقین ، محبُوب الطالبین العارفین ، سراج السالکین ، مأوانا و ملجانا ، سیدنا و سندنا ، نبینا و رسولنا مولٰنا و حبیبنا و محبُوبنا مُحمّد المصطفیٰ احمد المجتبیٰ محمّد النبی الاُمّی حضرت محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بے حد

عُقدہ کُشائی کی دِل رُبائی اور دِل آویز پذیرائی کا شُکریہ۔

شُکریہ لاتعداد بار شُکریہ

بار بار شُکریہ

لگاتار شُکریہ

تا دَوام قیَام

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۰۹
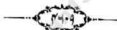
یَا رَحمَۃً لِّلعَالَمِینَ صلی اللہ علیہ وسلم!

جب بھی کسی مکرُوب نے تیری رحمت کو پُکارا

ہر دَرد کی دَوا بن گئی اور شفا بن گئی۔ قضا کے لیے

اِک دُعا بن گئی اور مژدۂ جانفزا بن گئی۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

خدائی اور رفاہی کاموں کے ادارے خدا ہی کے حوالے ہوتے ہیں۔ ان کا وجود خدا ہی کے حکم وحکمت کے ماتحت نقل و حرکت پہ رواں دواں اور قائم ہوتا ہے۔

کسی جماعت کے وجود کا نام، نام پہ نہیں کام پہ ہوتا ہے اور اہلِ خدمت اہل کار ہوتے ہیں۔ ہر کار آمد کام میں ہمہ تن و من مصروف۔ ماشاء اللہ:

آمدم بر سرِ مطلب!

یہ دَارُ الاِحسَان ایک رفاہی اور متحرک ادارہ ہے قیام و قیود و حدود سے بالا ماشاء اللہ: اس کا وجود اور اس کی ہر شئے میری یا کسی کی ذاتی ملکیّت نہیں۔ اللہ تعالیٰ رب العالمین کے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ اور اس کی مخلوق کی بے لوث خدمت کے لیے کُلّی و قطعی طور پہ وقف و مخصوص

ہے کسی بھی دیگر غرض و غایت کے لیے مطلق نہیں ماشاءاللہ الحمدللہ!

دَارُ الْاِحْسَان میں دارالحکمت المعروف دارالشفاء صرف اور صرف اللہ رب العالمین کے کُلّی توکل پہ قائم ہے۔ کسی فردِ واحد یا سرکاری معاونت پہ مطلق نہیں۔

حضراتِ گرامی!

میرا اس دنیا میں رہنا ایک مسافر کی طرح ہے اور مسافر کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا مگر ضرورت کا بالکل ہی مختصر سا سامان۔ اور میں اپنے تئیں اُن مُردوں میں شمار کرتا ہُوں جو قبروں میں ہیں۔ اور مُردوں کی کوئی طلب و تمنا نہیں ہوتی مگر یہ اور صرف یہ کہ — اللہ تعالیٰ انہیں دوبارہ زندگی بخشے اور وہ دُنیا میں جا کر شب و روز اس کے ذِکر و فکر و شکر میں محو و منہمک رہیں۔

میری کوئی آمدنی نہیں، کوئی ذاتی جائیداد نہیں، حتیٰ کہ رہنے کے لیے گھر بھی نہیں۔ چالیس سال گزرے، زمانے نے بے شمار کروٹیں بدلیں لیکن اللہ کا بے حد شکر و احسان ہے کہ دنیا کی کوئی بھی شئے اور کوئی بھی دلفریب منظر میری توجہ کو اپنی جانب مبذول نہیں کرا سکا۔ ماشاءاللہ! اور یہ بندہ اللہ تعالیٰ کے لُطف و احسان

وفضل و کرم سے جہاں بھی اور جس بھی حال میں رہا مطمئن و مسرور رہا اور اپنے اللہ کی یاد میں ہمہ وقت محو و منہمک ماشاء اللہ
دَارُالاِحسَان کے عقیدت مندان مجھ سے مانوس ہیں اور ان کے عطیات ہی اس بندے کی آمدنی کا واحد ذریعہ ہیں ۔۔۔۔
وہ سچے دل سے یہ تسلیم کرتے ہیں کہ خیرات و صدقات کی جو رقم اس بندے کو دی جاتی ہے ۔ اللہ کے صحیح اور رفاہی کاموں میں صرف ہوتی ہے ۔ میرے کسی کام یا میری ذات پہ مطلق نہیں ۔۔۔
میری ذاتی کوئی شئے ہے ہی نہیں مگر پہنا ہوا لباس اور ضروریاتِ زندگی کی چھوٹی سی پیچی ۔۔۔۔۔ باقی جو رزق میرے اللہ مجھے عنایت کرتے ہیں جب تک اسے اس کی بیمار و نادار و لاچار و مستحق مخلوق میں تقسیم نہ کر لوں ، کبھی آرام سے نہیں بیٹھتا ۔۔۔۔۔ یہ بندہ اللہ کے فضل و کرم سے اس حال میں شام کرتا ہے کہ صبح کے لیے اس کے پاس دمڑی تک نہیں ہوتی ۔ ماشاء اللہ !
اور بندہ اپنے اس حال پہ بے حد خوش بھی ہے کیوں کہ ،
اللہ تعالیٰ کی راہ میں شب و روز کام کرنے والے ہمیشہ شام کو ہر کسی کو ہر شئے دے کر خود خالی ہاتھ ہی گھر کو لوٹتے ہیں ۔۔۔۔۔
گویا میری روزی کا کوئی مستقل ذریعہ نہیں ۔ پرندوں کی طرح

تَوَکَّلتُ عَلَی اللہِ ہے جو صبح کو بھوکے گھونسلوں سے اُٹھتے اور شام کو سیر ہو کر واپس لوٹا کرتے ہیں ..... بہر حال توکلتُ علی اللہ زندگی کے یہ ساز بجتے ہی رہے اور بجتے ہی رہیں گے ۔

ماشاء اللہ !

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے مجھ کو اپنی مخلوق کی کئی قسم کی خدمات سے نوازا ہوا ہے جس میں سے ایک دارالحکمت میں "شاہی فری آئی کیمپ" کا قیام بھی ہے ۔ اب تک دارالاحسان میں سترہ فری آئی کیمپ لگ چکے ہیں جن میں ایک لاکھ چونتیس ہزار دو سو پینتالیس مریضوں کو دیکھا گیا ..... چالیس ہزار چھ سو چوالیس مریضوں کے آپریشن ہوئے ۔ سینتیس نابیناؤں کو اللہ تعالیٰ نے بینائی بخشی ۔ باقی مریضوں کو مشورہ یا ادویات دی گئیں ماشاء اللہ مریضوں کے ہمراہ تیمار دار اور عیادت کرنے والے علیحدہ .... میں اکیلا اس عظیم خدمت کو سرانجام نہیں دے سکتا تھا ۔ لہٰذا میرے دوست میرے جذبات کے اکرام میں ہر قسم کی خدمات اور ضروریات دارالحکمت وغیرہ مجھ کو مہیا کرتے رہے گویا حلوائی کے خوانچہ میں میری نانی کی رُوح کو ثواب پہنچاتے رہے ۔ ماشاء اللہ

حضراتِ گرامی ! میں نے چالیس سال سے اپنی زندگی اور

اس کے جملہ علائق اللہ تعالیٰ کے لیے وقف و مخصوص کر دیے۔ لہٰذا میرا رہنا سہنا اپنی مرضی پہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا و حکمت پہ موقوف ہے

میرے دوست میرے خدائی گاہک ہیں اور خدائی سودا باز

ماشاءاللہ: پھر اس سودا بازی میں کوئی کیوں کر خیانت کر سکتا ہے؟ گاہک غریب و نادار و بیمار مخلوق کی خدمت اور اللہ تعالیٰ کے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے ہی حاضر ہوتے ہیں۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ انہیں یہ توفیق و سعادت بخشے کہ وہ جس طرح پہلے خدمت کرتے تھے اسی طرح اب کرتے رہیں۔ کیوں کہ وہاں جو کمائی آپ نے خرچ کی گویا آپ ہی کے (آخرت میں) کام آئی

ماشاءاللہ:

حکومتِ پنجاب کے محکمۂ صحت کی جانب سے نامی گرامی

آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان کے تعاون کا شکریہ بیحد شکریہ

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ :

اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحي القيوم

فالله خير الرازقين

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

اُبوانیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المُہاجر الی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم

✱ جمعۃ المبارک، ۱۷ جمادی الاوّل ۱۴۰۵ھ

۴۶۱۱

محبت کی پیاس کو تشنہ لب رکھنا بھی جانِ جاناں کی اک ادا ہے ۔ کمال بھی کہیں تو بے جا نہیں ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۶۱۲

اے خسروِ خوباں !

تیری محبت کے پیاسے تشنہ لب مارے مارے پھرتے ہیں بے چین رہتے ہیں ، بیقرار رہتے ہیں ۔ کبھی سیراب نہیں ہوتے ۔ مے خانے کی ساری شراب بھی ان کی پیاس نہیں بجھا سکتی ۔

اے ساقیٔ دوراں !

اپنی آنکھوں سے اِک جام پلا ، ایسا پلا اور ایسا پلا کہ ، سیراب ہو کر ــــــــــــــ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۶۱۳

محبت کی اسی پیاس نے فرات جیسے دریا سے معصوم اصغرؑ کو پانی کی ایک گھونٹ تک نہ پینے دی۔۔۔۔۔

جب آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ فرمایا:

"تشنہ لب مرتا ہوں اے ساقیٔ کوثر دیکھو" اللہ اللہ

ادا کی بے مثل ادا سے نوازا ـــــــــــــــــــ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۶۱۴

ابنِ آدم کی تاریخ کے سکالرز نے ورق ورق اُلٹے۔ اُلٹ اُلٹ کر ڈھونڈے۔

ہر عجیب و غریب مناظر کے جائزے لیے،
محاسبے کیے

او ڑک ایک شیر خوار معصوم کی پیاس

پہ پہنچ کر اپنے قطعی **قطعہ** کو قلبند کر گیا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۶۱۵

ایک بے نیاز باپ نے بھی بے نیازی کی ایک حد کر دی۔
اصغر کا پیاس سے دم گھٹنے لگا
پانی مانگا
ہنس کر فرمایا:

"لہو پیتے ہیں، پانی کربلا والے نہیں پیتے"

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۶۱۶

تیری بے نیازی کا باب بھی تشنہ تھا
شاہ کونین کے شیر خوار **اصغرؑ** نے سیراب فرما کر مکمل کر دیا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۶۱۷

تیری بے نیازی کے دفتر میں بے نیازی کا یہ باب بھی سر فہرست رہا۔
تیری بے نیازی کی حد سے گزری ہوئی داستانیں پڑھ پڑھ کر کہا اس حد کو ہر حد نے مات کر دیا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۴۶۱۸

عقل حماقت کے قلعہ کی بنیادوں کو مسمار کر کے کھنڈرات بنا دیتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۴۶۱۹

قبر کا منظر

قبر میں کوئی دلکش و دل آویز منظر نہیں ہوتا، ہر طرف مایوسی

کی گھٹائیں اور خوفناک وحشت خیز آوازیں جاری رہتی ہیں۔ انواع واقسام کے عذاب طاری رہتے ہیں۔ کوئی مژدہ روح افزاء نہیں ہوتا۔ پچھتانا ہی پچھتانا اور رونا ہی رونا ہوتا ہے، اور یہ قبر کے بہترین ہمہ وقتی معمولات ہیں۔

قبر کا منظر اپنی ہی گزری ہوئی زندگی کا پس منظر ہوتا ہے
قبر کا منظر:-
اندر عذاب، باہر اُجاڑ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۶۲۰

اس ویرانے کو آباد کرنے کا اہتمام کر
کل نہیں، آج، آج نہیں ابھی
البتہ جیتے جی مرنے کا اہتمام ممکن ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۶۲۱

اپنی قبر میں جلائی ہوئی آگ کو بجھا اور دہکتے ہوئے

انگاروں پہ پانی چھڑک!

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۶۲۲

قبر میں کوئی آگ نہیں ہوتی

آنے والے ہی اپنی آگ کا سامان اپنے ساتھ لے کر آتے ہیں اور اچھی طرح سے سُلگا کر لاتے ہیں۔

قبر میں کوئی ایندھن نہیں ہوتا۔ دُنیا ہی میں قبر کا ایندھن تیار کیا جاتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۶۲۳

اسی طرح

آنے والا ہی قبر کی راحت کا سامان دُنیا ہی سے لے کر آتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۲۶۲۴

تیری زندگی کا یہ دِن قبر کے منظر کا کایا پلٹ ثابت ہو

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۲۶۲۵

قبر میں کوئی عمل نہیں کیا جاتا ۔ بندے کا عمل قبر میں پہنچ کر ختم ہو جاتا ہے ۔

صرف اور صرف ایک اُمید باقی رہتی ہے

تیری اور تیرے رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۲۶۲۶

قسّامِ ازل

ہر قسمت پہ نہیں کسی خاص الخاص ہی پہ رویا کرتا ہے

جیسے شامِ غریباں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۲۷

فقر نے فقر کے کسی بھی مزاج کو کبھی گرنے نہیں دیا۔ ازل و ابد قائم و دائم رکھا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۲۸

موج کا موج سے ٹکرانا بحر کی زندگی ہے۔ اگر دَم بہ دَم موجیں نہ ہوتیں تو کیا کیف ہوتا۔ ایک سکوت طاری ہوتا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۲۹

موج ہی موج کو گرداب میں گھیر کر موج سے باہر

نکلا کرتی ہے۔

اور یہی زیر و بم دریا کی زندگی کی منزل ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۳۰

راحت اور غم

نفس ہی کی دو حالتیں ہیں، کبھی ایک سی نہیں رہتیں،
بدل بدل کر بدلتی رہتی ہیں۔

اور یہی مشیتِ ایزدی کی حکمت ہے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۳۱

تیرے جمال کے نُور کے ظہور کی تاب کون لاسکتا ہے، بڑے بڑے کہنہ مشق شاہبازوں کے شاہپر ٹوٹ گئے، پروانوں کے پَر جَل گئے۔

پھر بھی ذوقِ نظارہ نہیں مٹا، پروں کے بغیر ہی دیوانہ وار
لپکتے رہے۔
رینگ رینگ کر، ہمک ہمک کر آگے بڑھتے رہے
جستجو نے لبّیک کہا۔
محبت بے تاب ہو کر خود آگے بڑھی اور اپنے آغوشِ
لطف میں بھینچ لیا۔
تیری رحمت کا یہ رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم؛
شکریہ بے حد شکریہ
یہ آس — زندگی کا مایۂ ناز سرمایہ ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۶۳۲

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ کی تفسیر توحید افعالی

مخلوق نے اس کو حق کہا — حقیقت نے اس کو مان لیا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۶۳۳

لہٗ مُلکُ السّمٰوٰتِ وَالاَرضِ

کی تفسیر

شاہی نے کہا، کہ میری ہے۔ خلافت نے کہا، کہ فتنہ ہے

تاریخ نے اس کو مان لیا کہ فتنہ ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۳۴

غیر۔ ہمیشہ غیر جانبدار رہتا ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۳۵

تیری تنقید، ملّت کے شیرازے بکھیر دیتی ہے

کاش اپنی ہی ذات پہ ہو! کایا پلٹ جائے!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۶۳۶
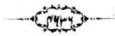
میلے میں دیکھنے کی چیز تو دیکھی نہیں۔ پھر کیا دیکھا؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۶۳۷

مومن کبھی مایوس نہیں ہوتا اور کبھی شیطان کو ہنسنے کا موقعہ نہیں دیتا۔

مومن کو مایوس کرنا شیطان کی منزل ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۳۸

مکّار جب بھولا پن کے روپ میں جلوہ نمائی کرتا ہے
بڑے بڑے بازی گروں کو مات کر دیتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۳۹

مستقل کبھی متزلزل نہیں ہوتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۴۰

ناقص مجلس کا ہمجلیس ناقص!

جب تک نفس سے دُور نہیں ہوتا مجلس کی برکات کا ظہور نہیں ہوتا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۹۴۱

تبلیغ فطرت ہے۔
پیر کو بھی لاگو ہے فقیر کو بھی
بادشاہ کو بھی اور وزیر کو بھی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۹۴۲

شیطان کو کوئی دلیل مطمئن نہیں کر سکتی مگر صرف اور صرف

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

شیطان معلم الملائکہ تھا کسی کو کسی خاطر میں نہیں لاتا۔

شیطان کا رُوح سے ہمکلام ہونا

قائدالعرفان حضُوراقدس واکمل اکرم واجمل، اطیبُ واطہر روحی فدا صلّی اللہ علیہ وسلم ہی کے عمّان فیضانِ فیض کی حقیقت ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرا لرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۴۲۳ھ
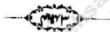
جب تک

ولادت تا موت کی بات بات کو اور ہر بات کو مطلق نہیں کرتا،

بیان جاری رکھتا ہے

الحمد للحی القیوم
واللہ خیرا لرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۴۴

شیطان سے ہمکلامی جاری ہے
یہ تین باتیں قدر، توبہ، باطن
لکھو کھا صفحات پر مشتمل اور تیری ہر بات کا بات بات کا
جواب ہیں۔ ماشاء اللہ!
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۹۴۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے مخلوقات کی تقدیروں کو لکھا ہے جب کہ اس کا عرش (تخت) پانی پر تھا۔ (مسلم)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۲۹۴۶

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہر چیز تقدیر پر موقوف ہے یہاں تک کہ نادانی اور دانائی۔ (مسلم)

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۲۹۴۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (عالمِ ارواح میں) اپنے ربّ کے سامنے جھگڑا چھیڑا اور حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غلبہ حاصل کر لیا۔ حضرت موسیٰؑ نے (حضرت آدمؑ سے) کہا تم وہی آدمؑ ہو جن کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا، اپنی رُوح تمہارے اندر پھونکی تھی، ملائکہ سے تم کو سجدہ کرایا تھا اور جنّت میں تم کو رکھا تھا۔ پھر تم نے اپنے گناہوں کی بدولت لوگوں کو زمین پر اتار دیا۔ حضرت آدمؑ نے کہا تم وہی موسیٰؑ ہو جن کو اللہ نے اپنی رسالت

کا منصب دے کر برگزیدہ کیا تھا، اپنے کلام سے نوازا تھا اور تم کو (وہ) تختیاں دی تھیں جن میں ہر چیز کا بیان تھا، پھر تم کو اللہ نے سرگوشی کی عزت بخشی تھی۔ پس تم نے تورات کو میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا ہوا پایا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تمہارے پیدا ہونے سے چالیس سال پہلے لکھی گئی تھی۔

حضرت آدمؑ نے پوچھا کیا تم نے تورات میں یہ الفاظ بھی دیکھے تھے "وعصیٰ آدم" یعنی آدمؑ نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور وہ بہک گیا۔

حضرت موسیٰؑ نے کہا ہاں (یہ الفاظ تورات میں موجود تھے) حضرت آدمؑ نے کہا پھر تم مجھ کو ایسی بات پر کیوں ملامت کرتے ہو جس کے کرنے پر میں اللہ کے لکھنے پر مجبور تھا اور اللہ نے میرے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے اس کو لکھ دیا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غلبہ حاصل کر لیا۔ (مسلم)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۶۴۸

شیطان سے ہمکلامی جاری ہے

گناہوں کی دُنیا کا سرِ فہرست گناہ قتل ہے
چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا گناہ اس گناہ کے تابع ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۶۴۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تم کو ختم کر دے اور تمہاری جگہ ایک ایسی قوم کو لائے جو گناہ کرے اور اللہ سے مغفرت چاہے اور پھر اللہ ان کے گناہوں کو بخش دے۔

(اس سے مقصود گناہ کی ترغیب نہیں ہے بلکہ اپنی شان

مغفرت کا اظہار مقصود ہے)۔

(مسلم)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيم

۴۶۵۰

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

شیطان نے اپنے پروردگار سے عرض کیا قسم ہے تیری ذات کی: اے پروردگار میں ہمیشہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسم میں ہیں۔ پروردگار بزرگ و برتر نے فرمایا اور قسم ہے مجھ کو اپنی عزت اور اپنے جلال کی اور اپنے بلند مرتبہ کی جب تک میرے بندے مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں ہمیشہ ان کو بخشتا رہوں گا۔ (احمدؒ)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيم

۴۶۵۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ جو شخص توبہ کرے آفتاب کے مغرب سے پہلے (یعنی قیامت سے پہلے) اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔
(مسلم)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۶۵۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ اللہ سے توبہ کرتا ہے تو وہ اپنے بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے۔ اس قدر خوش کہ اتنا خوش تم میں سے وہ شخص بھی نہ ہوگا جو اپنی سواری پر ایک چٹیل میدان میں جا رہا ہو، پھر وہ سواری گم ہو گئی اور اس پر اس کا کھانا اور پانی بھی ہو اور وہ (کافی تلاش و تجسس کے بعد) ناامید ہو کر ایک درخت کے پاس آیا ہو اور اس کے سایہ میں لیٹ گیا ہو۔ پس وہ اسی مایوسی کی حالت میں خاموش و غمزدہ پڑا ہو کہ اچانک اس کی سواری اس کے پاس آ کھڑی ہو،

اس نے اس کی رسّی پکڑ لی ہو اور خوشی کی زیادتی کے سبب اس کے مُنہ سے یہ غلط الفاظ نکل گئے ہوں:

اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں۔
(مسلم)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۲۶۵۳

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانویں آدمی قتل کیے تھے۔ پھر وہ بنی اسرائیل میں سے یہ پوچھتا ہوا نکلا کہ اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے یا نہیں؛ وہ ایک عابد کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کہ کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؛ عابد نے کہا نہیں۔ اس نے عابد کو (بھی) مار ڈالا اور پھر اسی طرح لوگوں سے پوچھتا پھرا۔ ایک شخص نے اس سے کہا، تو فلاں آبادی میں جا اور نام و پتہ بتایا (چنانچہ وہ ادھر چل دیا) راستہ میں اس کو معلوم ہوا کہ موت قریب ہے (وہ آدھا راستہ طے کر چکا تھا۔ موت کو قریب پاکر) اس نے اپنا سینہ آبادی کی طرف بڑھا دیا (یعنی جب موت نے اس کو آلیا تو وہ لیٹ گیا اور سرک کر اپنے سینہ کو اس آبادی کی طرف بڑھا لیا گویا اس نے آدھے راستہ

سے زیادہ طے کرلیا) موت کے فرشتے جن میں رحمت کے فرشتے عذاب کے فرشتے دونوں تھے، اس کی رُوح قبض کرنے آئے اور دونوں میں جھگڑا ہوا کہ کون اس کی رُوح قبض کرتے آئے (یعنی رحمت کے فرشتے قبض کریں یا عذاب کے فرشتے) اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو جدھر وہ توبہ کے ارادے سے جارہا تھا حکم دیا کہ تو میت کو اپنے سے قریب کرلے یا میت کے قریب ہو جا، اور جس آبادی سے وہ چلا تھا اس کو حکم دیا کہ تو میت سے دور ہو جا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ تم دونوں کا فاصلہ ناپو (چنانچہ وہ فاصلہ ناپا گیا) ناپنے سے معلوم ہوا کہ جدھر وہ جارہا تھا اُدھر کا فاصلہ ایک بالشت کم ہے۔ پس اللہ نے اس کو بخش دیا۔

(بخاری۔ مسلم)

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

﴿۴۷۵۴﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں (یعنی دو قسم کے علم) یاد رکھی ہیں جن میں سے ایک کو (علمِ ظاہر کو) تو میں نے تمہارے درمیان پھیلا دیا ہے اور دوسرا (یعنی علمِ باطنی) اگر میں اس کو بیان کروں تو میرا یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔ (بخاری ؒ)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۴۷۵۵﴾

تیرے نام کا خمار جب ایک بار چڑھ جاتا ہے
پھر کبھی نہیں اُترتا۔ سدا قائم و دائم رہتا ہے۔
ماشاء اللہ! یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

مخمورؔ نے کہا یہ حق ہے۔ تاریخ نے

اس کو مان لیا

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۲۴۵۶

ابے یہ تو بتا کہ تجھے کوئی نشہ کیوں نہ چڑھا؟

❀

چڑھا ہوا تو ہے اور کیسے چڑھے؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۲۹۵۷

قہقہہ بدترین ہنسنا اور بین کرنا بدترین رونا ہے

*

مسکرانا عمدہ ترین اخلاق اور دلجوئی عمدہ ترین خصلت ہے

*

ہر عمارت کی بنیاد روڑی ہی پہ رکھی جاتی ہے

*

مشروبات اصل آبِ حیات ہے

*

جملہ مرکبات کے اجزا مکدر

*

توکل اپنے متوکل کا کفیل ہوتا ہے ۔ کسی میدان میں کبھی کنڈ لگنے نہیں دیتا ۔ یاحیُّ یاقیُّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۵/۸

تبرّک غنیمت ہے
ہر تبرّک میں برکت ہوتی ہے، کراہت نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۶۵۹

سلطان نظام الدین اولیا
زری زر بخت

نے ایک روز حضرت امیر خسرو سے فرمایا:
"فلاں ویرانے میں ہمارا ایک دوست رہتا ہے، اُن
کے لیے دستر خوان کھانے سے مزین کر کے پیش کرو۔"

امیر خسروؒ تعمیلِ ارشاد کے لیے بڑھے۔ نہایت عمدہ کھانا ایک طشتری میں سجا کر ویرانے کی طرف چل دیے۔

چلتے چلتے ایک مقام پہ پہنچے تو دیکھا۔ ایک بزرگ مُردار کے نزدیک بیٹھے تھے۔ بدبُو سے دماغ پھٹا جاتا تھا۔ تعفن نے فضا کو مکدر کر رکھا تھا۔ کھڑے ہونا محال تھا۔

امیر خسرو نے تعظیم سے سر جُھکایا اور عرض کیا کہ حضرت صاحب نے آپ کے لیے دعوت بھیجی ہے۔ بزرگ نے فرمایا:

"تم ہمارا کھانا کھاؤ ہم تمہارا کھائیں گے"۔

یہ فرما کر آپ نے مردار میں گندگی کے کیڑے نکال کر کھانے شروع کر دیے۔

امیر خسرو نے عرض کیا: "ایسا کھانا میں تو کھا نہیں سکتا"۔

آپ نے فرمایا:

"جب آپ میرا کھانا نہیں کھاتے تو میں کیونکر آپ کا کھانا کھا سکتا ہوں"۔

یہ سُن کر امیر خسروؒ واپس حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچے اور سارا ماجرا عرض کیا۔

حضرت نظام الدین اولیا زری زر بخشؒ نے فرمایا

" وہ ہمارے دادا پیر

خواجہ غریب نواز قُطب الدّین

بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

تھے اور وہ مردار اور کیڑے نہیں بلکہ جنّت کا کھانا تھا۔

☼

ف :

یا حضرت آپ نے یہ کیوں نہ سوچا کہ کھانا پیش کرنے والے نے کسی عین حکمت سے تحت کھانا دے کر بھیجا تھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر کھا لیتے۔

تبرک میں برکت ہوتی ہے۔ کراھت نہیں۔

گویا امتحان میں ناکام ہوئے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۲۹۶

اَللّٰہ

خدائے ذوالجلال نے اپنے مبارک نام "اللّٰہ" سے اپنی مخلوق کو اپنے آخری نبی اور پیارے حبیب اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کی وساطت سے روشناس کروایا۔ یہ نام اللہ تبارک و تعالیٰ کے دیگر تمام اسماء الحسنیٰ کو محیط ہے لیکن کوئی بھی دوسرا نام جتنی بھی دیگر الہامی کتب میں آیا ہے یا کسی بھی دیگر زبان میں خدائے تعالیٰ کی کسی بھی صفت میں یا الوہیت کے کسی بھی معنی میں استعمال ہوا ہے اس اسمِ مبارک یعنی "اللّٰہ" کی جامعیت، وسعت اور ہمہ گیریت کو نہیں پا سکتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۹۶۱

بندو ابندوں کے اصلی مقامات ہی پہ محدود رکھا کرو۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضۡلِ العَظِیۡم

۴۹۶۲

تیری دُنیا کے ہر بازار کو دیکھا
بندے بندے کو دیکھا
کوئی بندہ تیری یاد میں مشغول نہیں دُنیا ہی کے کاموں
میں محو و منہمک ہے کوئی سودا لینے جارہا ہے کوئی بیچنے
خرید و فروخت ہی کی لگن میں مگن ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضۡلِ العَظِیۡم

۲۹۶۳

دُنیا بھر کی منڈی میں تیرے سودے کی کوئی دکان کہیں
نہیں ملتی دساور میں بھی نہیں گویا
کیا اس سودے کا کوئی بھی گاہک نہیں ؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۲۹۶۴

نفضول کسے کہتے ہیں ؟
جو کام اور جو چیز تیرے کام نہیں آتی فضول ہے ۔ جو
کسی کے بھی کام نہیں آتی بالکل ہی فضول ہے خود دیکھ
اور غور سے دیکھ !
یہ کام جو تم کر رہے ہو اور شب و روز کئے جا رہے ہو
فضول تو نہیں ؟

اسی طرح جو چیزیں تم نے اپنے پاس رکھی ہوئی ہیں اور اپنی زندگی کی زینت تصور کئے ہوئے ہیں، فضول تو نہیں؟

ہر فضول کو فضول جان!

ہمہ وقتی کارکن کبھی کسی فضولیات میں مصروف نہیں ہوتے ہو سکتے ہی نہیں۔

بعض چیزیں سالوں پڑی رہتی ہیں کبھی استعمال میں نہیں لائی جاتیں گویا فضول ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

﴿۴۶۶۵﴾

جب تک تو کرامات کے پھندوں سے آزاد ہو کر مٹی میں مٹی نہیں ہوتا دین کی حقیقت سے واقف نہیں ہوتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۲۹۶۶

کرامات کے پیچھے مت پڑ! تیرے شوق کی انتہا شیخ کی خانقاہ تک ہی محدود نہ ہو عرب و عجم کا محیط ہو۔

الحمد للحی القیوم
فالله خیرا لرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۲۹۶۷

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

تیرے ربّ کے نور کا ظہور ارض و سما کی ہر شے میں رچا ہوا ہے اور سمایا ہوا ہے کیا یہ تیرے لئے کافی نہیں اور تو اس پہ مطمئن نہیں؟

الحمد للحی القیوم
فالله خیرا لرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۶۶۸

تیرے عمل کی استقامت کا فرشتہ ہر صبح تیری زندگی کا استقبال کیا کرتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۶۹

کامیابی کے نغمے سنایا کرتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۷۰

شیطان کو رلایا کرتا ہے اور روح مسکرایا کرتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۷۱

اور
اللہ کے حضور میں سجدۂ شکر ادا کیا کرتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۶۷۲

بہت سے جانوروں کو بہت سی چیزیں ہضم نہیں ہوتیں جیسے کتّے کو گھی۔

گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی
آپ نے دیکھا نہیں کہ کتا گرم روٹی نہیں کھاتا سونگھ کر دور کر دیتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۶۷۳

گلستان میں بُلبل ہوتی ہے
ویرانے میں اُلو

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۷۴

ہوتی ہے مگر
تیرے کہنے پہ نہیں قدرت کی حکمت پر ہوتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۷۵

صحت امانت ہے
ضائع مت کر!

زیادہ کھانا

زیادہ سونا

زیادہ بولنا

اور

زیادہ رونا

صحت کے منافی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۶۷۶

وقت اللہ کی امانت ہے۔ کوئی دم مت کھو۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۶۷۷

دن کی دُ[illegible]وپ ہی دُھوپ
رات فلکیات سے منجّم

چاند ستارے کہکشاں
اور زہرہ کے رقص کے گھنگرو
حظیرۃ القُدس
اور جو کچھ بھی ہوتا ہے رات ہی میں ہوتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۶۷۸

قلمرو کی قلم
لوح کی قلم کاشف القدر
ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۶۷۹

کنوئیں میں ڈول تو ہے
لج نہیں۔

لج کے بغیر ڈول بے سود

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۶۸۰

کسی معصوم بچی کی ولادت پہ خوشی نہیں کی جاتی نہ ہی اکرام یہاں تک کہ ماں کو بھی نہیں۔

حالانکہ کل کائنات کی مخلوق ماں ہی کے بطن سے پیدا ہوئی۔
انبیاء علیہم السلام بھی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۶۸۱

تونے صرف سنا ہوا ہے کبھی دیکھا نہیں اور نہ ہر کوئی اس کا متحمل ہو سکتا ہے۔

تیرے جلال کی تجلّی کا حال اللہ اللہ جب کہیں کسی خوش نصیب پہ وارد ہوجاتا ہے ما شاء اللہ الحمد للہ کوئی ماں کا لال ہی اس کو جھیل سکتا ہے۔ ہر کوئی نہیں بعضوں نے کہا کہ ان پہ ایسے حال روز وارد ہوتے اور انہیں خبر تک نہیں ہوتی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۸۲

حضرت قبلہ عالم قدس سرہٗ العزیز اکثر فرماتے:
"فقیر کھرچی میں رہتا ہے۔ (اوپر سوار نیچے سواری کی کھرچی")۔

ماشاء اللہ
الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۸۳

کسی کے دین کی ہتک اپنے ہی دین کی ہتک ہے

۴۶۸۴

تاریخ ہر دور کو دہراتی رہتی ہے۔ ابھی تک

یَاحَيُّ یَاقَیُّوْمُ

کے واقعہ کو نہیں دُہرایا۔

یَاحَيُّ یَاقَیُّوْمُ

ف: عفریت کا نام عمرو تھا۔ آصف بن برخیا بن شمعیا کی ماں کا نام باطورا تھا جو کہ قوم بنی اسرائیل میں سے تھا۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۶۸۵

ایک کو مان: رب کو یا سبب کو

سبب کو تو مان کر دیکھ ہی لیا۔ اب رب سے مانگ کر دیکھ!

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

﴿۴۶۸۶﴾

زندگی قسمت ہے، موافقت میں راحت ہے
اعتراض میں غم۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

﴿۴۶۸۷﴾

خالق اور مخلوق کے مابین مُخل مت ہو۔ کسی بھی انداز میں
دخل اندازی مت کر، قُدرت کی کسی حکمت پہ اعتراض مت کر

یہ توحید ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۷۸۸

تیرے نُور کے جلال کی تجلّی جب کسی شیطان پہ چمکتی ہے ،
تاب نہ لاتے ہوئے جل کر راکھ بن جاتا ہے۔
کسی اور طرح نہ کوئی اسے ہرا سکتا ہے نہ مٹا
شیطان نے اس کو مان لیا

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۴۷۸۹

گُفتار جب کردار کا زِرہ بکتر پہن کر میدان میں
آتی ہے ، تلوار کرامات کر دیتی ہے۔
ماشاءاللہ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

تیری تصویر کا تصوّر - اے شہزادۂ کونین :
میرے دل کی دنیا میں ہمیشہ زندہ اور قائم رہتا ہے
جب یاد آتی ہے ، رو لیتے ہیں -
تیرے زخم میرے دل میں ہر وقت تازہ اور خوں فشار
رہتے ہیں
کبھی مندمل نہیں ہوتے -
گویا کل کی بات نہیں - آج کی ہے
تیرے گلستانِ عقیدت کے پھول سدا بہار رہتے ہیں
خزاں سے نابلد
جب چاہا جھولی بھرلی :

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۲۶۹۱

بندے اللہ کی قدر نہیں کرتے ....
وہ قدر تو بالکل ہی نہیں کرتے جس کا کہ وہ مستحق ہے ....
حالاں کہ دُنیا و آخرت کے تمام درجات قدر ہی کی
بدولت عنایت ہوتے ہیں ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۲۶۹۲

بندے اللہ کا ذکر نہیں کرتے ۔ شکر نہیں کرتے
اور فکر نہیں کرتے اور بالکل نہیں کرتے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

ان تینوں کا ایک دوسرے سے چولی دامن کا ساتھ ہے
جو ذکر کرتا ہے اللہ اسے شکر کی توفیق بخشتا ہے
اور ذکر و شکر ہی کی بدولت فکر عنایت ہوتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۹۴

شکر کی قدر ہر فیض کا منبع ہے ۔ ماشاء اللہ
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

جو بندہ اپنی نسبت کی ناموس کی قدر نہیں کرتا
اپنے منصب کے اکرام کی قدر نہیں کرتا ۔
صحت کی قدر نہیں کرتا اور اپنے فن کی قدر
نہیں کرتا ۔ فراغت کی قدر نہیں کرتا — اور
اپنے محسن کی قدر نہیں کرتا
گویا
اللہ کی بھی قدر نہیں کرتا ۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۶۹۶

اللہ کی قدر کر ۔ کماحقہٗ قدر کر

اور قدر ہی کی بدولت خود آرائی کے تمام درجات
منصۂ شہود پہ جلوہ افروز ہوتے ہیں ۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

﴿۴۶۷﴾

انسان کے وجود میں شیطان کا وجود رگ رگ میں موجود رہتا ہے۔
ہر قول و فعل میں کوئی نہ کوئی جزو قائم رکھتا ہے۔

خیرات میں بھی موجود رہتا ہے
صدقات میں بھی

حسنات میں بھی
عبادات میں بھی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

﴿۴۲۹۸﴾

تیرے عمل کا جلال
شیطان کو جلا دے
اور
جمال کا نور، اجڑے ہوئے
دلوں کو بسا دے
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

﴿۴۷۹۹﴾

کمالات

تیری زندگی کا کمال ہی تیرا کمال ہے
جو دم تیرے ذکر میں گزرا کمال ہے
شکر میں گزرا وہ بھی کمال ہے
فکر میں گزرا کمالِ کمال ہے

باقی خرافات

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوا الْفَضْلِ الْعَظِیْم

فکر تیری زندگی کے پودے کا پھل ہے
اور پھل ہی سے زندگی زندہ ہے

کھٹّے پھل
نہ کھانے کے قابل ہوتے ہیں نہ منڈی میں
لے جانے کے
اور تھوک دیے جاتے ہیں

لذیذ و شیریں پھل ہر منڈی میں مقبولِ عام ہوتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

بعض پھل منڈیوں میں ناپید ہوتے ہیں، کسی باغ میں نہیں ملتے۔ کہیں کہیں کسی پہاڑ کی بلند و بالا چوٹیوں کے اردگرد جنگل میں ہوتے ہیں۔

نہ میٹھے ہوتے ہیں، نہ کھٹے، نہ خوش رنگ ہوتے ہیں نہ بے رنگ۔

انہیں ایک بار کھا کر پھر کھانے کی حاجت نہیں رہتی۔

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

چاند کی چاندنی سے پھلوں میں رس پیدا ہوتے ہیں

اور

بدر التمام

کی روشنی سے مٹھاس

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّمَامِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَامِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الشَّفِیْعِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَنَامِ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۷۰۳

دنیائے داستان میں
ذکر و شکر و فکر ہی کی داستانیں ہوتی ہیں

ث

تیری گزری ہوئی داستانوں میں چند قابلِ ذکر
داستانیں زندہ ہیں۔
اسی کی رٹ لگائے جا رہے ہو
سوچنے کا نام تک نہیں لیتے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

نافع الخلق ایجادات فکر ہی سے پیدا ہوئیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۰۵

علم و حکمت اور عشق و رقت کی دنیا میں
تیری داستان
کوئی بھی داستان کسی سے کم نہ ہو یَاحَیُّ یَاقَیُّومُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۰۶ھ

معصُوم اپنی معصُومیّت کا وکیل ہوتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

[illegible]

جُرم جب معصوم کو بے گناہ مُجرم تسلیم کر لیتا ہے ،
معصُومیّت کا بول بالا ہو جاتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۰۸

خرافات ہماری منزل ہے
چُپ رہنا ان کی
بات بات پہ پھر جانا ہماری منزل ہے
کسی ایک بات پہ ڈٹ جانا اُن کی
یہی ہماری پستی — اور
یہی ان کی ہستی کی مستی

ماشاءاللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۷۰۹

اللہ کا نام لے کر جس بھی بحر میں کود پڑتے، کسی نَاخُدا
کو کسی خاطر میں نہ لاتے۔ جہاں جانے کا عزم کرتے پار
ہو جاتے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۷۱۰

تَوَکَّلتُ عَلَی اللّٰہِ بیڑے ٹھیل دیتے اور
صحیح وسلامت ساحل سے ہمکنار ہو جاتے۔
یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴/۱۲

ہر شے بدل سکتی ہے۔
اور بدل بدل کر بدلتی رہتی ہے۔

قول

کبھی نہیں بدلتا قائم و دائم رہتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

جب تک قول اپنی ثابتی کے ثبوت کا
ثبوت نہیں دیتا مطمئن نہیں ہوتا۔ قول
کی برکات کی عظمت کا ظہور نہیں ہوتا۔

ماشاءاللہ

جس قول میں روح کی جان نہیں ہوتی
مُردہ ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۴۷۱۳

زندگی کی طنابیں کسی نہ کسی قول ہی کی بدولت
کھچی اور تنی رہتی ہیں۔ جب ٹوٹ جاتا
ہے، گر جاتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

اللہ کرے تیرا کوئی عمل کبھی باطل نہ ہو
کبھی نہ ٹوٹے ہمیشہ قائم و دائم رہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

زندگی جب قول کا استقبال کرتی ہے
وفا کی تمام ادائیں سمٹ کر زندگی پہ چھا
جاتی ہیں۔ خزاں پلٹ کر بہار بن
جاتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴/۱۵

ابتدائے آفرینش سے لے کر نبی الاخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم تک چند باتوں سے منع کیا گیا۔
وہی چند باتیں ہر کوئی ہر روز کرتا ہے۔ مثلاً
جھوٹ — غیبت — چغلی — اور — حسد

کیا ابھی تک ان کے ختم کرنے کا وقت نہیں آیا؟
جو چیزیں قطعی حرام ہیں، دورِ حاضر کے حرم کا

مقبول ترین مشغلہ

اللہ! اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۴۷۱۶

بندہ غلطی کا بہانہ تلاش کرنے میں مصروف رہتا ہے۔

یہ بھی ایک غلطی ہے

غلطی تسلیم کرنا، غلطی کا ازالہ ہے

کوئی بہانہ کسی غلطی کو مطمئن نہیں کرسکتا مگر یہ اور صرف یہ کہ:

غلطی تسلیم کر اور معافی کی اُمید رکھ

غلطی کرنا انسان کی فطرت ہے

معاف کرنا اللہ کی

اگرچہ روز غلطی کرے۔ بھاویں ستر بار کرے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيم

۷۱۷۴

صدقہ بلا امتیاز صدقہ ہے، بَلا اس کو پھاند نہیں سکتی

جب سب تھک ہار کر مایوس ہو گئے
کنواں اُبلنے کے کوئی آثار نظر نہ آئے
ایک ماں نے بیٹی سے کہا :
" کیا ابھی تک کسی کا لینا دینا باقی ہے "؟
یہ کلمات کہنے نہ پائی تھی کہ سخر دوپہرے ایک اونٹنی آئی۔ بھوک کی شدت سے نڈھال، روٹی کا سوال، ماں نے گھی شکر ملا کر پیٹ بھر روٹی کھلائی، روٹی کھلانے کو ابھی دیر نہ ہوئی تھی کہ جو کنواں مدت سے اُبل نہ رہا تھا ۔ اُبل گیا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۷۱۸

تکلّف ادب کی قید ہے۔
بے تکلّف آزاد

لارڈ کچنر وائسرائے ہند تھا اس کی ایک سائیس کالی داس نامی سے محبت ہو گئی بالکل ہی بے تکلف ہو گیا۔ ایک دن وہ بازار جا رہا تھا کہ لارڈ کچنر کی بگھی رکی اور اسے آواز دی:

"او فلاں کے بیٹے مجھے شرم آتی ہے کہ کچنر کا دوست بازار پیدل سودا لینے جائے۔ مجھ سے یہ دیکھا نہیں جاتا۔ آئندہ جس دن جہاں کہیں جانا ہو میری بگھی پہ سوار ہو کر جایا کر۔"

حاضرین کو یہ بھی کہتے سنا کہ کالی داس لارڈ کچنر سے ایسی ایسی اَنٹ سَنٹ ناگفتہ بہ باتیں کرتا کہ سامعین دنگ رہ جاتے۔

مثلاً یہ "سالے میرے پاس تیری کونسی بگھی دی ہوئی ہے۔"

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۷۱۹

صاحبِ زمان زندہ ہوتا ہے۔ اگر زندہ نہیں تو صاحبِ زمان کیسا؟

نیز دو انبیاء علیہم السلام

حضرت سلطان البحر و البر حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام اس دُنیا میں زندہ اور قائم ہیں۔

ان دونوں میں سے کوئی بھی ابھی تک موت سے ہمکنار نہیں ہوا۔

حضرت خواجہ خضر علیہ السلام پیلس ہیں اور حضرت الیاس علیہ السلام خلیفہ۔

حضرت خواجہ خضر علیہ السلام جہاں کہیں نماز پڑھتے ہیں سبزہ اگ آتا ہے اسی بنا پر انہیں خضر کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

الحمد للحی القیوم
فلله خیر انتزاقہم

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۷۲
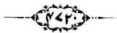
جو رشوت خور نہیں

دور حاضر کا مفلوک الحال ہے

*

بندہ کسی نہ کسی انداز میں

رشوت خور ہے

الحمد للحی القیوم
ما اللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

انسان بدعنوان ہے

اِلّا ماشاء اللہ

انبیاء کرام علیہم السّلام کے سوا کوئی انسان
بدعنوانی سے پاک نہیں ہوتا۔ اِلّا ماشاء اللہ
کسی نہ کسی بدعنوانی کا شکار رہتا ہے

لوگوں کے بچوں کی بدعنوانیوں کا جائزہ
مقصود ہو تو اپنے بچے کو دیکھ۔
دونوں ہیں دونوں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۷۲۲

بندہ ہر شے بن کر جس بھی روپ میں پر گٹ ہونا چاہے ہو سکتا ہے۔

مگر پہلوان

پہلوان کے لیے جسم ضروری ہوتا ہے محض دعویٰ نہیں

۴۷۲۳

بعض مقام پہ بعض قسم کی بعض باتیں ہر وقت نہیں کی جا سکتیں وقف و مخصوص ہوتی ہیں۔

۴۷۲۴

بعض عجیب و غریب قسم کی زندگی ہوتی ہے۔ ہر کوئی ہر وقت ہر قسم کی بات کا نہ متحمل ہوتا ہے نہ مجاز

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۷۲۵

غیبت گو اور چُغل خور
عارف نہیں ہوسکتا

۴۷۲۶

حیا نے حیا کی قسم کھائی کہ کوئی حیادار کبھی
بے حیا نہیں ہوتا

۴۷۲۷

جن آنکھوں سے تو لوگوں کی عورتوں کو دیکھتا ہے
اسی سے تیری

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۷۲۸

اپنی ماں بہن بیوی اور لڑکی کو ساتھ لے
کر بازار میں پھر۔
جب تو کسی نامحرم کو نہیں دیکھتا تیری کو
بھی نہیں۔ اور یہ فطرت کا اٹل اصول ہے۔

۴۷۲۹

ریڈیو خانہ بدوشوں کی تفریح کا ذریعہ ہے۔

❀

گھوڑی پہ سوار ہاتھ میں حقہ اور شکاری کتا۔
زندگی کے چند مختصر اسباب ہیں اور کوئی بھی ان سے
بے نیاز نہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۷۳۰

کسی بھی نواب کی نوابی اور خاکروب کی خاکروبی
میرے کسی بھی کام نہیں آتی۔ بڑے میاں سچ پوچھو، تو
میرے مطلب کی کوئی بھی شے کسی کے پاس ہی نہیں۔
جن چیزوں کے پیچھے تم ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہو
کسی بھی کام کی نہیں، ناپسند، ناپائیدار، بودی اور فانی۔

اگر تیرے کسی بھی کام کی کوئی شئے ہے تیری
خودداری ہی کی خود آگاہی ہے۔ اسی میں تیری
خودی کا وقار اور عظمت کی تمکنت ہے

[illegible]
فالله خير الرازقين
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۲۷۴

انتخاب

غیبت اور چغلی

ایک کرتا ہے ایک سنتا ہے۔

گویا ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔

اگر کوئی اس مذموم ترین فعل سے اجتناب کرے

گویا

اس نے سوا لاکھ **منہیات** کے **فتنات** کا

خاتمہ کر دیا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۷۴

غِیبت تیرے بدترین عمل کی دادی
اور
چُغلی اس کی نانی ہے۔

اگر ایک نہی۔ صرف ایک
پ
پورے عزم بالجزم اور آب وتاب سے
جاری کی جائے۔ اللہ اللہ
ماشاءاللہ
کل منہیات کو اپنی لپیٹ میں لے کر ختم کردے

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۳۳

جب تک تم باز نہیں آتے
ہم بھی باز نہیں آتے

دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کا مبلّغ
غیبت و چغلی
کا شکار ہوگیا
جو ہر شئے پہ غالب تھا مغلوب ہوگیا
جس کی زندگی کے نمونے سے زندگی بہرہ ور تھی
گم ہوگیا۔
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۳۴

غیبت اور چغلی

دُور ۔ دُور ۔ دُور

مردُود ۔ مردُود ۔ مردُود

غیبت اور چغلی تیرے جوشِ عمل کی تپش سے جل کر کوئلہ بنے

کوئلہ سے راکھ ۔ راکھ سے خاک اور پھر خاک سے غبار بن کر

جس بھی سرنگی کے راگ میں جو گیت گائے گی ماشاءاللہ الحمدللہ !

وجد میں بہار بن کر چھائے گی اور ملہار بن کر برسے گی

یاحیُّ یاقیُّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

غیبت اور چغلی کی جلی ہوئی راکھ
نصرتِ حق کی نوید
دستِ قدرت کی تائید ــــ اور
صبحِ درخشاں کی اُمّید ہے

ملت کے خزاں رسیدہ چمن کے لیے
بادِ بہاری کا **پیغام**
داستانِ حرم کا نیا عُنوان
بوستانِ اسلام کی نئی آن اور گلستانِ محمدیؐ کی
ترجمان بن کر بہار کی آمد کا **مژدۂ جانفزا** سنائے۔
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

ایک خوش رنگ شگوفہ پھوٹے

غنچہ کھلے

کلیاں چٹخیں — اور

تیرا باغ مدت سے جس مہک کو ترس رہا تھا

آن کی آن میں گلی گلی بن کر معطر کر دے۔

٭

بُلبل کے میٹھے بول ، قمریوں کے کمال

رنگ برنگی تتلیوں اور پتنگوں کا پرتوِ جمال

عالمِ گیتی کی اُلجھی ہوئی زلفوں میں پھر سے رنگ

بھرنے لگے

الحمد للحي القيوم

فالله خير الرازقين

وَاللّٰہُ ذُوا الفَضلِ العَظِیم

غیبت اور چغلی

ذکر اور تبلیغ دونوں کو کھا جاتی ہے

نہ ذکر نافع نہ تبلیغ

——— اور ہم سب کے سب غیبت بھی کرتے ہیں اور چغلی بھی۔

بتا :

اس سے کیا حاصل۔ مگر فتنہ ہی فتنہ

غیبت ختم کر چغلی بھی :

کامیاب

ماشاء اللہ

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

الحمد للحي القيوم
واللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۳۸۰ ھ

میں غیبت اور چغلی کو ختم کرنے کا عزم کرتا ہوں۔
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ
مجھ کو توفیق بخش ــ آمین

تیری لوحِ جبیں پہ یہ نقش گہرے الفاظ میں منقش ہوں
اَن مِٹ ہوں، دلکش سے ہوں، ہر کسی کو دکھا، ہر کسی کو سنا
اور ـــــ ہر کسی کو جگا۔

گویا تُو نے ہر فضول اور ہر خرافات کو بہترین اور مقبول ترین
اوقات میں تبدیل کر لیا ـــــ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

تركِ غیبت اور چُغلی

اس دور کا مایۂ ناز مقام

اس کے عامل کے عمل کا حال ! ماشاء اللہ !

اسمِ اعظم کے مترادف گردانا جاتا ہے اور

کُن فیکون کی دلیل ۔ ماشاء اللہ

اور اسے کوئی رد کرنے کا مجاز نہیں ۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

یہ پھل ناپید ہیں ، منڈی میں کہیں نہیں ملتے ، کھا کر ہی اس کی لذت و قوت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے ۔

کھا کر دیکھ

جب بھی کسی نے کھایا پہلے پچتایا اور بہت پچتایا کہ پہلے کیوں نہ کھایا ۔

اور یہ باتیں

بڑے ہی کام کی باتیں ہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۲۸۴

کوا ایک نجس پرندہ ہے
پرندوں کی دُنیا میں سب سے حریص و غلیظ
اور گندگی خور
مگر
اپنے مردار کوّے کو کبھی نہیں کھاتا
ھرگز نہیں کھاتا

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۷۳۲

بھیڑیا

جنگلی درندوں میں ظلم وجبر اور وحشت وبربریت

کی علامت

اس نے بھی چغلی سے پناہ مانگی

سیدنا حضرت یعقوب علیہ السّلام سے عرض کی

"اگر میں آپ کے بیٹوں کی چغلی کھالوں، سارے بھیڑیوں

میں بدنام ہو جاؤں۔

اور یہ بات

ہمارے جنگلی قانون میں روا نہیں"

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ
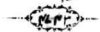
ہم سے تو یہ کُتّا بازی لے چلا

معمولی سی شفقت پہ لوٹ پوٹ

دُم ہلا کر ، بل کھا کر اور پاؤں چاٹ کر اظہارِ نیازمندی کرتا ہے۔

ڈنڈے کھا کر اور جھڑکی سہہ کر بھی جامۂ وفا کو داغدار نہیں ہونے دیتا۔

مالک کا در چھوڑ کر کسی اور در پر کبھی نہیں جاتا

ہم اشرف المخلوقات — اور یہ

نجس العین

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۲۶۳

یہ ماسی پھوپھی کا مقام نہیں
مردوں کا اکھاڑا ہے
سوچ کر بول
سوچ کر چل ــــ اور
سوچ کر لکھ
یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۷۸۵﴾

کتاب سے کتاب تیار کی جاتی ہے

اور

باطن سے باطن

باطن

جیسے میری ماں کی گھگھری

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

باطن

لطائف و وظائف کا پابند نہیں حق کی حقیقت کا ترجمان ہوتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۷۴۶

سوسال بعد کے مُردے جب مُردوں سے ملاقات کرتے ہیں ، دم دم پہ اپنی زندگی پہ افسوس کرتے ہیں ، معمولی نہیں ، بے حد افسوس کرتے ہیں۔

کچھ کرنے پہ قدرت تو نہیں رکھتے

البتہ اپنی زندگی پہ نادم ہوتے ہیں اور پشیمان۔

جینے والو :

مرنے والوں سے عبرت حاصل کرو :

آج نہیں ابھی۔

کل کی کسی کو خبر نہیں :
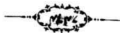
یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۶۴۸

ہر پودا درخت بن کر ہی فیض پہنچاتا ہے
پھول، پھل اور سایہ، بعض اُپھل

٭ ٭ ٭

دُنیائے نباتات میں درخت ظلمات کا شکار بنے رہتے ہیں۔ محافظ ہی نشوونما کو پروان چڑھنے نہیں دیتے۔ کبھی گنجان سایہ کو اُبھرنے نہیں دیتے۔ چھانگ چھانگ کر اور کاٹ کاٹ کر مثل بانس بنائے رکھتے ہیں۔ کوئی بھی نگران حفاظت نہیں کر سکتا۔

جنگلی درخت اللہ کے حوالے ہوتے ہیں۔ اللہ ہی ان کا نگہبان۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۷۴۹

عزم

چودہ صدیاں گزریں ایک نوجوان نے دریائے یرموک
کے کنارے پیشانی پر تاریخ ساز شکن ڈالتے ہوئے
قبضۂ شمشیر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا کہ :
" سمندر میری تلوار کے آگے بے حقیقت حباب،
پہاڑ بے کس تنکے کی مانند، دریا ایک کھائی کی طرح
اور میری تلوار کے سامنے کوئی نہ ٹھہر سکے گا "
ہاتف غیبی نے تائید کی کہ :
" تو نے سچ کہا "

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

حضرت پیرانِ پیر غوث الاعظم جیلانی محبوبِ سبحانی
قدس سرہ العزیز حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی اولاد کے

قُطب الارشاد ہیں

اور یہ مرتبہ قیامت تک کے لیے ہے۔

واضح ہو کہ حضرت پیران پیر غوث الاعظم جیلانی محبوبِ سبحانی
قدس سرہ العزیز حضرت **ابوسعید** قدس سرہ العزیز
کے مرید الاناب تھے۔

اهلاً و سهلاً

پیر ایسے کہ مخدومِ جہاں ——— اور مرید
اللہ اللہ قطب اللوح والقلم۔ مبارکاً مکرماً مشرفاً

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

حضرت خالد بن ولید
رضی اللہ عنہ

اے اللہ کی تلوار :
یرموک کے دریا کی لہریں تیری جرأت کو سلام کہتی ہیں ۔ اللہ اللہ
ماشاءاللہ
ایک دن میں نو تلواریں ٹوٹ کر کفر پہ گریں اور ہاتف نے کہا
مرحبا :
تو توحید کے نشے میں مدہوش تھا ۔ کسی کثرت کو کبھی خاطر میں
نہ لاتا ۔ تن تنہا کفر پہ گرجتا اور کشتوں کے پشتے لگا دیتا ۔
تو نے مبارک ہی تیرا احرز جان ہوتا جب ہر منصب سے
بے نیاز ہو کر میدان میں گرجتا اللہ اللہ میدان کانپ اٹھتا ملت کی
آبرو کی وفا تیرے عزم کو سلام کہتی ہے ۔ یہ تھے داستانِ ملت کے
زریں اوراق ، نہ کہ یہ ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ؛

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

عمل ـــــــــ

اور پھر

یرموک کے اس پار

بہادر بادلوں کی طرح گرجے

تلواریں بجلی کی طرح چمکیں

تیر بارش کی طرح برسے

اور

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قیصر روم کی قوت کو

خاک میں ملا دیا۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

اسلامی نظم وضبط

تیری رضا کے صدقے ،
تیری وفا کے قربان ،
خلیفۂ وقت سے معزولی کا پروانہ ملتا ہے
دُنیا کا عظیم ترین سپہ سالار
تسلیم و رضا کا پیکر بن کر
گردن جُھکائے ؛ ادب و نیاز سے ٹوپی اُتار دیتا ہے
اور معمولی سپاہی کی حیثیت سے دادِ شجاعت دیتا ہے
جاہ و حشمت اور منصب و مراتب کی مطلق پرواہ نہیں
میں تیری شجاعت بھری اداؤں کو نیاز مندانہ ہدیۂ تبریک
پیش کرتا ہوں ۔

ابُوانیس **محمد برکت علی** لودھیانوی عُفی عنہٗ

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

تاریخِ عالم

سیف اللہ کا سا مجاہد، سپہ سالار اور مبلغ
پھر سے پیدا نہ کر سکی۔
ایک سو جنگیں لڑیں۔
کسی میں بھی شکست نہ کھائی۔
تلوار کے ایک ہزار زخم کھائے۔
موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکرائے۔
دُنیا کے دو بڑے بڑاعظموں میں اسلامی پرچم لہرائے۔

ماشاءاللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۷۵۵م

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۴۸

مُحبّت کی وفا کی محنت

——— کبھی رائیگاں نہیں جاتی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۱۷۵۸

وصیّت —
اگرچہ کافر کی ہو، واجب الاجرا ہے

وصیّت —
بندے کی الوداعی کلام ہوتی ہے
کبھی ردّ نہیں کی جاتی

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضْلِ العَظِیْم

۴۷۵۹

جو چیز اور کوئی بھی چیز جو اللہ ہی کے لیے
اللہ کی بارگاہِ عالیہ میں پیش کر دی جاتی ہے،
اللہ اسے کبھی ضائع نہیں فرماتے
اَبد الاَباد محفُوظ رکھتے ہیں
یَاحَیُّ یَاقَیُّومُ

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيم

بندے بعض کام کرنے کا شوق رکھا کرتے
ہیں لیکن کرنے کے متحمل نہیں ہوتے۔
خیال ہی خیال کی لگن میں مگن رہتے ہیں
بعض شوق اتنے پسندیدہ ہوتے ہیں کہ اللہ
انہیں مایوس نہیں فرماتے،
لگن کی مگن ہی کو مقبول فرما لیتے ہیں۔
یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

لگن زندگی کی مگن : ماشاءاللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوا الفَضْلِ العَظِیْم

رجب المرجّب اللہ کا مہینہ ہے
اس کا اکرام کر۔
اور صحیح اکرام یہ ہے کہ اس کی ابتداء
تیری زندگی کے اپنے اعمال کی تمہید ہو۔
بہترین عمل خاموشی اور بدترین عمل غیبت اور
چغلی ہے۔
خاموشی پہ ثابت قدم رہ، غیبت اور
چغلی سے دُور
یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

بڑے میاں !

آؤ : آج اس " جھوٹ " کا قطعی فیصلہ کریں
اور بس کر کے ہی دم لیں ۔

آج ہم نے یہ عزم بالجزم کیا ہوا ہے کہ جب
تک یہ جھنجھٹ ختم نہ کریں کمر نہ کھولیں گے اور
ہاتھ نہ روکیں گے ۔

یہ لڑائی مدت سے جاری ہے ۔

آج اس کا **فیصلہ** ہو ہی جائے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

صِدق کی برہنہ تلوار کذب کے پُرزے پُرزے
اڑا دے ،
ٹکڑے ٹکڑے کردے ،
دوبارہ جی اُٹھنے کی اُمید نہ رہے ،
اس کا کُل دفتر ملیامیٹ کردے ،
سب حریفوں کو نادم فرما کر اُجاڑ دے ،
برباد کردے اور اس کے پرخچے اڑادے ۔
ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

اُٹھ او کمینیاں تُوں کی بنیاں پھردااِیں۔

تُو بہت کچھ کر چکا اور سب کچھ کر چکا کیا تیرے رُکنے کا وقت نہیں آیا۔ اگر اب تک نہیں آیا تو سمجھ کہ بس اب آ گیا۔ کیا تُجھے ختم کرنے والا ابھی تک نہیں پہنچا۔ چلا ہوا تو مدت سے ہے۔ بس ذرا انتظار کر ابھی آیا اور ابھی آیا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

کیا تجھے پتہ نہیں کہ پیادے جب کسی کے پیچھے لگ جاتے ہیں تو بس لگ ہی جاتے ہیں۔
جب تک اُسے پکڑ کر دربار میں پیش نہیں کرتے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۶۷

تو بڑا کمینہ ہے، ہر نفس پہ سوار رہتا ہے، رُوح بے چاری کچھ نہیں کر سکتی، بس پیچ و تاب کھاتی رہتی ہے تو نفس کے مذموم منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے، کبھی ناکام نہیں ہونے دیتا۔ اگر کوئی حربہ ناکام ہونے لگتا ہے تو اسے کسی اور طرح تقویت پہنچا دیتا ہے حتیٰ کہ تیری زندگی کبھی ختم نہیں ہوتی۔

اب تیرے بچ نکلنے کا کوئی امکان باقی نہیں رہا۔
سلامتی چاہتے ہو تو دونوں ہاتھ اُٹھا کر ہار مان لو۔
اور
ھار تو تم نے مان ہی لینی ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

جب رُوح نے آب دیدہ ہو کر حق
سے یہ فریاد کی کہ اے حق ! میری فریاد کو
پہنچ !
جھوٹ مجھے اُبھرنے نہیں دیتا اس نے میرا
ناطقہ بند کر رکھا ہے ، میرا گھیراؤ کر رکھا ہے۔
کیا کروں کوئی داؤ کارگر نہیں ہو رہا۔ تُو حق ہے۔
حق کی حمایت تیرا حق ہے۔
میدان میں اُتر !
یاحق ! اگر تو نے حق کی اب حمایت نہ کی
پھر کب کرے گا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

رُوح کی یہ پُکار سُن کر حق اُس کی مدد کے لیے میدان میں آن پہنچا اور تیرے بچ نکلنے کی اب کوئی اُمّید باقی نہیں رہی۔
حق نے تجھے باطل کرکے ہی دَم لینا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۷۷۰

جھُوٹ جھُوٹ ہے -
جھُوٹ کو بَرملا جھوٹ مان -
کسی بھی انداز میں مت چھُپا ،
جھوٹ کی حمایت کو بھی جھوٹ تسلیم کر ،
مَن گھڑت تاویلات مَت کر -

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

۷۷۱

دیکھا تیری کرتوت نے کیا کچھ نہ کیا، بھری ہوئی محافل اجاڑ دیں۔ شیطان نے چپے چپے پہ ایسی عبادت کی کہ کسی اور کو ایسی سعادت نہ ملی۔
وہ معلم الملائکہ بنا اور جبریل علیہ السّلام اس کے تلمیذ
حسد نے اسے ورغلایا اور حسد خصائل کی دنیا میں بدترین خصلت سے بھی بدتر ہے۔
ہر حسد شیطان ہی کے حسد سے پرگٹ ہوا،
جب معلم الملائکہ کا یہ حال ہے تو اور کون محفوظ رہ سکتا ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

حَسد

ایک بدترین خصلت ہے ۔ جس بھی وجود میں ایک بار داخل ہو کر گھر کر لیتی ہے بالکل نہیں نکل سکتی چونکہ کسی اور کو اس کی خبر تک نہیں ہوتی اس لیے یہ اپنا کام جاری رکھتی ہے ، دِل کو کبھی فارغ نہیں ہونے دیتی ۔ نماز میں بھی نہیں، اور

ذِکر تو ہے ہی اس کی لپیٹ میں ۔ ایسے ایسے رخنے پیدا کرتی ہے کہ توبہ توبہ !

اپنے سوا ہر کسی کو ہر حال میں مشکلات میں مُبتلا کر دیتی ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

حسد کی سوا لاکھ حکایتیں دُنیا میں موجود ہیں۔

اَدنیٰ سے اَعلیٰ تک

اس سوا لاکھ حکایت کا

بندہ بندہ ترجمان ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۶

کامیاب ہونے والوں کی راہ پر چل کر ہی بندہ کامیاب ہو سکتا ہے۔

کامیابی کا راز۔ کامیاب ہونے والوں کی راہ اپنانے میں ہے

یہی راہیں ۔ کامیابی کی راہیں ہیں

عمل کا تسلسل محمود ہے ـــــــ اور

ابطالِ عمل ـــــ حرام

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا :

اور عہد کو پورا کرو۔ بے شک عہد
کے بارے میں (قیامت کو) بازپرس
ہوگی۔ (بنی اسرائیل : ۳۴)

*

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

قیامت کے روز ہر عہد شکنی کرنے والے کے لیے
ایک جھنڈا ہوگا۔ کہا جائے گا کہ یہ فلاں شخص کی عہد شکنی
کی علامت ہے۔

(دارمیؒ)

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

غیبت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا :

" ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے ۔۔۔۔ پس تم اس سے کراہت کروگے۔ (الحجرات")

*

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ دو روزہ دار شخصوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جاؤ دوبارہ وضو کرکے نماز پڑھو اور اپنا روزہ پورا کرکے دوسرے دن قضا روزہ رکھو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس لیے کہ تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔ (بیہقیؒ)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۷۸۶

اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا :
"بے شک اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں کرتے جو
حد سے بڑھنے والا، بڑا جھوٹا ہو ۔" (الزمر: ۶۰)

*

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا ، کیا مومن
بزدل ہوتا ہے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
ہاں (ہو سکتا ہے) پھر عرض کیا گیا ۔ کیا مومن بخیل ہو سکتا
ہے ۔ فرمایا ہاں (ہو سکتا ہے) پھر عرض کیا گیا :
کیا مسلمان جھوٹا ہو سکتا ہے ؟

فرمایا :
نہیں !

(مشکوٰۃ شریف)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

قال

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا :
کیا وہ لوگوں سے اس پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے
انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے ۔

(النساء ، ۵۴)

*

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لیے کہ حسد
نیکیوں کو کھا جاتا ہے (یعنی نیکیوں کو فنا کر دیتا
ہے) جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے ۔

(مشکوٰۃ شریف)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۴۴۹

کسی رند کے میکدے میں پیتو ستاؤ ،
لوٹ جاؤ
زیادہ پینا ہر ے کش کی عادت ہے اور جام پہ
جام لنڈھانا ان کی فطرت ۔
نہ مدھوش ہوتے ہیں نہ بے ہوش
صراحی بھری رکھتے ہیں اور جام لبالب
پی کر ہوش میں رہنا انہی کا خاصہ ہے ہر کسی
کانہیں ۔
یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۲۸۰

بتاؤ پڑھتے کیا ہو ؟

اچھا ! یہ اور یہ اور یہ اور یہ ...... اللہ اللہ

اب اور مت پڑھو

کسی عمل کو کسی دوسرے کا شریک مت بناؤ

کسی ایک پہ اکتفا کرو ۔

یہ اعلیٰ درجے کی طریقت کا ایک طریق ہے ۔

کیا میں یہ دریافت کرنے کا مجاز ہوں کہ آپ کی فہرست

کبھی مُکتے نہیں دیکھی ، شب و روز اَٹی پڑی رہتی ہے

یہ کوئی اور بات ہے ۔ اور

تم نہیں جانتے

الحمد للحیّ القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

بڑے میاں :

ہم شریعت کے حکم کے تحت ہیں۔
ہماری ہر نقل و حرکت شریعت ہی کے تابع ہو
کشف وری الوری ہیں
ہم نے زندگی کی ہر قسم کی زندگی کا حال سنت ہی
کی کسوٹی پہ پرکھنا ہے اور جو حال سنت پہ پورا
نہیں اترتا ہمارے نزدیک ناقابلِ تقلید ہے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

﴿۲۸۲﴾

بڑے میاں :
تیرے ہمزاد کا کیا حال ہوتا ہوگا ۔
سُک سُک کر سُک جاتا ہوگا
حاضرین متوجہ ہوں :
کہ یہ ہمزاد کا عمل نہیں ، کوئی اور بات ہے
جس کے ہم متحمل نہیں ۔
ذکر الٰہی کے مقربین عالمین آتشین گرزیں تھامے
اہلِ ذکر کے اردگرد حصار باندھے کھڑے رہتے ہیں
یہ کوئی گھڑی دو گھڑی کی بات نہیں ۔
ہمیشہ قائم و دائم رہتے ہیں ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

یہ تکتے تکتے تھکتے تھکتے اوڑک تھک کر اندر سے باہر نکل آتا ہے۔

اندر کوئی اور جگہ تو خالی ہوتی ہی نہیں۔ اس لیے انسان کے قرب و جوار میں فضا میں معلق ہو جاتا ہے۔ اور اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ وہ ذکر و جلال کی تپش کی، کسی بھی حال میں، تاب نہیں لا سکتا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابْ

رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیَاطِیْنِ وَ اَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ ○

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِعَظْمَتِهٖ ؕ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ شَیْءٍ لِعِزَّتِهٖ ؕ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِمُلْکِهٖ ؕ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اسْتَسْلَمَ کُلُّ شَیْءٍ لِقُدْرَتِهٖ ۝

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس کی عظمت کے آگے ہر چیز عاجز ہے۔ اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے کہ جس کی عزت کے سامنے سب چیزیں ذلیل ہیں۔ اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس کی حکومت کے سامنے ہر شے جھکی ہوئی ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہر چیز کو اپنی قدرت کے مطیع کر رکھا ہے۔

*

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے الحمد للہ الذی تواضع ...الخ

اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے پاس کی چیز (رحمت و بخشش) طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہزار نیکی لکھتے ہیں اور اس کے ہزار درجے بلند کرتے ہیں اور ستر ہزار فرشتوں کو اس کے لیے قیامت تک استغفار کرنے کے لیے مقرر فرمادیتے ہیں۔ (کنز العمال جلد اول صفحہ ۲۰۵ شمار ۳۸۹۱)

*

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ آدم کے بیٹے! میری عبادت کے لیے تو اپنے دل کو اچھی طرح مطمئن کرلے۔ میں تیرے دل میں غنا (بے پروائی) بھر دوں گا اور فقر و احتیاج کے سوراخوں کو بند کردوں گا۔ اگر تو ایسا نہ کرے گا تو میں تیرے ہاتھوں کو (دنیا کے) مشاغل سے بھر دوں گا اور تیرے فقر و افلاس کے سوراخوں کو بھی بند نہ کروں گا۔ (ابن ماجۃ۔ احمد)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

آج سے پچاس سال پہلے کا نوجوان کبھی ایسا
رنگین لباس نہ پہنتا۔
بلا تمیز اعلیٰ و ادنیٰ سفید جامہ پہنتا
میرے بیٹے
تیری یہ مٹ پٹ چال ۔ کھدریا جامہ
تجھے لاج آئے نہ آئے
میں ڈوب ڈوب جاتا ہوں
یَا حَيُّ یَا قَيُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۲۸

جب کوئی مقام ستر ھزار مقامات سے
گزر کر کسی مقام کے روپ میں جلوہ نما ہوتا ہے
ملائکہ و جن و انس کے نزدیک

مَظْهَرُ الْعَجَائِبْ وَالْغَرَائِبْ

کے روحی فیض کے کھرم کا ھکرم
گردانا جاتا ہے
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

عِترت کیا ؟

سُنار کی کارگاہ کی راکھ

جو کسی بھی طرح سونے سے کم نہیں ہوتی

نیاریا

اسی کو دریا کے صاف پانی سے دھوکر

سونا نکال لیتا ہے ۔

ماشاءاللہ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۲۸۶

ریح ——— جو ہر کسی کو ناپسند ہے

صحت کا راز ہے

اور

ریاح بن کر صحت کا عمود

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

تاریخ **ھبُوطی** کے **کشف الاحیاء** نے
بلند ترین مقامات تک گُم کر دیے۔
موضع **ہٹھور** (ضلع لدھیانہ) میں تین ہزار برس
پہلے سورج بنسی خاندان کے راجہ **جنک** کی راجدھانی
تھی۔
یہ موضع دھارا نگری کے نام سے بھی مشہور تھا۔ وہاں
موجود پرانے **کھنڈرات** کی اینٹوں میں لکھا ہوتا:
ایہہ بھٹھہ چاہڑیا کالو کمہارے
کاہو دا بالو جالیا راجہ جنک دوارے
مشہور تھا کہ ان کھنڈرات کی اینٹ جس گھر میں ہو وہاں
دیمک نہیں لگتی ــــ لوگ ان اینٹوں کی تلاش میں رہتے

اسی طرح

یہ بھی مشہور تھا کہ ساون کے مہینے میں اکثر لوگوں کو یہ آواز سُنائی دیتی (اور اسے "ہاڑ بولنا" کہتے تھے یعنی غیبی آواز)

رائے فیروز
سِٹ بُوٹی
دُنیا جُھوٹی

مشہور تھا کہ رائے فیروز ایک فقیر کا طالب بنا۔ رات اسی کے ڈیرے پہ رہتا۔ وہ فقیر ایک کڑاہی میں تیل کڑکڑا کے اس میں گر کر جل بُھن کر کوئلہ بن جاتا۔ فقیر نے رائے فیروز سے کہا ہوا تھا کہ میرے بُھنے ہوئے جسد پہ یہ بُوٹی ڈال دیا کرو جب رائے فیروز فقیر کی دی ہوئی وہ بوٹی ڈالتا تو فقیر سرجیت ہو جاتا۔ رائے فیروز کی بہن کو یہ خبر پہنچی اُس نے بھائی کا تعاقب کیا اور موقع پا کر اس کی ہتھیلی پہ نیچے سے ایسا ہاتھ مارا کہ بُوٹی گر گئی اور وہ بُھنا ہوا جسد پھر سرجیت نہ ہو سکا۔ تب سے یہ مشہور ہے کہ ہاڑ ھ بولتا ہے

رائے فیروز، سِٹ بوٹی، دنیا جھُوٹی وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۸۸

رنگا رنگ برتن بنانا کمہار کی زندگی ہے
اور یہی اس کا فن

اگر تمام برتنوں کو دریا میں ڈال دیا جائے تو سب کے
سب آن کی آن میں گل کر [illegible] ہو جائیں
مگر آوی میں پتا ہوا برتن ابدی حیات کا امین
بن جاتا ہے۔ اگر اسے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیا جائے
تو ٹھیکری کی شکل میں ہمیشہ قائم رہتا ہے۔

مٹی آوی کی منزل طے کر کے امر ہو جاتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۲۸۹

اسی طرح اور عین اسی طرح

جذب کی تِلچھٹ

کا خمار کبھی نہیں اُترتا

اور پھر اُن کی تلچھٹ کا

اثر ایک ہے

جام ہو یا تِلچھٹ

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

جب تلچھٹ کا یہ حال ہے تو بھری ہوئی بوتل کا کیا حال ہوتا ہوگا۔

فیضانِ فیض

پیر الفیض حضرت شاہ بُوعلی قلندر پانی پتی

قدس سرہُ العزیز

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۷۹

جذب کا اصلی حال
کپڑے پھاڑ کر جنگل کو نکل جانا
مگر
سنّت مطہرہ کا نور
کسی نہ کسی رنگ میں
شریعت کے پاک پردوں میں
مستور رکھتا ہے
کبھی بے نقاب ہونے نہیں دیتا

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۷۹۲

جذب شراب کی ایک لبالب بوتل
اسے پی کر مدہوش رہنا۔ جذب کی مستی
جو کبھی نہیں اترتی
اور نہ ہی کسی طرح اتاری جاسکتی ہے
اور دوسری بوتل جیسے دودھ
دودھ کی آمیزش شراب کے خمار کو بھڑکنے نہیں دیتی
تیزی کو معتدل کر دیتی ہے
دونوں کا اثر ہمیشہ قائم
کبھی جذب کبھی سلوک

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین

وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

۴۷۹۳

جذب رحمت ہے
عین رحمت
رحمت ـــــ اگرچہ کسی بھی روپ میں ہو
رحمت ہے
بظاہر سخت گوئی
حقیقتاً دلجوئی
بظاہر بد دعا
حقیقتاً عین دُعا

الحمد للحی القیوم
فانہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۷۹

مفت کی نعمت کی کوئی قدر نہیں کرتا
اس لیے کہ اس کے حصول کے لیے اس نے محنت نہیں کی ہوتی
اپنا پسینہ نہیں بہایا ہوتا
جان نہیں کھپائی ہوتی اور
پونجی نہیں لگائی ہوتی
یونہی سمجھ کر یونہی ضائع کر دیتا ہے
جس نے طریقت کے مجاہدات کی مشقت برداشت نہیں کی ہوتی
بلکہ کتی کتائی
سلی سلائی
دُھلی دھلائی
چادر اوڑھ لیتا ہے، اوڑھ تو لیتا ہے، قدر و اہمیت نہیں جانتا
کماحقہ مستفیض کیسے ہو اور کیسے کرے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیمِ

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ
گواہی دی اللہ نے اور فرشتوں نے اور علم والوں نے کہ اس (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
وہی انصاف کا حاکم ہے۔ اس کے سوا کوئی

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَاَنَآ اَشْهَدُ بِمَا
معبود نہیں (وہ) زبردست حکمت والا ہے۔ اور میں بھی وہی گواہی دیتا ہوں جو

شَهِدَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ وَ اُولُوا الْعِلْمِ
گواہی اللہ نے، فرشتوں نے اور اہل علم نے دی

وَاَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ اِلٰى وَقْتِ
اور میں یہ گواہی اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں تاکہ یہ میری جان

خُرُوْجِ نَفْسِىْ وَدُخُوْلِ قَبْرِىْ وَلِقَآءِ رَبِّىْ ۝
کندنی کے وقت، میری قبر میں اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے وقت کام آئے

✿

حضرت سلیمان بن احمد ابراہیم بن نائلہ اور عبدان بن احمد، عمار بن مختار،
مختار، حضرت غالب قطان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

میں نے کوفہ میں حضرت اعمش رضی اللہ عنہ کے نزدیک ڈیرہ جمایا میں کافی رات تک ان سے یہ دعا سنتا رہا۔ شھد اللہ ... پھر فرماتے وانا اشھد ... الخ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں نے ایک ایسی چیز سنی ہے جسے ان سے حاصل کرنا چاہیے۔ میں حضرت اعمش رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور عرض کی اے ابو محمدؒ میں نے آپ سے رات کے وقت یہ دعا سنی ہے شھد اللہ ... الخ اور پھر ساری بات عرض کر دی تو آپ نے فرمایا کیا تو نے مجھ سے پہلے کبھی یہ سنی ہے میں نے عرض کیا اللہ کی قسم میں نے پہلے کبھی نہیں سنی تو آپ نے فرمایا۔ ایک سال کے بعد بتاؤں گا۔ ایک سال کے بعد میں نے عرض کیا کہ ایک سال گزر چکا ہے آپ اپنا وعدہ پورا فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی ابووائل شقیق بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ سے اور انہوں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن صاحب کو لائی جائے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے نے میرے پاس ایک عہد چھوڑا ہے اور میں زیادہ حق رکھتا ہوں کہ اس کو پورا کروں (اور میں اپنے بندے کو جنت میں داخل کر دوں (ترتیب شریف جلد ۴۴ صفحہ ۱۴۲-۱۴۳)

سُنا ہے بھٹنڈہ میں رتن نامی ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ شق القمر سے متاثر ہو کر دین اسلام کے حلقہ میں آگیا۔ محبت کے جوش میں پیدل مدینہ منورہ پہنچا۔ پہلے حاجی رتن کہلایا اور پھر . . . . . یہ بات زبانِ زدِ خاص و عام ہو گئی

پایا بھید نہ فقر دے جتن دا
اجمیر خواجہ دی تے بھٹنڈہ رتن دا

حضرت حاجی رتن بھٹنڈوی سلسلہ عالیہ مداریہ کے بانی ہیں۔ ان کے سلسلے کے اکثر لوگ مجرد ہوتے۔ لمبی لمبی لٹیں رکھتے۔

الحمد للحي القيوم
ھالله خير الرازقين

واللہ ذوالفضل العظیم

کمر میں لوہے کی سنگلی

تن پہ صرف ایک لنگوٹی اور

چہرے پہ راکھ

انہوں نے مختلف مقامات کو مختلف درجات دیئے ہوتے

کوئی ملکی لاٹ

کوئی صوبہ

کوئی ضلع

کوئی تھانہ

اور یہ مقامات اپنے درجات کے لحاظ سے مشہور ہوتے

کہ یہ یہ ہے اور وہ وہ

مثلاً رائے کوٹ "تھانہ" تھا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۷۹۶

انتخاب ـــــــ صفتِ لاجواب

زندگی کی کامیابی کا انحصار، بہترین اور بدترین کی تمیز پر موقوف

بندہ جب تمیز اٹھا دیتا ہے نہ اللہ کے احسان کا شکر کر سکتا ہے نہ زندگی کی قدر

اپنے بہترین اوقات ـــــــ بدترین مشاغل میں لگا دیتا ہے

اور بہترین صلاحیتیں ـــــــ بدترین امور میں کھپا دیتا ہے

بہترین کو بدترین میں بدل لینا ہی ناشکری ہے

پرلے درجے کی ناشکری

اس ناشکری کے باعث بندہ آفات کی زد میں رہتا ہے

الحمد للحی القیوم

والله خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

جائزہ لے ــــــ بدترین یا بہترین

اوقات

خیالات

مشاغل

محافل

لواحقین

معاونین

احباب

پڑوس

ہجرت کر۔ بدترین سے بہترین کی طرف

اللہ تیرے ہر بدترین کو بہترین سے بدلے

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۷۹۸

ایک راہ گیر نے کہا کہ میں کسی مدرسہ کا تو پڑھا ہوا نہیں ویسے بہت کچھ پڑھا ہوا ہوں۔
اللہ اللہ! اچھا خوب

۴۷۹۹

بعض غلطی، جو بعض کے نزدیک کچھ بھی نہیں ہوتی دل سے اترنے کا باعث بن جاتی ہے

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۸۰۰

کسان فصل کا عارف ہے
کسان کی عارفیت سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی
ابد تک رہے گی
پودا خودرو ہو یا کاشتہ
جسے اپنا نہیں سمجھتا
کبھی پنپنے نہیں دیتا

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۸۰۱

ایک اور یہ .....

کہ فصل ہو نہ ہو

اگرچہ بنجر قدیم، غیر مزروعہ رقبہ ہو

وٹیں دھکنا کسان کی فطرت ہے،

اور فطرت کبھی تبدیل نہیں ہوتی

الحمد للحي القيوم

فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

جمعہ کی رات نوچندی ہوتی ہے جمعرات کو نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۱-۳

بوڑھا مریض منتوں ترلوں سے کسی کو ساتھ لیکر ہسپتال پہنچا
گھر والوں نے سُکھ کا سانس لیا۔
معالجوں نے دوا دارو دے کر فارغ کر دیا کہ جاؤ، گھر جا کے
آرام کرو۔ مناسب غذا کھاؤ، ٹھیک ہو جاؤ گے۔
بوڑھا کسی کو ساتھ لیے گھر لوٹا تو سارا ٹبر سُن ہو گیا۔ نظریں
پتھرا گئیں۔
یقین تھا کہ بچ کر نہ آئے گا مگر یہ پھر آ گیا۔
بڑا سخت جان نکلا
ہم تو سمجھے تھے کہ جان چھوٹ گئی پر
اتنے اچھے مقدر کہاں۔
چھوٹے بڑے ہر کسی پہ سکتہ طاری تھا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

سب اسی حیرت میں کھڑے تھے
گم سُم
بے حس وحرکت
شکریہ ادا کرنا توکجا
کسی نے بوڑھے کو ساتھ لانے والے اجنبی سے بیٹھنے کو بھی نہ کہا
کھانا پانی تو خیر کس نے پوچھنا تھا۔
وہ یہ منظر دیکھ کر ٹھٹکا۔
چند لمحے رُکا
کسی سے کچھ اور کہے بغیر
السلام علیکم کہہ کر باہر نکل آیا
اللہ اللہ
تیری دُنیا اس رنگ میں بھی بستی ہے !!

فاعتبروا یا اولی الابصار

۴۸۰۴

سوداگر ___ اگر سودے کے گُر کا عارف نہیں
ناکام ہے
جو سوداگر گُر نہیں ___ سوداگر بھی نہیں
گرُو سے گُر سیکھ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۸۰۵

بعض میوے ہم ناپسند کر کے پھینک دیتے ہیں
غریبوں کے بچے جھپٹ کر اُٹھا لیتے ہیں
حتّٰی کہ چھلکے بھی
پھر اللہ کا شکر بھی ادا کرتے ہیں
اور ہم ؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

اپنے دفتر کو دیکھ

جو شے وہاں رکھنے کے قابل نہیں، وہاں بالکل نہ ہو

جیسے فالتو مسودوں کے ڈھیر

بے مصرف فائلوں کے جھبّے

اور بے کار کاغذوں کے پلندے

تیری میز پہ ایک بھی ایسی شے نہ ہو جو تیرے دفتر کی ضروری زینت نہ ہو۔

گویا مُرغ ذبح کر کے گوشت لے لیا اور

بال، کھال، آنتیں، ہڈیاں، نجاست، غلاظت، ہر شے باہر جُوں کی توں

تیرے دفتر میں ہر شے کے لیے ایک مقام مقرر ہو۔

اور یہ مقام کبھی نہ بدلے

عملہ کو معلوم ہو کہ یہ چیز یہاں رکھی ہے۔

الحمد للحی القیوم

واللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

ہر کتاب

ہر فائل

اور ہر شے

اپنے اپنے مقام پہ نمایاں ہو

یہاں تک کہ پن کشن بھی

یہاں تک کہ جیب میں موجود گھڑی اور قلم

تلاش میں ہی ہفتے نہ لگ جائیں

اور یہ سب باتیں

ذمہ داری کے شوق سے ہی ممکن ہیں۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

تیرا مکتبہ ــــ تیری محنت

شوق

اور لگن ــــ کا آئینہ دار ہو

نئے نمبر لگانا

فائلیں بنانا

غیر ضروری اشیا کو جلانا

اور

روز کا کام روز نپٹانا

تیرے کتب کی فہارس ــــ مکمل ہوں

تفاصیل ــــ تازہ ترین

اور اشاریے ــــ جامع

الحمد للحی القیوم

واللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

عرق ریزی کر
دماغ سوزی کر
کبھی چین سے نہ بیٹھ
صاحب فن ہر چیز کو ایک ہی نظر میں دیکھ کر
تیری محنت کی داد پہ مجبور ہو
ایسے معلوم ہو کہ سب کچھ آج ہی بنایا ہے

اس دُھن میں رہ
اور اس لگن میں مگن
کہ
تیرا دفتر ــــــ ہر دفتر کے لیے معیار ہو
اور دفتری تنظیم کا شاہکار ماشاءاللہ

۴۸۰۷

شیر ببر کے جنگل میں رہیئے
سمندر میں بہیئے
کنکھجورا کان میں لے کر
سانپ کے مُنہ میں اُنگلی ڈالئے
جو چاہے سو کیجئے
پَر بیچ کے سنگ پریت نہ کیجیے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

۴۰۸

کسی ایک بات پہ کاربند ہونا ایسے ہے جیسے ابرنیساں کا قطرہ
جب تک صدف میں نہیں گرتا
صدف منہ کھولے
سمندر کی سطح پہ
ڈبکیاں لیتا رہتا ہے
جب گر جاتا ہے
صدف اپنا منہ بند کر لیتا ہے
خاموش سمندر کی تہ میں ڈوب جاتا ہے
ایک مدّت اسی حال میں رہتا ہے
پھر صدف کا منہ کھلتا ہے تو
پانی کا قطرہ نہیں ـــــ موتی باہر آتا ہے
آب دار اور تاب دار ماشاءاللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۰۹

انسانیت کے جن بلند ترین خصائل کا تذکرہ کیا جا رہا ہے اگر انہیں اپنایا جائے تو قرونِ اُولیٰ کا
ہر منظر ظہور میں آئے
اور کوئی بھی منظر
کسی بھی منظر سے
کسی بھی طرح
پیچھے نہ رہے۔

یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۱۰

ڈھول والا ـــــ ڈھول بجائے

طبلے والا ـــــ طبلہ

الغوزے والا ـــــ الغوزہ بجائے

چمٹے والا ـــــ چمٹا

باجے والا ـــــ باجہ بجائے

چھینیاں والا ـــــ چھینے

بین والا ـــــ بین بجائے

طوطی والا ـــــ طوطی

مُرلی والا ـــــ مُرلی بجائے

سارنگی والا ـــــ سارنگی

اور جو کچھ نہیں جانتا ، دھمال پائے

پھر دیکھ تیری محفل کا کیف

ہر کوئی کسی نہ کسی دُھن میں مصروف

الحمد لحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۴۸۱

معیارِ تبلیغ

اللہ کی راہ میں نکلنے والے مبلغینِ اسلام پہ واضح ہو کہ ملامت جس سے کہ آپ گھبرائے ہوئے ہیں، تبلیغ کی قدیم ترین سُنّت ہے۔

تبلیغ الاسلام کے میدان میں جو شرف حضرات انبیاء علیہم السلام کو حاصل ہے کسی اور کو نہیں۔ کیا اللہ کا کوئی ایک بھی نبی ایسا ہوا جس سے لوگوں نے تمسخر نہ کیا ہو اور جس کا مذاق نہ اڑایا ہو۔

گویا — ملامت پہ — صبرِ جمیل — اور شکر — عبدیت کی تکمیل ہے۔

اپنی عزت کو دین کی عزت پہ قربان کر، ہر قسم کی ملامت سے بے نیاز ہو کر اللہ کی راہ میں محو و منہمک ہو اپنے آپ کو اللہ کے رنگ میں رنگ۔ بیشک اللہ کا رنگ ہر رنگ پہ غالب اور ہر جا مقبول۔ ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۱۲

تو شکوہ کرتا ہے — کوئی سودا لینے والا نہیں
ارے ! سودا تو دیکھ ، تیرا سودا خالص نہیں
اس میں غیبت
چُغلی
جُھوٹ
حسد
اور کس کس شئے کی ملاوٹ نہیں !
سودا خالص ہو کیوں نہ بکے اور کیسے نہ بکے
گاہکوں کے ٹھٹ لگ جائیں
سودا ہے — عمدہ نہیں ، معیاری نہیں
معیاری سودا — اپنی تشہیر آپ ہوتا ہے ،
کسی تشہیر کا محتاج نہیں ہوتا ۔

والحمد للہ الحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

اور نہیں تو صرف
اپنے سودے کو غیبت اور چغلی سے پاک رکھ
قرآنِ کریم نے فرما دیا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا
بتا پھر کس حکم کا انتظار ہے
دیر مت کر
وعدہ کر
اور ابھی کر
کہ اب کبھی غیبت اور چغلی نہ کروں گا
اگر پھر بھی تیرا سودا نہ بکے
جو چاہے کہنا
اور یہ اس مضمون پہ ختم الکلام ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۸۱۴

ہم جھوٹ ، غیبت اور
چغلی کو ختم کرنے کا عہد کرتے ہیں : ماشاءاللہ :

اگر یہ سچ ہے
تو سات دن بعد آ
اور اپنے قول کی تصدیق کا حال دیکھ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۱۵

آمد اور آورد میں تمیز ہوتی ہے
یہ آمد ہے اور یہ آورد

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۶م

ایک جھوٹ چھپانے کے لیے
نہ جانے کیسے کیسے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں
جھوٹ — جھوٹ ہی ہے
چھپانے سے کبھی نہیں چھپتا

حق۔ حق ہے
کبھی بھی دبانے سے نہیں دبتا
دب سکتا ہی نہیں
خواہ کسی پہاڑ کی غار میں دبا دیا جائے
آگ میں جلا دیا جائے
نیست و نابود کر کے نشان تک مٹا دیا جائے
ٹکڑے ٹکڑے کر کے دفنا دیا جائے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

﴿۴۸۱۷﴾

دُنیا بھر کی باطل قوتیں
مل کر بھی حق کو مٹانا چاہیں
تو کبھی مٹا نہیں سکتیں
حق
کبھی ناپید نہیں ہوتا
اس کی نمود ہو کر ہی رہتی ہے
بارُود بن کر پھٹتا ہے
مَوج بن کر اُبھرتا ہے
نخل بہار بن کر اُگتا ہے — اور
حق کی تقدیر بن کر
باطل کی تدبیر پہ چھا جاتا ہے

حق

جب بھی حقیقی روپ میں جلوہ گر ہوا
تنہا باطل سے ٹکرایا
کسی کثرت کو خاطر میں نہ لایا
جمعیت سے ہرگز نہ گھبرایا
زر و جواہر کو ایک ہی ٹھوکر سے ٹھکرایا
موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکرایا
اور ــــ
خالقِ کون و مکان نے
اسے ابدی حیات کا
مژدۂ جانفزا سنایا۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضْلِ العَظِیْم

﴿۴۸۱۸﴾

اعلیٰ درجہ کا اعتماد اعلیٰ درجے کے معتمد کو
عنایت ہوتا ہے اور وہی اس کا مستحق ہوتا ہے ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

اللہ جب کسی بندہ پہ اعلیٰ درجے کا احسان فرماتے
ہیں تو اُسے اعلیٰ درجہ کا معتمد عنایت فرماتے ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

کسی کا اعتماد حاصل کرنا کوئی معمولی بات نہیں، چُنے
ہوئے بندوں میں سے چُنا ہوا ہوتا ہے

معتمد، وفادار اور جانثار

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

جب کسی طالبعلم کے نوخیز دماغ کو غیر ذمہ دار غیر تعلیمی ماحول میں مصروف کیا گویا تونے ہی اس بیچارے کو ناکام کیا۔ یاحي یاقیوم

الحمد للحي القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۲۰

جلیل

جب کسی پہ نقطہ لگا دیتا ہے
ذلیل بن جاتا ہے۔

الحمد للحي القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۲۱

قدیم زمانے کے بادشاہوں کے شاہی نوادرات
نایاب عجائبات ، لعل وجواہرات
اور دورِ حاضرہ کے سب کے سب مصنوعات

الحمد للحي القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۲۲

ہم جھوٹ غیبت چغلی اور حسد ہی کے
مارے ہوئے ہیں۔ اگر ان مذموم ترین افعال سے باز رہتے
تو کیا خوب ہوتا۔ بے شمار علم و حکمت کے حامل ہوتے۔

یاحي یاقیوم

الحمد للحي القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

بڑے میاں کسی کو کیا معلوم کہ ہم جھوٹ بولتے ہیں
غیبت کرتے ہیں چغلی کھاتے ہیں اور حسد کرتے ہیں۔
بولے یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے یہ سب کچھ تیرے
اپنے ہی چہرے سے نمایاں ہوتا ہے۔ کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت
نہیں ہوتی۔ لاکھوں کے مجمع میں پہچانا جاتا ہے۔

الحمد للحي القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۸۲۳

تیرے چہرے کی رونق اور آنکھوں کی مستی تیرے دو بہترین شاھد ہیں۔ بال بال رقص کناں

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

تیرے جبن وکسل وبخل کی نحوست تیرے جسم وجان ہی پہ طاری رہتی ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

سارے بازار میں کھڑے ہو کر بندے بندے کو دیکھ ہر بندہ اپنے ہی اندر کا آئینہ دار اور اپنی ضمیر کا ترجمان ہے

یاحي یاقیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

آج کا یہ دن
پھر کبھی لوٹ کر واپس نہیں آنا
یہ دن تیری زندگی کا کامیاب دن ہو

یاحي یاقیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

حضرات! یہ بندہ اپنی موت کی تیاری میں مصروف ہے اس کا وقت بے حد قیمتی ہے۔ دم بھر کے لیے بھی کوئی دم ضائع نہ کریں۔ (شکریہ)

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

کیا تجھے قبر کے عذاب سے ڈر نہیں آتا اور کیوں نہیں آتا یہی تو ایک ڈرنے کی چیز ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۴۸۲۵

مہاجر الی اللہ، بے وطن، راہگیر، مسافر۔
ماسوا سے ہر غرض و غایت سے بے نیاز ماشاءاللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

پیری مریدی طریقت کا اعزاز ہے۔
کمال عزت
کمال ہتک
با مراد بامراد

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۲۶

توجہ ۔ کسی کی بھی ہو تاثیر رکھتی ہے ۔

۴۸۲۷

آنکھ سے ٹپکا ہوا آنسو خاک میں رُل جاتا ہے
پھر کبھی آنکھ میں نہیں سماتا ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۲۸

چنا سب اناجوں سے مضبوط اناج ہے اور گھوڑا
ہی اسے پچا سکتا ہے ہر کوئی نہیں ۔

۴۸۲۹

لسی کسان کی جیون بوٹی ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۳۰

اَلرَّحمٰنُ فَسۡئَلۡ بِهٖ خَبِيۡرًا (الفرقان:۵۹)

وہ رحمٰن ہے پوچھ اس سے جسے کہ (اس کی) خبر ہے۔
یعنی جیب نام شاہ دا پتہ لگے راہ دا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ

۴۸۳۱

قریب کی تشریح قریب ہے اور قریب وہ ہوتا ہے جو دُور نہ ہو، دیکھ سکتا ہو، سُن سکتا ہو اور بول ....

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ

۴۸۳

ہوائیں خود سر نہیں، حکم الٰہی پہ مامور ہیں
جہاں جانے کا حکم ملتا ہے، چلتی ہیں
کہیں وادیٔ ارم کے گلستان میں گل کی کلی سے سرگوشی
کہیں ریگستان کی دھندلی ہواؤں میں غبار
اور یہ سب قسم کی ہوائیں
بندوں ہی میں سے گزر کر بندوں تک پہنچتی ہیں
بعض روح کے لیے مژدہ جانفزا
بعض روح فرسا
دونوں حکمت الٰہیہ پہ مبنی ماشاء اللہ

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۴

خودی جب بے خود ہو کر ساحل سے بحر میں
کودتی ہے، تلاطم برپا کردیتی ہے پھر کسی بھی
شے کو بچا کر نہیں رکھتی اپنی جان کو بھی نہیں
زندگی کو داؤ پر لگا دیتی ہے
کشتی کی تدبیر ایک حیلہ ہے، عزم ہر شے کو
بالائے طاق رکھ کر توکلت علی اللہ بیڑے
ٹھیل دیتا ہے اور تقدیر نے کبھی اسے نہیں
ڈبویا ہر حال میں عزم کی لاج رکھی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

بیعت کی اصل بیعتِ رضوان ہے
بیعت پہ تسکین نازل ہوتی ہے اور
یہ اللہ کا وہ وعدہ ہے جو کبھی خلاف نہیں ہوتا
بیعت کر اور بیعت کا ظہور دیکھ
بیعت پہ اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی
بیعت رہتی دنیا تک قائم و دائم رہتی ہے
بیعت کا تذکرہ اللہ اپنے نیک بندوں کی
زبانوں پہ جاری رکھتا ہے
کبھی فناہ ہونے نہیں دیتا
کسی ایک امر و نہی کی بیعت کر
ایک بیعت ایک تذکرہ ہوتا ہے ماشاءاللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۳

بیعت پہ ثابت قدم رہ

بیعت پہ ثابت قدمی ایک دھوم مچا دیتی ہے
کیا تو نے دہلی والوں کو نہیں دیکھا کہ جب انہوں نے بیعت کی
تو ساری دنیا میں دھوم مچ گئی
یہ تھی اُن کے گھر کی محفل
طلوعِ آفتاب سے پہلے ان کا استقبال ہوا، کمال گرم جوشی سے
ہُوا بڑی آب و تاب سے ہوا اور پورے جوبن سے ہوا
یا حضرت، کیا یہ کوئی اور بیعت ہے جس کا تذکرہ کیا جا رہا ہے؟
جی ہاں۔ اھلاً وسھلاً۔ مرحبًا مبارکًا مشرفًا
اور وہ عزم بالجزم کی بیعت ہوتی ہے، کسی بھی حال میں کبھی نہیں ٹلتی
پہاڑ ٹل سکتا ہے، دریا رخ بدل سکتا ہے اور بھی جو کچھ بھی ہو سکتا ہے

لیکن

فاستقم کما امرت کے امر کے تحت اللہ کے بندے جیتے جی
کبھی قول سے نہیں پھرتے اور وہ اصلی بیعت ہے۔

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۳

بیعت کرنے والا جب قول سے پھر جاتا ہے، گر جاتا ہے پھر کرتا ہے پھر گر جاتا ہے۔

بیعت ایک قول ہے جب تک ثابت قدم نہیں رہتا، برکات کا نزول نہیں ہوتا۔ قول سے پھرنا اور بار بار پھرنا بھی ایک جدّ وجہد ہے۔ کسی نہ کسی دن اس کے حال پہ ترس آ ہی جاتا ہے۔

دنیا کے مانے ہوئے قول شکن کو اوڑک اپنی رحمت کے پاک پردوں میں چھپا لیتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا بِسَتْرِكَ الْجَمِيْل

کذب کو صدق میں تبدیل فرما دیتے ہیں۔

کسی کاذب کو صادق بنا لینا ان کے لیے ایک دم بھر کی بات ہے۔

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۸۴

یا حضرت بیعت کا کما حقۂ اجرا نہیں ہوا
بیعت حب عزم صمیم کا زرہ بکتر پہن کر
رن میں اترتی ہے فرشیوں کو دنگ کر دیتی ہے
عرشیوں کو انگشت بدندان
کسی کے روکے کبھی نہیں رُکتی۔
سیلاب کی طرح ہر شے کو بہائے جاتی ہے۔
جہاں بھیجا جائے۔ آن کی آن میں سر کے بل پہنچ جاتی ہے
جو کرنے کا حکم دیا جائے، بجا لاتی ہے
نہ گھبراتی ہے، نہ شرماتی
خاکروبوں کی خاکروبی
بھٹیارن کا بھٹ
مردار کو مرگھٹ میں پہنچانا
سرِ بازار بکنا
سرِ راہ لٹنا

بات بات پہ جھڑکی اور ہر بات پہ دھمکی
ترش روئی اور درشت خوئی کو کبھی خاطر میں نہیں لاتی
ہر تحسین و تنقید کو بے نیازی کی بقچی میں بند کر لیتی ہے
اور یہ بیعت کا وہ سرمدی خمار ہے۔
جو کبھی نہیں اترتا، یہاں تک کہ موت کے بعد بھی نہیں
ابدالاباد جاری رہتا ہے۔ ماشاء اللہ

یہ بیعت جو شب و روز جاری رہتی ہے، رسمی ہے
اگرچہ یہ بھی فیوض و برکات سے خالی نہیں

اللہ کو مان

اور

بندے کو پہچان

الحمد للحی القیوم
فانہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۲۸

ندامت بھی گناہ کا ایک امید افزاء کفارہ ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۲۹

غلطی مان، بہانہ ساز مت بن

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۳۰

تائب کو طعنہ مت دو

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۹

دُھوپ میں بیٹھنا بھی اس منزل کا ایک جزو ہے

ہر پودا دُھوپ ہی میں نشوونما پاتا اور ہر میوہ دُھوپ ہی میں پکتا ہے۔
گویا سورج کی کرنیں نباتات کی زندگی ہیں
جسے سورج کی کرنیں نہیں پہنچتیں کملا جاتا ہے
مرجھا جاتا ہے۔
نہ کھلتا ہے نہ مہکتا
اور گل مٹی ہی میں مٹی ہو جاتا ہے
روشنی اور صفائی زندگی کے دو شاہ مہرے ہیں
اندر باہر دونوں یکساں ۔ ما شاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

قلم ۳۸

دھوپ ایک فیض ہے
اپنے فیض سے محروم نہیں رکھتی
جسم کے فاسد مادے کو پسینہ بنا کر
خارج کر دیتی ہے اور یہ صحت ہے
ایر کنڈیشنڈ صحت کے منافی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

قلم ۴۸

پہلی نظر، آخری نظر ہوتی ہے۔
جو پہلی میں نہیں جچتا
آخری میں بھی نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۲۸۳

الکھ فقیروں کا ناد ہے
الکھ جاگے، بلا بھاگے

ناد بجانا

الکھ جگانا

دھونی رمانا

فقیروں کی بندگی

لیکھ جگانا ——— اہل کرم کی وسعت

منعم کو مجبور مت کر

الکھ جگائے جا

دھونی رمائے جا

بھید چھپائے جا

بھیس کو بدنام مت کر

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

ظلم ۷۸

آدمیت کی تحقیر کا تماشا

شب و روز دیکھنے میں آتا ہے

صدا لگائی

آباد رہو

پرواہ تک نہ کی۔ جوں تک نہ رینگی

رکا

ٹھہرا

لوٹ گیا..... تونے اس کی غربت دیکھی غیرت نہ دیکھی ۔

اہل کرم پچھتایا

کیوں لوٹایا

بھاگا بھاگا آیا

اسے نہ پایا

فقیروں کا جمگھٹ ، گھڑی دو گھڑی

شرابیں تری ، بادہ خانے ترے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۹

ہر کوئی سوچتا ہے
میں اس سے کیا کام لے سکتا ہوں ۔

یہ سوچو

میں اس کے کس کام آ سکتا ہوں ۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوا الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۸۷

اے او جینے والے نوجوان !
ہانسے ہانسے جی ۔ بھاویں ایک دن جی
بندہ بن کر جی ورنہ جی بھر کر جی

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوا الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۸۸

جو بندہ اپنی نفی کر لیتا ہے، ہر شے کی نفی کر دیتا ہے

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۸۹

نفس جب روح سے
اتحاد و
اتصال و
ارتباط
کر لیتا ہے
ایک بن کر ایک ہو جاتا ہے
دم بھر کی دوری نہیں رہتی

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۸۵۰

اسے بار بار دیکھ اور خوب غور سے دیکھ
تیری دنیا دین ہی کے رنگ میں رنگی ہو
اور ساری کی ساری رنگی ہو
یہ رہبانیت نہیں، عین اسلام ہے
روح بھی کہیں تو بے جا نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۵۱

جو کسی کا پیغام دوسرے تک پہنچاتا ہے۔
پورا نہیں پہنچاتا۔ کچھ نہ کچھ کمی بیشی ضرور
کر دیتا ہے۔

اور

یہ افراط وتفریط ___ مصلحتاً یا فطرتاً

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

زندگی کی کوئی بھی منزل
جب تابناک ہونے کو ہوتی ہے
خطرناک ہونے لگتی ہے
حالات منزل پر چلنے کو مجبور کر دیتے ہیں
اور وہ عین حکمت ہوتی ہے
آزمائش کی منزل جب گرم تر ہو جاتی ہے۔
ہست و بود سے بے نیاز ہو جاتی ہے
آوی کی منزل کٹھن تر ہوتی ہے

لیکن

جب پک جاتی ہے، رفتہ رفتہ سرد ہونے لگتی ہے
دیکھنے میں کرب عظیم
حقیقتاً فضل عظیم

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

بپھری ہوئی لہروں کا الٹ پلٹ کر گرداب سے ٹکرانا بحر کی زندگی
ہے اور عزم کسی منجدھار کو کبھی خاطر میں نہیں لاتا ،
توکلت علی اللہ سفر جاری رکھتا ہے ۔
تدبیر جب مات کھانے لگتی ہے ، تقدیر
مسکرانے لگتی ہے
ہاتف نے کہا کہ ؛
میں نے عزم کو کبھی نہیں ڈبویا ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

عزم

جب بھی نکلا
اللہ ہی کی حمایت میں نکلا
تن تنہا نکلا
بے سرو سامان نکلا
حَسْبُنَا اللّٰه کو مان کر نکلا
نِعْمَ الْوَکِیْل کو جان کر نکلا

اور

اللہ نے بھی عزم کی حمایت کی، پوری حمایت کی، حمایت کی حد کر دی ۔ ماشاءاللہ ۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّومُ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۵۵

عزم ، اللہ کی قوت ہے
اللہ کی قوت کے سامنے ہر قوت ، ہیچ ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۸۵۶

عزم ، اللہ کی عزت ہے
اور اللہ اسے کسی بھی حال میں کبھی گرنے نہیں دیتا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۸۵۷

عزم ، اللہ کی قدرت ہے
تقدیر بن کر عازم پہ چھا جاتا ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

﴿۱۵۸﴾

ھچکولے، عزم کی منزل ہے، جان بھی کہیں تو بے جا نہیں۔
ھچکولے نہ ہوتے تو کسی منزل میں کیا کیف ہوتا، مُردنی چھائی ہوتی اور
تخلیق کا مقصد فوت ہو جاتا
کسی کی کوئی منزل ہوتی نہ مقام
زندگی میں کوئی چاشنی ہوتی نہ جدوجہد
حرکت ہوتی نہ برکت
اچھائی ہوتی نہ بُرائی
سوز ہوتا نہ گداز
وصل ہوتا نہ فراق
محبوب ہوتا مگر محبّت کی تڑپ نہ ہوتی

اگر کُھل کُھل کر کُھلنا نہ ہوتا
تو محبّت کس انداز میں محبوب کے حضور حاضر ہو کر کیا
نذرانہ پیش کرتی اور محبّت اپنے محب کی کیا
داد دیتی ؟
محبّ کی محبت اگر محبُوب کو کھینچ نہ لائے اسے
محبت کا مقام نہیں دیا جا سکتا
محبت کا سوز و گداز اگر محبُوب کو ملنے پہ مجبور نہ کرے
کیا وہ سوز اور کیا وہ گداز
ناقص ، مصنوعی ، بودا اور کسی بھی کام کا نہیں ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

مومن کا عزم ، کُن فیکون کے مقام پہ قائم ہوتا ہے
مومن کا عزم ، اگر کُن فیکون کے مترادف نہیں ،
کامل نہیں ۔

آبدار تو ہے ، تابدار نہیں
دَم دار تو ہے ، خَم دار نہیں

*

تیرے عزم کی لُغت کسی بھی لُغت سے کم تر نہ ہو
بہترین ہو ، جامع ترین ہو ، اعلیٰ ترین ہو
اعلیٰ سے اعلیٰ بھی اس کے پایہ کو نہ پا سکے ۔ اور
عزم کی دنیا میں ایک قابلِ رشک نمونہ ہو ۔ ماشاء اللہ

* *

تیرا عزم نوک دار ہو اور خَم دار

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذُو الفضلِ العظیم

۴۸۶۵

ٹھوکر نے عزم کو جگایا، ہڑبڑا کر اُٹھا
آنکھیں ملتا ہوا آیا، بڑا پچھتایا کہ اتنا قیمتی
وقت کیوں گنوایا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۸۶۶

عزم جب ہارجیت کے مقام پہ پہنچ کر لاپرواہ ہوجاتا ہے
بے نیاز ہوجاتا ہے، شوخ ہوجاتا ہے، بے باک ہوجاتا ہے
انتہائی درجہ کا **شوخ** اور انتہائی درجہ کا **بے باک**
کسی اور کی کسی بھی حمایت کو کسی خاطر میں نہیں لاتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۸۶۲

تی بھی میدان میں
میدان جب تیز تر ہو جاتا ہے
سُجھ بُجھ کی ہوش نہیں رہتی
برائے نام رہتی ہے
مُحاحقہ نہیں
او. میدان ہی کے ماتحت
ہر شے محوِ عمل ہو جاتی ہے
اور یہ انسانی انتہائی محویت کے
ھُو کا عالم ہوتا ہے
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۸۶

دنیائے عزم کی ہر جد وجہد میں
عزم ہی کارفرما ہوتا ہے، کوئی دوسرا نہیں،
عزم غیور ہوتا ہے
جسور ہوتا ہے
کسی اور کی حمایت کا نہ حاجت مند نہ خواہش مند
اپنے سوا کسی اور کو کسی بھی طرح اس جد وجہد
میں کبھی داخل ہونے نہیں دیتا۔
کسی کثرت کو کبھی خاطر میں نہیں لاتا
کسی مزاحمت سے مطلق نہیں گھبراتا
کسی مخالفت سے کوئی خوف نہیں کھاتا
کسی ملامت سے بالکل نہیں شرماتا

تن تنہا میدان میں آتا ہے
حق کا علم لہراتا ہے
باطل سے ٹکراتا ہے
اور آن کی آن میں
بازی لے جاتا ہے
اور یہ سب کچھ
اللہ العلیّ العظیم کے کرم
اور حضور اقدس و اکمل ، اکرم و اجمل
اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی عنایتِ کرم
پہ موقوف ہوتا ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۸۶

تاریخ آدم اور تاریخِ اسلام کی تمام ناقابلِ فراموش داستانیں استقامت ہی کی داستانیں ہیں اور استقامت نبوّت کی اعلیٰ ترین خصلت ہے۔

جو داستان خصائلِ نبوت سے سیراب نہیں، وہ بھی کوئی داستان ہے؟ داستانوں کی دنیا میں کوئی مقام نہیں رکھتی۔
دیوپری کی داستان سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی
لذت سے بھرپور مگر بے زر

استقامت چیست؟
کسی امر پہ چٹان کی طرح ڈٹ جانا
بادِ مخالف کے کسی جھونکے کو خاطر میں نہ لانا۔ کچھ نہ بچے نہ بچے، کچھ لے نہ رہے، ہر شے لُٹ جائے مگر قدم پیچھے نہ ہٹے
اور یہ عزم الامور میں سے ہے بچوں کا کھیل نہیں۔

رَبَّنَا ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا عَلَى الصِّرَاطِ۔ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

کائنات کی تعمیر میں جذبہ کا پہلا نمبر ہے

جس بھی تعمیر میں جذبہ رونق افروز نہیں ہوتا، کامیاب نہیں ہوتا

جذبہ انعام و اکرام سے مستغنی و بے نیاز ہوتا ہے

اپنے کام کی تکمیل کے سوا کسی اور طرف کبھی متوجہ نہیں ہوتا

جذبہ معمار پہ سوار ہوتا ہے جب تک اپنا کام ختم نہ کرے آرام کرنے نہیں دیتا۔

جس بھی قوم نے ترقی کی، ملی تعمیر کے جذبے کے تحت ایک مرکز پہ متحد ہو کر

اور تعمیری جدوجہد میں مصروف ہو کر کی

نہ کہ ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر اور نہ ہی فرقوں میں بٹ کر

الحمد لحق القسوم
ھاللہ خیرا لرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۶۶

کسی حال کو دیکھ

حال میں حجت مت کر

اللہ کے سوا کوئی حال کے ر سے واقف

نہیں ہوتا

حال کے حال میں کبھی مت الجھ

بعض حال ایسے ہوتے ہیں، جو ایک بار اس میں الجھ

کر پھر نہیں سلجھتا۔

حال کا نکتہ چیں، حال کی دنیا میں کبھی بحال نہیں ہوتا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

الحمد للہ ...
فاللہ خیر ...

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

عقل اور جہل ہمیشہ قائم نہیں رہتے
اگر دنیا میں صرف عقل ہی کارفرما ہوتی
جہل کا وجود نہ ہوتا تو عقل کی کیا شناخت ہوتی
عقل و جہل
اپنے اپنے مقام پہ
بدل بدل کر بدلتے رہتے ہیں
جہل جب کسی مقام پہ جلوہ نمائی کرتا ہے
عقل کو دنگ کر دیتا ہے
عقل کی دھار کو تیز کرنے کی سان
جہل ہے۔

[illegible]
[illegible]

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۶۸

جس طرح تپدق کا مریض کوئی جسمانی کام نہیں کرسکتا، اسی طرح جھوٹ، غیبت، چغلی اور حسد کا مریض کوئی روحانی کام نہیں کرسکتا۔

روحانی کام اللہ کے کام ہوتے ہیں اور اللہ کے کام کرنے والا
جھوٹ نہیں بولتا ، غیبت نہیں کرتا
چغلی نہیں کرتا اور حسد نہیں کرتا

*

ایک مبصر نے تائید کی کہ وہ تین سو ساٹھ آدمیوں کی بابت کچھ بھی کہنے کی جسارت نہیں رکھتا البتہ دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا آدمی ہو جو کلیتہً حسد سے پاک ہو

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

کام کرنے والے بات بات پہ ٹوکا کرتے ہیں اور بات بات ہی پہ سراہا کرتے ہیں ـــ گویا کام ہی کی بدولت ٹوکا کرتے ہیں اور کام ہی کی بدولت سراہا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۸۷

بات غور سے سنا کرو

بعض باتیں، باتوں کا حاصل ہوتی ہیں اور سنہری حروف سے لکھنے کے قابل، برتتے برتتے بولی جاتی ہیں۔ دوبارہ بولیں تو بولی نہیں جاتیں۔ حقیقت فوت ہو جاتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۸۰

عام زندگی عام ہوتی ہے۔ زندگی جب عہد و پیمان کی پابند ہو جاتی ہے، خاص ہو جاتی ہے۔ خاص الخاص، ماشاءاللہ! یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۲

مرنے والا اور مرنے سے پہلے مرنے والا ہی مرنے کا عارف ہو سکتا ہے، زندہ نہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۳

حقیقت جب بھیس بدل کر جلوہ افروز ہوتی ہے، کسی بھی روپ میں بے حجاب نہیں ہوتی۔ نہ ہی کسی حال میں پہچانی جاتی ہے جیسے ان کی مجلس میں ان کا ہمجلیس

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۷۴

بعض چیزیں بعض مقام پہ ناپید ہوتی ہیں جیسے کسان کے گھر قلم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۷۵
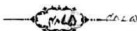
فضائی پرندوں کو پنجروں میں بند کرنا ـ قید نہیں تو کیا ہے ؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۷۶

نظر کی شفا ــــــــ اصل دوا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۷۷

مقالہ چند الفاظ پہ مشتمل ہوتا ہے ـ باقی عبارت

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
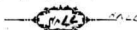
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۷

آب و دانہ ہر ذی روح کو مل ہی جاتا ہے۔ علم و حکمت مومن کا رزق ہے۔ اس رزق کی تلاش کر

*

عشق و رقت مخصوص رزق ہے اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس کے قاسم، قاسم الخیرات الحسنہ ہیں۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ؛

*

جو رزق عنایت کیا جاتا ہے۔ عین فیاضی سے دیا جاتا ہے۔ تاخیر میں حکمت ہوتی ہے، ملول مت ہو

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۹

مفکر کبھی فارغ نہیں ہوتا، بے حد مصروف ہوتا ہے، جو فارغ ہے مفکر نہیں۔

اسی طرح اہلِ ذکر۔ ذِکر ہی میں مشغول

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۵

شان ــــــــــ آنی جانی

آتی ہے گزر جاتی ہے ــــــ متغیّر و تبدّل

آن ــــــــــ اٹل

شں سے شان میں کوئی فرق نہیں پڑتا

آں ۔ پھر بھی جوں کی توں قائم رہتی ہے

مردانگی کے تمام جوہر آن ہی میں پنہاں ہیں

شان ــــــ برگ و بر

آن ــــــ جڑ

عزت کی غیرت اور **غیرت** کی عزت کا ایک دوسرے سے چولی دامن کا ساتھ ہے۔

ع اور غ میں ایک نقطہ ہی کار فرما ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۰۸۱

مقالاتِ حکمت میں مستغنی وبے نیاز اور محو ومنہمک کی صفات کو بار بار دہرایا گیا ہے

*

مستغنی وہ ہے جو ہر تحسین وتنقید سے بالاتر اور انعام و دشنام سے لاپرواہ

*

بے نیاز وہ ہے جو کسی کی نیاز مندی کی مستی میں ماسوا سے بیگانہ ہے

*

محو وہ ہے جو لگن کی مگن میں مستغرق، پس وپیش سے بے خبر

*

منہمک وہ ہے جو اپنی منزل پہ پوری توجہ سے گامزن ہو دم بھر کو بھی نہ رُکے

یہ چاروں خصائل زندگی کی کامیابی کے اُمّ الخصائل ہیں زندگی جب تک ان خصائل سے بہرہ ور نہیں ہوتی جدوجہد کے باوجود بے نیلِ مرام ہوتی ہے۔

کاروانِ ہستی جب مستی کا استقبال کرتا ہے تو وہ غنا بے نیازی، محویت اور انہماک ان سب پہ چھا جاتا ہے۔

دُنیائے ہست و بُود میں ایک فقید المثال باب کی تمہید اور ایک عدیم النظیر داستان کا جلی عنوان بن جاتا ہے جس کی گہرائی و گیرائی نہ کم ہوتی ہے نہ ختم۔ رہتی دنیا تک اس کا تذکرہ دلوں میں باقی رہتا ہے اور زبانوں پہ جاری

ماشاءَ اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۸۳

غریب سکڑ کر نکلتا ہے، امیر اکڑ کر، سکڑنا انکساری اور اکڑنا کِبر کی علامت ہے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ :
غریب کو انکساری وراثت میں ملی اور امیر کو سالہا سال کی ریاضت کے بعد، غریب کے مطابق پھر بھی نہیں۔ ہنوز نامکمل

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۴۸۸۴

اخلاص جب دریائے وحدت میں غوطہ زن ہو کر ڈبکیاں مارتا ہوا ساحل پہ اترتا ہے، سوز و گداز کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۴۸۸۵

بڑے میاں آتے جاتے ہیں، جب بھی تشریف لاتے ہیں کوئی نہ کوئی اُمید افزا جانفزا خبر سناتے ہیں۔ فرمایئے کہاں تک پہنچے، کہاں کی سیاحت کی؟ کوئی مطلب حل ہوا؟ فرمانے لگے کوئی نہیں میں نے ساری دنیا میں تین ہی چیزوں کی سیاحت کی ابھی تک کوئی بندہ ایسا نہیں ملا جو اپنے علم پہ عمل کرتا ہو، ایسا بھی کوئی نہیں دیکھا جو اللہ کے دین کی آڑ میں دنیا نہ کماتا ہو اور فقر کی خدائی فتوحات کو ذاتی تصرف میں لاتا ہو۔ ہر مقام پہ دیکھنے کی چیز تو شیطان ہوتا ہے کہ اس وقت اس مقام پہ کس انداز میں کیا کام کر رہا ہے

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۴۸۸۵

تیری دعوۃ و تبلیغ کی جدوجہد ہمہ وقت جاری رہے ہر شعبہ میں کارفرما ہو کالج میں، سکول میں، دفتر میں، دکان میں، چرواہے کی چران میں اور شام کے بعد بیہودہ مجالس کی سجان میں۔ ریل میں بھی، جیل میں بھی، سینما کے دالان میں بھی، کھیل کے میدان میں بھی۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۸۶

جب وہ ہار جیت کے میدان میں ہارتے نظر آنے لگے۔ کمانیں کھینچ کر اُٹھے، گرزیں تھام کر اُٹھے اور کائنات کی ہر شے اس داؤ پہ لگا دی لعل و جواہر تو ہوتے ہی کیا ہیں، ہرتے ہرتے ایک ایک کر کے ہر شے ہرا دی۔ ایک آن باقی تھی، آن کی آن میں آن کی بازی لگا دی۔ جب عزم نے دیکھا کہ وہ کسی بھی طرح ٹلنے کے نہیں میدان میں اُتر آیا اور ہر توں کو جتا دیا۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۸۷

جنّات و شیاطین کے نرغے کو کوئی جوان ہی توڑ سکتا ہے اور کوئی ماں کا لال ہی اسے پچھاڑ سکتا ہے ۔ ہر کوئی نہیں ۔
اور یہ شرف اللہ نے آدم زاد ہی کو بخشا ہے ۔
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

❋

جس راہ سے جوان گزر جاتا ہے ،
شیطان کے ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں ۔
ماشاءاللہ

❋

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

﴿۴۰۸۹﴾

نَحنُ اَقرَبُ

قربان جاؤں اس جوان کے جس نے نحن اقرب کے گھنڈ کو آتارا اور اس کے بھی قربان جائیں جس نے کہ ساری عمر اسی جدوجہد میں گزاری۔ کھوج میں دیوانہ جب پائے تو ھستانہ

*

کسی کو آتے ہی دن کسی کو جاتے دن

*

البتہ جب بھی کسی کو اسے اتارنے کی توفیق ملی، حیات و ممات کی قید و قیود سے بالا ہو کر ملی۔

*

نحن اقرب کا جو حال سنّت مطہرہ پر پورا نہیں اُترتا غیر معتبر ہے

*

یہ سب کچھ اللہ ہی کے دین کی دعوۃ و تبلیغ کے لیے ہوتا ہے جسے دین کی تقویت نہیں پہنچتی اہلِ فن کے نزدیک عقیم ہے سقیم ہے

الحمد للحی القیوم
ھا اللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

نَحنُ اَقرَبُ کے خیال میں ہمہ تن و من کلیتاً خاموش رہنا اور خاموشی پہ ثابت قدم رہنا ایک مایہ ناز حال اور سلوک کی تمام منازل اس قول ہی پہ ثابت قدم رہنے کی پابند ہیں

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۴۸۹۰﴾

نَحنُ اَقرَبُ کی منزل، کبھی ہست و بود۔ کبھی نیست و نابود۔ کبھی کچھ بھی نہیں، کبھی سب کچھ، کبھی قریب تر، کبھی دُور

*

فقر قرب و بعد سے مبرا۔ ہر قسم کے درجات و مقامات و خطابات و القابات سے بری الذمہ کسی بھی شمار میں شمار نہیں کیا جاتا۔ جب تمام علائق سے منقطع ہوا۔ موصل الی اللہ ہوا۔

*

کوئی بندہ جب ایک بار مر جاتا ہے پھر کبھی دنیا میں زندہ نہیں ہوتا۔ اللہ اگر کسی مُردے کو زندگی بخش دے پھر وہ زندگی اللہ ہی کے لیے وقف و مخصوص ہوتی ہے کسی بھی طرح کسی اور کام میں مصروف نہیں ہوتی۔

جب تک کوئی زندہ مُردوں کی طرح مُردہ نہیں ہوتا، مُردہ نہیں کہلاتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۹۱

جب تک باہر کے دروازے بند نہیں ہوتے اندر والے نہیں کھلتے

*

دروازے بند کرو کسی نامحرم کو کبھی اندر داخل مت ہونے دو
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

*

اللہ معی اور اللہ معی کے محبوب کے خیال میں محو و منہمک رہنا، نہ کچھ سننا نہ کچھ کہنا اور جس بھی حال میں رکھے راضی رہنا
نَحْنُ اَقْرَبُ کی ایک تشریح اور فعال لما یرید کی عملی تفسیر ہے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۸۹۲

نَحنُ اَقرَبُ عام ہے۔ ایک قول ہے
نَحنُ اَقرَبُ کا ظہور وڑی الوڑی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۹۳

یہ کل کائنات کے مالک ہیں۔ اور یہ حبیب
خود ہی فرمائیے مالک و محبوب میں کیا کچھ نہیں ہوتا !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۹۴

اپنے رازق کو پہچان اور قاسم کو بھی
میرے قاسم، قاسم الخیرات الحسنہ
دھوون نہیں، مجھے موتی دان کرتے ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۹۵

حد بندی کوئی معمولی بات نہیں ۔ ارض و سما کی طنابیں حد بندی ہی پہ قائم ہیں ۔ حد بندی کی محافظت کا اکرام ۔ فرض جان ۔ کسی حد کو مت توڑ جس نے بھی کسی حد کو توڑا ۔ حد نے حد کے محاسبے کے لیے سد کر دی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۸۹۶

بیوپار ایک سٹہ ہے لیکن مزدور کی قسمت کبھی نہیں جاگتی ، جُوں کی توں رہتی ہے ۔ بیوپار میں بیوپاری کو منہ مانگا نفع ہوتا ہے ، لیکن مزدور کی اُجرت میں اضافہ نہیں ہوتا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۸۹۷

میں کروڑ پتی ہوں ، خربوزے کی ایک پھانک کو ترس رہا ہوں
اپنی خواہش کے مطابق کچھ بھی کھا پی نہیں سکتا

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۸۹۸

کھانے کی نالی میں جب کوئی بدپرہیزی کی جاتی ہے
ہتھو آجاتا ہے

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۸۹۹

ہزاروں من خربوزے بکے، کھائے اور پھینک دیے
بیجوں کو جگہ جگہ سے اور ہر جگہ سے اکٹھا کرنا دھونا سکھانا، پھر
منڈی لے جاکر بیچنا
میرے نومسلم راجپوت برادران کے بچوں کا طیب رزق نہیں
تو کیا ہے۔ اللہ کرے یہ در در کی ٹھکرائی ہوئی مخلوق جو کسی بھی گنتی
میں شمار نہیں کی جاتی کسی دن ایک کسی بلند مقام پہ مکین ہو۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

تاریخِ عالم کے اوراق اولادِ آدمؑ کے نو بنو، اور نوع بنوع واقعات سے مزین ہیں۔ ان میں سے اکثر نہ صرف انسانی کردار کی عظمت کے امین ہیں بلکہ قیامت تک آنے والی نسلِ انسانی کی رہنمائی کا زندہ جاوید نمونہ ہیں۔ سیدنا ایوب علیہ السلام اللہ کے جلیل القدر نبی تھے۔ ایک بار دریا پہ نہا رہے تھے کہ اچانک سونے چاندی کے سکّوں کی بارش ہونے لگی۔ آپ نے تیزی سے ان سکّوں کو سمیٹنا شروع کیا تو ندا آئی؛

ایوب! کیا تم پہ انعامات کی کمی تھی کہ آپ نے یہ دولت اکٹھی کرنا شروع کر دی۔

کہا، میرے نزدیک یہ بارش سونے چاندی کے سکوں کی بارش نہیں بلکہ تیری رحمت کا اظہار ہے اور میں، اے میرے مولا: تیری رحمت سے کیوں کر بے نیاز رہ سکتا ہوں۔ سیدنا ایوب علیہ السلام

کی زندگی کے مختلف واقعات ہیں ان کی ابتلا کا تذکرہ ناقابلِ فراموش تاریخی واقعہ اور عزم و استقلال اور صبر و استقامت کی دنیا کا منفرد تذکرہ ہے۔ تاریخ عالم اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے صرف فضلِ نبوت سے ہی سرفراز نہیں فرمایا تھا بلکہ دنیوی مال و دولت، آل اولاد اور عزت و توقیر بھی عطا کی تھی۔ ایک بار شیطان نے اللہ کے حضور میں عرض کی کہ مجھے اقرار ہے کہ ایوبؑ تیرے جلیل القدر نبی ہیں لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ تو نے انہیں ہر طرح کی آسائش دی ہوئی ہے انہیں کوئی تنگی تکلیف نہیں۔ پھر وہ تیری عبادت کیوں نہ کریں اور شب و روز تیرے ذکر و طاعت میں کیوں نہ لگے رہیں۔ لطف جب ہے جب ان سے سب کچھ لے لیا جائے پھر بھی ان کی زبان تیرے **ذکر و شکر** میں متحرک رہے میں جانتا ہوں کہ نرم بستروں پہ اللہ اللہ کرنے والے معمولی سی سختی پہ کس طرح تجھے بھول جاتے ہیں۔ **ایوبؑ** کا حال بھی ان سے مختلف نہیں ہو سکتا۔ میں تو یہ بھی کہتا ہوں کہ ان پر معمولی سی تنگی

آئے گی تو دیکھ لینا انہیں ہر شے بھول جائے گی۔ ذرا مجھے موقع دیا جائے تاکہ میں اپنے اس دعوے کا عملی ثبوت مہیا کر سکوں اور ایوبؑ کے ذکر و طاعت کی حقیقت بے نقاب کر دوں۔

اللہ تعالیٰ نے کہا:

جا تجھے کچھ وقت کے لیے مہلت دی گئی۔ تجھے انؑ کے جسم کو از حد تکلیف پہنچانے اور اپنے دعوے کو صحیح ثابت کرنے کا اختیار دیا گیا۔ تجھ سے جو ہو سکتا ہے کر لے، جو داؤ تو چاہے چلا لے، میرے ایوبؑ کو جیسے چاہے آزما لے لیکن میرے ایوبؑ کے پائے ثبات کو کبھی متزلزل نہ دیکھے گا اور اگر میرے ایوبؑ کے صبر نے تیرا منہ نہ بند کر دیا اور تیرے چہرے پہ خاک نہ ڈال دی تو اسے میرا ایوبؑ نہ کہنا۔

چنانچہ

آپؑ ابتلا میں مبتلا کیے گئے اور تاریخِ ابتلا میں ابتلائے ایوبؑ اور صبرِ ایوبؑ ایک جاوداں مثال بن کر تاریخ کے صفحات میں ایک نئے باب کا عنوان بنے۔ مال و دولت اور آل اولاد

سب آنکھوں کے سامنے رخصت ہوئی۔

جسمِ اطہر آزمائش کی انوکھی صورت سے دوچار ہوا۔ سارے بدن میں کیڑے پڑ گئے۔ چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا دوبھر ہوگیا۔ خوب صورت جسم ایک نیم جان لوتھڑا نظر آنے لگا۔ اس حال میں آپؑ نے اللہ سے دعا کی کہ

یا اللہ! میرے ساتھ اور جو چاہے ہو جائے لیکن میری زبان تیرے ذکر سے بند نہ ہو

کیڑوں کے باعث لوگوں نے آپؑ کے قریب آنے سے ہچکچانا شروع کیا حتیٰ کہ آپؑ کے دو قریبی اور گہرے دوستوں میں سے ایک یہ کہہ کے الگ ہوگیا کہ نہ جانے ایوبؑ پہ اس کی کس لغزش کی شامت پڑی ہے۔ بہتر ہے اس سے کنارا کشی کی جائے

چنانچہ آپؑ اپنی زوجہ محترمہ کے ہمراہ بستی سے باہر نکل گئے ایک مدت اس حال میں گزری کہ سوائے اپنی باوفا رفیقہ حیات کے کوئی انسان آپؑ کے قریب تک نہ پھٹکتا تھا۔ آزمائش کے اس کٹھن مرحلے میں آپ کی زوجہ محترمہ نے جس طرح حقِ رفاقت

ادا کیا وہ جملہ نساء العالمین کے لیے ایک لائقِ تقلید نمونہ اور قابلِ داد مثال ہے۔

کہا جاتا ہے کہ آپ سیدنا یوسف علیہ السلام کی لختِ جگر تھیں۔ نبی کی بیٹی اور نبی کی حرم محترم

جب اپنے نامدار شوہر کی خدمت سے فارغ ہوتیں تو کھانے پینے کی چیزیں لانے کے لیے بستی کی طرف جایا کرتیں

ایک روز آپ کی ملاقات ایک عورت سے ہوئی جس نے کھانے پینے کی چیزیں اس شرط پہ دینا منظور کیں کہ آپ اپنی زلفوں کے بال کاٹ کر اسے دیں۔

اللہ اللہ! اس کی یہ فرمائش نبوت کی کتنی بڑی آزمائش تھی۔

اس انتہا پہ پہنچ کر اب آپ کی ابتلا کی منزل ختم ہونے والی تھی۔

سیدنا ایوب علیہ السلام نے آزمائش کے ہر مرحلے میں ذکر و شکر کی روشن مثال قائم کر کے شیطان کے اس دعوے کی قلعی کھول دی تھی۔

آپؑ اپنی کٹیا میں موجود تھے اور آپؑ کی حرمِ محترم ابھی تک بستی سے واپس نہ آئی تھیں کہ دو باتیں ظہور پذیر ہوئیں

پہلی یہ کہ آپؑ نے اپنی زوجہ محترمہ کی واپسی میں تاخیر پر غصہ سے فرمایا

میں تندرست ہوتے ہی اسے سو چھڑیاں ماروں گا۔

اور دوسری بات یہ ہوئی کہ آپؑ نے اپنے ٹھکانے سے دور ایک چشمے کا اندازہ لگایا۔ آپؑ نے دیکھا کہ اس میں کالے کوّے گرتے ہیں لیکن جب باہر نکلتے ہیں تو سفید بن کر نکلتے ہیں آپؑ اللہ کے نبی تھے۔ سوچا یہ اشارہ حکمت سے خالی نہیں۔

چنانچہ اپنی قابلِ فخر رفیقۂ حیات کی واپسی کا مزید انتظار کیے بغیر خود ہی گھسٹتے گھسٹتے اس پانی تک جا پہنچے اور خود کو اس میں گرا لیا۔

جوں ہی پانی آپؑ کے جسمِ مبارک سے چھوا آپؑ فوراً تندرست ہو گئے۔

آپؑ نے ندا سُنی :

قُم قُم یا سیّد الصّابرین

دیکھا تو دو افراد کو اپنے قریب موجود پایا۔ آپ کے استفسار سے پہلے ہی انہوں نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ:

آپ پہ سلامتی ہو اور ابتلا میں صبر پہ مبارک۔ میں جبریل ہوں اور یہ میکائیل۔

اسی دوران میں آپ کی زوجہ محترمہ بستی سے واپس آئیں تو آپ کو کٹیا میں نہ پایا۔ حیران ہوئیں کہ آپ کدھر تشریف لے گئے۔

بالآخر آپ کی تلاش میں کٹیا سے نکلیں اور چشمے کے قریب آپ کو اس حال میں دیکھا کہ جسم اطہر بالکل تندرست تھا، گویا کبھی علیل ہوا ہی نہ تھا۔ آپ کے اس طرح تندرست ہونے پہ وہ ایک عجیب حیرت میں مبتلا تھیں کہ سیدنا ایوب علیہ السلام کو اپنا عہد یاد آ گیا۔

جبریل علیہ السلام نے آپ کو متفکر پایا تو پوچھا:

اس وقت آپ کس سوچ میں ہیں۔

فرمایا اپنی زوجہ محترمہ کو چھڑیاں مارنے کا عہد کیسے پورا کروں جب کہ میری علالت میں ان کی خدمت عمدہ ترین سلوک کی مستحق ہے۔

جبریل علیہ السلام بولے یہ بھی کوئی مشکل امر ہے۔ آپ سو تنکے لیں۔ انہیں ایک رسی سے اکٹھا باندھ لیں اور پھر یہ جاروب ان کے جسم پہ آہستہ سے صرف ایک بار پھیریں گویا آپ نے انہیں سو چھڑیاں مارنے کا عہد پورا کر دیا۔

پھر آپ نے محسوس کیا کہ میری زبان پہ ابھی تک دو کیڑے موجود ہیں۔

آپ نے ایک کیڑا انگھو کا تو وہ شہد کی مکھی بن گیا اور دوسرا جونک

اللہ اللہ! اور دونوں باعثِ شفا۔ ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۱۲۹۰۱

ابتلائے نبوت کا کوئی بھی حال کسی نہ کسی رنگ میں معروفِ زمانہ ہوتا ہے جیسے۔

سیدنا ایوب علیہ السلام کی علالت محض علالت نہ تھی، کئی عنایات کا پیش خیمہ تھی۔ ابتلا کے بعد کیسی کیسی نوازشات سے مشرف فرمائے گئے، کیا کیا رنگ دکھائے گئے۔ اللہ اللہ۔ غسلِ صحت کے بعد جسم مبارک بعینہٖ ویسا ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا البتہ آپ نے زبان مبارک پر کیڑے سے محسوس کیے۔ انہیں تھوکا تو ایک نے شہد کی مکھی بننے کا اعزاز پایا، دوسرا جونک بنا۔ اور دونوں میں حضرت آدم علیہ السلام کی جملہ اولاد کے لیے شفا ہے، ماشاء اللہ!

*

ابتلا کے بعد دلجوئی ربوبیت کی وہ فطرت ہے جو رب سے لے کر ماں تک جاری رہتی ہے۔ ابتلا کی دلجوئی عین فطرت ہے۔ اگر دلجوئی نہ ہوتی تو ربوبیت۔ ربوبیت کیونکر کہلاتی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۹۵۲

دِل ـــ عرشِ عظیم

دِلجوئی ـــ صفتِ عظیم

دِلربائی ـــ خُلقِ عظیم

اور یہ دونوں تو کَانَ خُلُقُہُ اِلْقُرآن کی شرحِ مبین ہیں

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹[illegible]

طریقت کے کئی پیر ہوتے ہیں

پیرِ و مرشد

پیرِ عاطفت

پیرِ فیض

پیرِ مجلس . . . . (باقی پھر)

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۰۴

تیری کلام میں لاپروائی کا عنصر حد سے بڑھنے لگا، مزید تجاوزمت کر

حضرت! لاپرواہ ہر حال میں لاپرواہ ہوتا ہے۔ دنیا و مافیہا کی کسی بھی شئے کی کسی بھی حال میں کوئی پرواہ نہیں کرتا

یہ منزل ـــــ لاپروائی ہی کی منزل ہے

ہر دور میں لاپرواہ ہی نے بے پرواہ کی تصدیق کی

تیری بے پروائی سے، اے اوبے پرواہ: تیری کوئی بھی مخلوق ـــ خاکی ہو یا نوری، کیوں کر لاپرواہ ہو سکتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۵۵

مُردے کا اِکرام

آپ نے کبھی دیکھا نہیں کہ جنازہ ــــ خواہ کسی کا ہو، جب سامنے آتا ہے تو، فوج، پریزیڈنٹ آرمز یعنی شاہی سلامی پیش کرتی ہے اور جب تک گزر نہیں جاتا، گارد پورے اعزاز کے ساتھ ماؤنٹ رہتی ہے۔

کیا ہماری عام زندگی میں بھی مُردے کا اکرام اسی طرح کیا جاتا ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ بلکہ غریب کے جنازے کو کندھا دینے والے گنتی کے چند افراد ہوتے ہیں اور وہ بھی زیادہ تر گھر کے۔

دوسروں کو اپنے کام کاج سے ہی فرصت نہیں ہوتی۔ اللہ اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۵۶

بڑے میاں: اللہ کی رحمت کے دروازے بھی کبھی بند ہوتے ہیں؟ کبھی نہیں، ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔ اللہ بھی کبھی اپنی رحمت کے دروازے بند کرتا ہے؛ رحمت کے دروازے بندے خود اپنی کرتوتوں سے بند کرتے ہیں اور کرتوتیں بھی ایسی ویسی نہیں، انتہائی درجہ کی اشتعال انگیز۔ جب انتہا کر دی جاتی ہے، کوئی گنجائش باقی نہیں رہنے دی جاتی۔ تب یہ دروازے خود بخود بند ہو جاتے ہیں۔ گویا رحمت کبھی بند نہیں ہوتی ـــــ کرتوتیں بند کرتی ہیں

دوسرا پہلو:

اور جب سب سہارے ٹوٹ جاتے ہیں اس کے سوا کسی سے کوئی امید باقی نہیں رہتی، اپنے ہر قصور کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ عذر کی بجائے گناہ کا اقرار کیا جاتا ہے اور جب ندامت پورے طور پر چھا جاتی ہے تب رحمت پھر نزول پہ مجبور ہو جاتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۷ ---- ۹۰۷

دین کی تبلیغ کا تذکرہ سُن !

کہنے والے پہ نکتہ چینی سے چہ حاصل ؟

یہ نہ دیکھ ـــــ کون کہہ رہا ہے

یہ دیکھ ـــــ کیا کہہ رہا ہے

مُبلّغ بھی ایک انسان ہے

عام مسلمان ہے ، نبی نہیں

اس سے گناہ کا سرزد ہونا امکانی ہے۔

ہاتھ دھوکر اس کے پیچھے مت پڑ

صرف انبیاء علیہم السلام ہی معصوم ہوتے ہیں

ہر انسان نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۱۹۵۸ — ۱۹۰۸

توحید

(وحدۃ الوجود)

بندہ جب یہ کہتا ہے کہ میں کرتا ہوں یا یہ مجھ سے ہوا — پریشانی میں مبتلا کیا جاتا ہے، کوئی بھی بندہ کچھ بھی کرنے پہ کوئی قدرت نہیں رکھتا اور جب وہ سچے دل سے یہ تسلیم کر لیتا ہے کہ جو کرتا ہے — اللہ کرتا ہے اور جو کچھ بھی ہوا، اللہ ہی کی طرف سے ہوا — شادمان ہو جاتا ہے۔ اور یہ توحید کا وہ سبق ہے کہ جب تک کوئی موحد اسے ازبر نہیں کرتا قرار نہیں پاتا۔

•

جو کرتا ہے — اللہ کرتا ہے۔ کسی غیر اللہ کا کوئی وجود نہیں
کون ہوتا ہے جو اس کے کام میں مخل ہو

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۱م — ۱۹۰۹ء

بڑے میاں !

جب تُو اللہ پاک سے یہ کہے گا کہ میرے پاس ایک دمڑی بھی نہیں ، اللہ پاک بھی پھر ہی فرمائیگا کہ اب تیرے پاس کوئی بھی فتنہ نہیں ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۲م — ۱۹۹۵ء

قسمت پہ گلہ مت کر

ہر قدر ، مقدور ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۴۹۱﴾

تیری بے پروائی کے انداز، اے ادبے پرواہ! وریٰ الوریٰ
فہم و ادراک سے بالاتر
آزمائش پہ آئے تو بے نیازی کی حد کر دے
درگزر پہ آئے تو بڑے سے بڑا قصور معاف

روایت میں ہے کہ ایک شخص نے ننانوے افراد کو قتل کیا۔ آخر اس کا دل خوفِ الٰہی سے لرز گیا۔ اسے اپنے گناہ پہ از حد ندامت ہوئی۔ وہ توبہ کے ارادے سے گھر سے چل پڑا۔ ایک عالم کے پاس پہنچا اور پوچھا کیا مجھ جیسے گنہگار کی توبہ قبول ہو سکتی ہے، عالم نے بھڑک کر کہا۔ توبہ توبہ! یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تجھ جیسے فاسق و فاجر کو معاف کر دے۔ چل یہاں سے دور ہو۔ کہیں تیری نحوست مجھے نہ لے ڈوبے۔ اس نے طیش میں آ کر اس عالم کو بھی قتل کر دیا اور آگے چل پڑا۔ رستے میں اسے ایک اور شخص ملا۔ اس نے سارا ماجرا سنا تو کہا کہ فلاں بستی میں اللہ تعالیٰ کا ایک مقبول بندہ موجود ہے

اس کے پاس جا اور اس کے سامنے توبہ کر۔ اللہ سے مغفرت کی امید ہے۔ حوصلہ پاکر وہ شخص ادھر چل پڑا۔ ابھی آدھا راستہ بھی طے نہ کرپایا تھا کہ اس کی موت کا وقت قریب آن پہنچا۔ وہ چکرا کر زمین پر گرا اور اس کی سانس اکھڑ گئی۔ اس کی جان قبض کرنے کے لیے عذاب کے فرشتے آپہنچے اور رحمت کے بھی۔ دونوں اس کشمکش میں تھے کہ اس کی جان کون قبض کرے۔ آخر اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ الٰہی تو ہی فیصلہ فرما اس کا کیا حشر کیا جائے۔ حکم ہوا، فاصلہ ناپ لو۔ اگر وہ اس بستی سے قریب ہے جدھر توبہ کے ارادے سے جا رہا تھا تو رحمت کے فرشتے اس کی جان قبض کریں ورنہ دوسرے۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ وہ سکڑ جائے اور اس شخص کو اس بستی سے قریب کرے جہاں اسے جانا تھا۔ چنانچہ زمین سکڑ گئی اور یوں اللہ کی رحمت نے مرنے کو ڈھانپ لیا۔ اللہ اللہ!

یہ ایک توبہ کی فضیلت ہے کہ تو نے اس کے سارے گناہوں سے درگزر فرما کر اس کی بخشش کے جملہ اسباب فراہم کر دیے حالانکہ اس نے

ابھی توبہ کی نہ تھی، صرف توبہ کی نیت سے نکلا تھا، تو نے اُس کی ندامت ہی کو قبول فرمالیا۔

یہ تیری بے پروائی نہیں تو اور کیا ہے کہ بخشش پہ آئے تو رحمت کے دریا بہا ڈالے اور انبار در انبار گناہوں کو نظر انداز کر دے ـــــ اور

دوسری طرف ـــــ

دریائے فرات کے کنارے ، اپنے

حبیبِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے بیٹے کو

چلو بھر پانی کے لیے ترسانا ، اے او بے پرواہ !

تیری بے پروائی کے سوا اور کیا ہے ؟

تیری بے پروائی کے رنگ ـــــ رنگا رنگ

نہ کوئی جان سکا

نہ کوئی جان سکے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۱۳

معصوم زبانوں پہ جاری، ذکرِ الٰہی کے رنگارنگ کلمات
نہ صرف جلال کی تپش کی شدت کو کم کرتے ہیں، بلکہ
اسے مدہم کرتے کرتے جمال میں بدل دیتے ہیں۔
معصومانہ حرکات، بڑے سے بڑے ورشت کو نرم بنا دیتی ہیں
اور جس چہرے پہ دور دور تک **مسکراھٹ** کے آثار
نہیں ہوتے، بے اختیار **کھلکھلا** کر قہقہے لگانے پہ
مجبور ہو جاتا ہے۔
سختی نرمی میں اور قہر مہر میں بدل جاتا ہے۔
گویا معصومیت کے ظہور سے .... جلال کافور
جمال ظہور

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۲۹۱۳

زاہد کو پارسائی مبارک! البتہ اس میکدے کی داستان کا جلی عنوان گناہ ہے۔ گناہ نہ ہوتا تو اس مے کدے میں کوئی رونق نہ ہوتی۔ نہ کیف ہوتا نہ سرور، نہ جام نہ مینا، نہ بادہ نہ بادہ خوار، نہ جوش نہ خروش، چاروں طرف ایک مردنی چھائی ہوتی۔ عشق و رقت اور سوز و گداز کی کوئی داستان تخلیق نہ ہوتی۔ گناہ ہی نے تو اس دنیا کو رنگین بنایا ہوا ہے۔ اگر اس میں گناہ کی آمیزش نہ ہوتی تو دنیا کے کسی بازار میں کوئی چہل پہل نہ ہوتی۔ ارے! ڈھول کے بغیر بھی کوئی میلہ سجتا ہے؟ گناہ فطرت انسانی ہے اور بعض گناہ گار ایسے پہنچے ہوئے بندے ہوتے ہیں کہ اللہ ہی اُن کے حال سے باخبر ہوتا ہے۔ کون جانتا ہے آج کا گناہ گار کل کا مقبول الاسلام کردار ہو؟

گناہ کو برا مان ــــــ گناہ گار کو برا نہ جان

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

کھتان

سرکاری اور خدائی زمین کا غیر مزروعہ بنجر قدیم رقبہ ہوتا ہے
چھوٹے چھوٹے کھڈوں پر مشتمل،
کسی بھی کار آمد مصرف میں نہیں لایا جاتا
اگر اس سے فائدہ اٹھایا جائے،
مالکانہ قبضہ نہیں، اس کا اکرام کیا جائے،
تو یہی زمین بے حد مفید ثابت ہو۔ جیسے ......
کسی قطعے کو محض اللہ کے ذکر کے لئے صاف کیا جائے،
اور نہیں، تو کسی بیل کے کچھ بیج ہی بو دیئے جائیں۔ کتنی بیلیں بنیں اور کتنا پھل بغیر محنت کے مفت میں تیار ہو۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۱۵

شہد میں ہر مرض کی شفا ہے۔
شہد کی مٹھاس، ذیابیطس کے مریض کو بھی مضر نہیں۔
نیز یہ کہ ـــــ شہد میں فضلہ نہیں ہوتا۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

ایک آدمی نے سوچ سوچ کر سوچا کہ جنگل کی صفائی بھی
ایک کام ہے۔ سو اسے ایک ضروری کام سمجھ کر صبح سویرے
اٹھتا، تنکے صاف کرتا، بیلوں کی کٹائی کرتا، جھاڑیاں
کاٹتا اور درختوں کی کانٹ چھانٹ میں لگا رہتا۔ اپنے تئیں
اس کام کا ملازم سمجھ کر ایک بھی لمحہ ضائع نہ کرتا۔ دن رات
محنت سے اس نے یہ مقام شیشے کی طرح چمکا دیا۔ اللہ
نے اس کی محنت سے خوش ہو کر، ایک بادشاہ کو اس جنگل
کی سیر کی توفیق بخشی۔ جنگل میں ایسی صفائی دیکھ کر وہ حیران رہ
گیا۔ بلا کر پوچھا: کون ہو اور کیا کرتے ہو؟ بولا: میں نے یہ
انٹ سنٹ جنگل دیکھا۔ میرے جی میں آیا کہ پرندوں،
چرندوں، درندوں اور خزندوں کی یہ دنیا، کسی بھی طرح
ایک ریاست سے کم نہیں۔ اس کی صفائی بھی ایک کام ہے
خدائی کام، چلو اسی کی صفائی کرتے ہیں، سو میں نے
اسے آباد کر دیا۔

انعام و اکرام سے لاپرواہ، لگن میں مگن، اس کارکن کے جذبے نے
بادشاہ کو بہت متاثر کیا۔ اسے شاہی انعام و اکرام سے نواز کر،
باضابطہ طور پر جنگل کی مطلق العنان ریاست بخش دی۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۹۱۷

جب کسی کو ــــ کسی سے کوئی توقع نہ ہو

نہ ہی کسی شفقت کی کوئی امید

اور وہ بالکل ہی بھول چکے ہیں

پھر اُسے ــــ ازحد شفقت سے نوازا جائے

کمال مہربانی کا سلوک کیا جائے

تب ــــ اِس خلافِ توقع شفقت پر اُس کی آنکھ سے بے اختیار

آنسو ٹپک پڑتے ہیں اور امتنان و تشکر کے یہ آنسو ــــ انتہائی پاک،

سچے اور سُچے، جیسے ــــ فرشتوں کا معانقہ

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۹۱۸

میرے نانا، میری ماں کے لیے عید لاتے، انتہائی سادہ،

انتہائی عمدہ

سویاں، گڑ گھی اور کوئی سا کپڑا

تکلف سے خالی، تردّد سے دُور، مگر ــــ اپنائیت سے بھرپور

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۹۱۹

یہ کمانی بھی مشکل ہے، پکانی بھی
البتہ کھانی آسان ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۹۲۰

کام کی بدولت .... محبت
اور کام ہی کی بدولت .... انعام و اکرام

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۹۲۱

حال ہی پہ عنایت اور حال ہی پہ کلام ہوتی ہے۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۹۲

زندگی اور موت کی ازلی کشمکش میں، یوں تو ہزاروں بندے، ہر روز موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں لیکن زندگی کے آخری سانسوں تک، دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے جذبے میں متحرک رہنا ـــــ ایک قابل داد زندگی ہے اور اسی حال میں مرنا ـــــ ایک قابلِ رشک موت ،

ماشاء اللہ اور

دعوت و تبلیغ الاسلام میں سرگرم، دارالاحسان کے ایک مخلص کارکن

میاں عالم دین بن خیرالدین (خانقاہ ڈوگراں) اسی طرح کی قابل داد زندگی گزار کر، ایسی ہی قابلِ رشک موت سے ہمکنار ہو کر گویا ایک کونج کی طرح ایک ڈار سے بچھڑ کر، ایک بہترین ڈار میں جا ملے۔ مبارکاً مکرماً مشرفاً

الحمد للحي القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۹۲۳

یادش بخیر مرحوم ایس کے بلوچ سیکرٹری اریگیشن میرے دوستوں میں سے ایک دوست تھے۔ منگل / بدھ کی درمیانی شب رات ایک بجے بتاریخ ۲۳ مئی ۱۹۸۴ء کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہ و اِنَّا الیہ راجعون۔ آپ کو شام چار بجے شادی خاں عالمانی مسجد کے صحن میں دفنایا گیا۔

آپ کوئی عالم فاضل نہ تھے بلکہ ایک عام انسان تھے۔ اللہ نے انہیں ایک پکی توبہ کی توفیق سے مشرف فرمایا۔ انہوں نے مجھ سے کئی بار سُنا کہ میں حضرت صابر صاحبؒ کے حضور حاضر ہوکر یہ کہا کرتا،

سجن تینڈے در تے پتنگ تھی بیساں
میں جندڑی وے ڈھولا ھاں ویلاں گھلیساں
ذتوئی جام بھر کر کہ شربت غمّ ہے
گیم رُل دکھاں وچ کوئی ایسی رسم ہے

انہوں نے یہ سُن کر وردِ زبان کر لیا۔ اکثر یہ کہا کرتے :

سجن تینڈے در تے پتنگ تھی جلیساں

پھر کہا کرتے ....

سجن تینڈے در تے ہیں مٹکا بھر پیاں

ماہنامہ کے لئے نعت لکھی جا رہی تھی۔ وہ یہ نعت سُن کر بیتاب ہو گئے۔ کہنے لگے

"سائیں! مجھے یہ نعت لکھ دو" چنانچہ انہوں نے یہ پوری نعت زبانی یاد کر لی۔ اکثر اُسے پڑھا کرتے اور لوٹ پوٹ ہو جاتے۔

ایک دفعہ سوچا کہ میں گنہگار ہوں، اپنے آقا کے حضور خُود حاضر ہو کر فریاد کروں۔

چنانچہ بارگاہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور رقت آمیز لہجے میں، بلند آواز سے، انتہائی سوز و گداز سے عرض کرنے لگے۔

تنم فرسودہ، جاں پارا، ز ہجراں یارسُول اللہ
دلم پژمُردہ آوارہ ز عصیاں یا رسُول اللہ
شب و روز از شکیبائی، ز حد گشتم تمنائی
بخلوت سوئے من آئی، خراماں یارسُول اللہ

چو سوئے من گزر آری ، من مسکیں زنا داری
فدائے نقشِ نعلینت ، کنم جاں ، یا رسُول اللہ
ز کردہ خویش حیرانم ، سیاہ شُد روزِ عصیانم
پشیمانم ، پشیمانم ، پشیماں یا رسُول اللہ
چو اندر نزع در مانم ، رَوَدْ از تن بروں جانم
نگاہ داری تو ایمانم ، زشیطاں ، یا رسُول اللہ
چو بازوئے شفاعت راکشائی بر گنہگاراں
مکن محروم جامی را ، دراں آں ، یا رسُول اللہ

"پشیمانم، پشیمانم، پشیماں یا رسُول اللہ" بار بار پڑھتے۔ نہ جانے اُن کی آواز میں کتنا خلوص ، دل میں کیسا درد اور فریاد میں کیا تڑپ تھی کہ جملہ حجابات اُٹھ گئے ۔ انہوں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تخت پہ بہ نفسِ نفیس جلوہ فرما ہیں اور پُوری شفقت سے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرما رہے ہیں۔" اور پڑھو ...... اور پڑھو ...... یہ واقعہ خواب کا نہیں ، بیداری کا ہے ۔ چاشت کا وقت تھا۔ وہ تقریباً نصف گھنٹہ تک یونہی پڑھتے رہے ۔ کوئی سرکاری اہل کار

یا کوئی دوسرا فرد اُن کی محویت میں مخل نہیں ہوا۔

سُبحان اللہ! زندگی کیسے حال میں گذری اور کیسے بہترین فیض سے مشرف ہوئے۔

مبارکاً مکرماً مشرفاً

حضورِ اقدس واکمل اطیب و اطہر روحی فدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی خوش نصیب کو بقیدِ حیات جمالِ جہاں آرا سے مشرف فرمانا حد درجہ کی عنایت ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بھی عنایت، اگرچہ کسی پہ بھی ہو، کبھی گم نہیں ہوتی۔ ابدالآباد قائم اور زندہ رہتی ہے۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۴۹۲۴﴾

خوابات کی تاویلات مت کیا کرو،
اگر بُرے ہوں، بیان مت کیا کرو،
بائیں طرف اعوذ پڑھ کر تھوک دیا کرو،

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

﴿۴۹۲۵﴾

ہر مرد ، مرد نہیں ہوتا
. . . . . . کا غلام ہوتا ہے

....

زن کا غلام کسی بھی شعبہ میں مرد متصور نہیں ہوتا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۹۲۶

یہ شرف، اللہ نے مرد ہی کو بخشا ہے
کہ مرد ہی سے مرد پیدا ہوتے
اور پروان چڑھا کرتے ہیں۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

۴۹۲۷

بڑے میاں!
مردوں کے سروں پہ سینگ نہیں ہوتے....
تمکنت کی ہیبت طاری ہوتی ہے۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

۴۹۲۸

ایسی حیات، جو ممات کی زد میں ہو،
ابدی نہیں ..... فانی ہوتی ہے۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

۴۹۲۹

بعض کام ایسے اہم ہوتے ہیں، کہ موت سے ہمکنار ہو کر
ہی کئے جاسکتے ہیں، زندگی میں نہیں، اور
موتوا قبل ان تموتوا
کی زندگی، ماشاء اللہ،
بارک اللہ، ابدی ہوتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۳۰

طریقت الاسلام کی تمام منازل کا نچوڑ موتوا قبل ان تموتوا
اور اس مقام پہ کھڑا ہونا اور ثابت قدم رہنا ....
ہر مشکل سے مشکل منزل اور ہر افضل سے افضل کام ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۳۱

نفس، کسی کا بھی ہو،
حرام ہی کی طرف متوجہ رہتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۳۲

نفس کا میلان
حرام ہی کی طرف رہتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۳۳

گنہگار روتا ہے
نیکوکار ہنستا ہے اور
رونا ہنسنے کی کبھی برابری نہیں کر سکتا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۳۴

شریک مت بن ، معاون بن
شرک ظلم عظیم اور معاونت احسان عظیم ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۹۳۵

ہستی کا "ھستی" سے ٹکرانا شرک ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۹۳۶

کسی ہستی کا کسی "ھستی" کے
مدِمقابل ہونا ...... شرک ،
عین شرک ، شرکِ تام

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

جب تک ایک، دوسری کو ہرا نہیں لیتی کشمکش جاری رہتی ہے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۳۸

حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد نے فقر الی اللہ کی تعظیم کو ہمیشہ قائم رکھا۔ ماشاءاللہ
شیکسپیئر نے بھی فقر کے ترک کے کئی ایک نمونے پیش کرنے کی جسارت کی لیکن ہریش چندر کو مات نہ کرسکا۔
تاریخ نے اس کو تسلیم کیا۔ ماشاءاللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۳۹

ایسے ہزاروں راجے بنے اور مٹے....
یہ تذکرہ، کسی راجے کا نہیں، کسی خصلت
کے کردار کے عملی نمونے کا تذکرہ ہے جو رہتی
دنیا تک زندہ رہے گا۔ ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۹۴۰

راجہ ہریش چندر کا ترک نامی گرامی تھا
فقراء الی اللہ نے ہر دور میں اس کو مات کیا۔
ترک کے بلند ترین مقام کو کبھی گرنے نہ دیا
ترک میں بادشاہ و فقیر کی تمیز نہیں ہوتی،
ہر دو پہ یکساں لاگو ہوتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۹۴۱

قید خانہ میں ، دو قیدیوں کے خواب کی تعبیر بتانے کے بعد، حضرت یوسف علیہ السلام نے اس قیدی سے، جس کے رہا ہونے اور بادشاہ کو شراب پلانے کی پرانی خدمت پہ بحال ہونے کا خیال تھا، کہا کہ موقع پا کر کبھی بادشاہ سے میرا بھی تذکرہ کرنا۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام کو چالیس سال قید خانے میں رہنا پڑا۔ حالانکہ اگر حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ بات نہ فرمائی ہوتی تو قید صرف پانچ سال میں ختم ہو جاتی۔

واللہ اعلم بالصواب

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۹۴۲

قول جب تک قائم رہتا ہے، زندہ رہتا ہے
کوئی فنا اسے فنا نہیں کر سکتی۔

قول ہی نے آدمیت و انسانیت و بشریت کا
بول بالا کیا ہوا ہے۔

قول الثابت زندہ باد
پائندہ باد
تا ابدالآباد۔ ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۹۴۳

انسان قول ہی کا تارا اور قول ہی کا مارا ہوا ہے

انسانیت جب قول پہ ڈٹ جاتی ہے، کائنات پہ چھا جاتی ہے

قول جب قول سے پھر جاتا ہے، انسانیت پیچ وتاب کھانے لگتی ہے، آدمیت تلملانے لگتی ہے، بشریت بے خود ہو کر آہ و بکا کرنے لگتی ہے۔

قول.....آدمیت و انسانیت و بشریت کا وہ زیور ہے جس کی

تاب کبھی ماند نہیں پڑسکتی ، وہ بکتر ہے جس پہ کوئی وار کارگر نہیں ہوسکتا، وہ حصار ہے جسے کوئی پھاند نہیں سکتا۔

قول جب جنم لیتا ہے، ایک نومولود بچے سے زیادہ قوت نہیں رکھتا۔ بچہ فطرت پہ پیدا ہوتا ہے ، حرص وہوا سے بے نیاز، پدرانہ شفقت اور **ماں** کی مامتا اس کا واحد سہارا ہوتی ہے۔ ماں اُسے کسی بھی حال میں کوئی گزند نہیں پہنچنے دیتی۔ ہر وقت ناز برداری اور نگہداشت کرتی ہے۔ لوریاں دیتی ہے ، بولنا سکھاتی اور انگلی پکڑ کر چلنے کا گر بتاتی ہے۔ رونا تو اس کی فطرت ہے ، اُسے طرح طرح سے ہنساتی ہے۔ ناز پہ ناز اٹھاتی اور اس کی خاطر ہر تکلیف خندہ پیشانی سے برداشت کرتی ہے۔ پھر جب وہ توتلی زبان میں باتیں کرنے اور لڑکھڑا کر چلنے لگتا ہے، ماں کی خوشی کی کوئی حد نہیں رہتی۔ رفتہ رفتہ ، آہستہ آہستہ، ماں باپ کی توقعات کے عین مطابق ایک کڑیل جوان بن جاتا ہے۔ اسی طرح اور عین اِسی طرح "قول" .... جب بچے سے جوان کی صورت اختیار کرتا ہے اور بن ٹھن کر

اکھاڑے میں اترتا ہے، ایک رنگ جم جاتا ہے۔ اپنی قوت کی مستی میں کسی مدِمقابل کو کسی خاطر میں نہیں لاتا۔
اپنے مخالف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر میدان میں آتا اور آن کی آن میں بازی لے جاتا ہے۔

قول کسی میدان میں کبھی نہ ہارا اور نہ ہی کوئی قوت اسے کبھی ہرا سکی۔ ہر معرکے میں کامیابی کا سہرا قول ہی کے سر رہا۔

پھر قدرت جب کسی کو اعلیٰ درجہ کی عنایت کے لیے قبول فرماتی ہے تو اُسے کسی نہ کسی ابتلا میں مُبتلا کر دیتی ہے اور وہ زحمت نہیں، اعلیٰ درجہ کی رحمت کا باعث بنتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۹۴۳

اگر کسی میدان میں ، اربعہ عناصر کی تمام قوتیں اُس کے خلاف برسرپیکار ہوتیں تو وہ اکیلا ان سب سے ٹکرا جاتا اور کسی قوت کو کسی خاطر میں نہ لاتا ۔

....

اگر کسی میدان میں ـــــ میدان اُڑ جاتا ، کامیابی کی کوئی صورت نظر نہ آتی تو قول کی پاسبانی کی قوت کی حمایت میدان میں اترتی اور جنگ کا پانسہ پلٹ جاتا ۔

....

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۹۴۵

قول کی صدائیں کبھی فنا نہیں ہوتیں، ہوا میں معلق اور گونجتی رہتی ہیں۔ جس جذبے کے تحت بولی جاتی ہیں، اسی جذبے کے ساتھ پوری آب و تاب سے قائم رہتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور مورخ نے ایسے کسی دلکش عنوان کو کبھی محو ہونے نہیں دیا۔

الحمد للحی القیوم
ھاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۹۴۶

ست حق ہے۔ حق کا ترجمان ہے۔ کبھی نہیں ہرتا اور
کبھی نہیں مرتا۔ ست کی آواز ـــــ حق کی آواز اور ست
جب ستیہ میں جلوہ نمائی کرتا ہے، حق بن کر باطل پہ
چھا جاتا ہے اور ستیہ ہی نے جگت کا بول بالا کیا

یا حیّ یا قیّوم

ستیہ کی گرہ جب مضبوط تر ہو جاتی ہے، حق سے
بہرہ ور ہو کر حق ہو جاتی ہے۔ یا حق!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۹۴۷

ست جب ستی سے بغل گیر ہوتا ہے
ملاء الاعلیٰ میں ایک دھوم مچ جاتی ہے،
مبارکاً مکرماً مشرفاً : یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۹۴۸

الفی نے الف کو مان لیا

احرام نے ترک پہچان لیا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

آپ کا کرم ، میرے مولائے کریم روحی فدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب نوازنے پہ آئے تو ہر حد سے بالا ہو کر
کرم کی حد کر دے ــــــــ!
اَللّٰہ اَللّٰہ ماشاء اللہ ــــــ:
طیبہ سے ابرِ کرم کی گھنگھور گھٹائیں
اٹھنے پہ مجبور ہو ہی جاتی ہیں
بَطحا سے اُٹھ کر
ایک گمنام مقام کی طرف بڑھ کر
ایک سائبان کی شکل میں سایہ فگن ہو کر
رِم جھم رِم جھم برسنے لگتی ہیں
اور آن کی آن میں جل تھل کر دیتی ہیں
ہر طرف بہار آ جاتی ہے
ہر شے پہ مسرت چھا جاتی ہے

اُمید کا غنچہ کھل جاتا ہے

بے کسی کو سہارا مل جاتا ہے

میرے آقا! آپؐ جہاں کہیں جلوہ افروز ہوتے ہیں

دم بھر میں اُجڑی ہوئی کائنات بسا دیتے ہیں

پل بھر میں بگڑی کو بنا دیتے ہیں

اور اسی طرح

بنجر قدیم کو گُل وگلزار

اور خزاں رسیدہ کو رشکِ بہار ــــــ!

کوئی بھی اِس فیض گستری سے محروم نہیں رہتا

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۹۵۰

میرے آقا! روحی فدا، جانم فدا صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کی محبت کے بعض ساز ایسے دلکش ہوتے ہیں
جو وصل و فراق سے بے نیاز ہو کر
زندگی بھر بجتے **اور**
ابدالآباد قائم رہتے ہیں،
مرحباً مکرماً مشرفاً

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون ○ وسلام علی المرسلین ○
والحمد للہ رب العالمین ○ آمین ○

امروز سعید و مسعود و مبارک جمعۃ المبارک یکم ذیقعدۃ النجیب ۱۴۰۵ ہجری المقدس

ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

صحت نامہ

صفحہ	سطر	موجود عبارت	درست عبارت
۲۵	۵	دی	جمادی
〃	۶	ل	یہ حال
۲۸	۵	رہی	رہیں
۲۹	۶	سبیل ہے	سبیل ہیں
۳۰	۶	ظہور پذیر ہونا	ظہور ہونا
۳۳	۱	رکھتی	لگتی
۳۷	۵	ہیں ہے	ہیں ہے "
۴۲	۸	جانفزا	جانفزا
۵۰	۹	بچے کی محسوسات کا	بچے کے محسوسات کی
۵۳	آخری	بندہ شکر	بندہ ، شکر
۵۷	۲	مبتلا کر	مبتلا کے لیے
۵۸	۳	ہے	ہیں
۵۹	۴	انبیاء علیہم السلام	ان
۶۱	۶	اس	ان
۶۳	۳	معلم الملکوت	معلم الملائکہ
۶۵	نیچے سے دوسری	فیض گستری ریاض	فیض گستری ، ریاض
۷۰	۱۰	خدانخواستہ	کبھی
۷۱	آخری	کیا پھیری	کیا پھیری ؟
۹۱	۷	کریم ہے	کریم ہیں
۹۲	۹	کہتا ہے	کہتا ہے
۹۶	۸	زائد جو	زائد ، جو
۱۰۴	۲	کبھی سے کیا سروکار	تجھے کیا سروکار
۱۱۰	۳	نا معلوم	نہ معلوم
۱۲۱	۳	ابطال جھڑک	ابطال —— جھڑک
۱۳۰	۲	اس	ان

صفحہ	سطر	موجود عبارت	درست عبارت
۱۳۷	۶	اور آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اس کے ہاتھ میں ہیں	"اور آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اللہ ہی کے ہیں۔"
۱۴۶	۱	جانفرا	جانفزا
۱۴۸	۶	تیرا پیر	تیرے پیر
۱۵۷	۴	ہر مقام	کسی نہ کسی مقام
۱۷۰	۶	مختنب / امحتنب	مُجتنب
۲۰۹		مقالہ نمبر ۴۲۳۶ کی بجائے ۴۶۲۶ درست ہے۔ اس طرح صفحہ ۲۳۲ تک۔ جس پر نمبر ۴۲۷۰، دراصل ۴۶۷۰ ہے۔	
۲۲۸	۱	بندوں کے	بندوں کو ان کے
۲۴۱		مقالہ نمبر ۴۲۸۸ کی بجائے ۴۶۸۸ درست ہے۔ اسی طرح صفحہ ۲۵۶ تک جس پہ ۴۳۰۸ کی بجائے ۴۷۰۸ درست نمبر ہے۔	
۲۷۳		مقالہ نمبر ۴۳۳۲ کی بجائے ۴۷۳۱ درست ہے۔ اسی طرح صفحہ ۳۳۶ تک۔ جس پر ۴۳۸۰ کی بجائے ۴۷۹۰ درست نمبر ہے۔	
۳۷۷		مقالہ نمبر ۴۸۰۲ کی بجائے ۴۸۳۲ درست نمبر ہے اسی طرح صفحہ ۴۱۶ تک۔ جس پر ۴۸۷۴ کی بجائے ۴۸۸۶ درست ہے۔	
۳۹۲	۲	ہونے کر ہوتی ہے	ہونے لگتی ہے
۴۰۴	۳	مستغنی ، بے نیاز	مستغنی و بے نیاز
۴۲۵		مقالہ نمبر ۴۸۱۸ کی بجائے ۴۹۰۰ درست ہے۔ اس طرح صفحہ ۴۳۰ تک۔ جس پر ۴۸۹۰ کی بجائے ۴۹۱۰ درست ہے	
۴۳۴	۴	کان خلقه القرآن	خُلقهٗ کانَ القرآن